طلاقِ ثلاثہ اور اجماعِ سلف

اتحافُ الاثاث فِی مسئلۃ الطّلاق الثّلاث
او
تنبیہ الخلف بِاَن الطّلاق الثّلاث ثلاث باجماع السّلف



تالیف:
فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا
مُفتی فضلِ احمد چشتی لاہوری مدظلہ العالی

الحقائق پبلی کیشنز

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب طلاقِ ثلاثہ اور اجماعِ سلف

تالیف فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا مفتی فضل احمد چشتی

سنِ اشاعت جنوری 2022ء

صفحات 304

تعداد 1100

قیمت 800 روپے

مطبع اے آر پرنٹر ملک پارک لاہور

ملنے کا پتا

مولانا قاری ظہیر عباس چشتی سندر لاہور

0300-4584664

الحقائق پبلیکیشنز دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

kashifraza786678@gmail.com

0333-7861895 0300-1090045

مباحث کتاب کا خلاصہ

1	اس موضوع پر قلم برداری کا سبب
2	اس مسئلہ کی وضاحت یعنی اس کی صورتوں کا بیان اور ان کے متعلق مذاہب سلف
3	متنازع فیہ صورت میں اختلاف پیدا ہونے کی تاریخ
4	دعوائے اجماع کا اثبات
5	دعوائے اختلاف کا ابطال
6	مخالفین کے استدلالات کا ابطال
7	اس مسئلہ میں شمس الدین ابن قیم الجوزیۃ (المتوفى: 751ھ) کے دجل و فریب و کذب بیانیوں کا بیان
8	غیر مقلدین کا ابن تیمیۃ الدمشقي (المتوفى: 728ھ) اور شمس الدین ابن قیم الجوزیۃ کی اندھی تقلید کرنے کا ثبوت

مضامین کی تفصیلی فہرست

اس موضوع پر قلم برداری کا سبب

طلاق ثلاثہ کے متعلق ایک استفتاء آیا جس میں یہ دریافت کیا گیا کہ ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقیں تینوں واقع ہو جائیں گی یا ایک؟

جبکہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں ایک شمار کی جائے گی لہٰذا اس مسئلہ میں جو حق اور صواب ہے بیان کیا جائے تا کہ لوگ حرام سے محفوظ رہیں۔

تو حسب عادت اقتداء بالسلف جب اس مسئلہ کی تحقیق شروع کی کہ یہ مسئلہ اتفاقی ہے یا اختلافی تو اسی اثناء میں ابن حجر العسقلاني (المتوفى: 852ھ) کی کتاب فتح الباري شرح صحيح البخاري، كِتَابُ الطَّلَاقِ، (قَوْلُهُ بَابُ مَنْ جَوَّزَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ) کے اس مقام کا بغور مطالعہ کرنے کا موقع ملا اس میں اس مسئلہ کے متعلق تحریر تھا کہ طہر واحد میں تین طلاقیں دینے کو جو حضرات حرام مگر لازم سمجھتے ہیں یعنی ان کے وقوع کو ان میں سے بعض کا خیال ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک واقع ہوں گی اور یہ محمد بن إسحاق بن يسار المطلبي بالولاء، المدني (المتوفى: 151ھـ) صاحب السیر والمغازی کا قول ہے پھر صاحب فتح الباري نے اس مذہب کے متعلق کچھ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ قول حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے اور ان حضرات سے اس قول کو أحمد بن مغيث الطليطلي (المتوفى: 459ھ) نے کتاب الوثائق میں نقل کیا اور اس نقل کو منسوب کیا مُحَمَّدُ بنُ وَضَّاح (المتوفى: 286ھ) کی طرف مزید فرمایا کہ غنوی نے اس قول کو مشائخ قرطبہ کی ایک جماعت سے نقل فرمایا جیسے محمد بن بقی بن مخلد (أبو عبد الرحمن بقي بن مخلد بن يزيد الأندلسي القرطبي (المتوفى: 276ھـ))، اور محمد بن عبد السلام خشنی وغیرہ۔ اور مزید فرمایا کہ اس کو أبو بكر محمد بن إبراهيم بن

المنذر النيسابوري (المتوفى : 319ھ) نے حضرت ابن عباس کے تلامذہ سے نقل فرمایا جیسے حضرت عطاء، طاؤس اور عمرو بن دینار۔

ان نقول کے بعد لکھتے ہیں کہ ابن التین (شارح البخاري عبد الواحد بن التين السفاقسي المغربي المحدث المالكي (المتوفى :611ھ) پر تعجب ہے کہ انہوں نے یک قلم یہ کہہ دیا کہ اجتماعی تین طلاقوں کے واقع اور لازم ہونے میں کوئی اختلاف نہیں اختلاف ہے تو صرف تحریم میں ہے فتح الباري شرح صحيح البخاري، كِتَابُ الطَّلَاقِ، (قَوْلُهُ بَابُ مَنْ جَوَّزَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ) کے مقامات محولہ کی عبارت یہ ہے

وَأُجِيبُ بِأَنَّهُ نَقَلَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ مِثْلَهُ نَقَلَ ذٰلِكَ ابْنُ مُغِيثٍ فِيْ كِتَابِ الْوَثَائِقِ لَهُ وَعَزَاهُ لِمُحَمَّدِ بْنِ وَضَّاحٍ وَنَقَلَ الْغَنَوِيُّ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ مَشَايِخِ قُرْطُبَةَ كَمُحَمَّدِ بْنِ بَقِيِّ بْنِ مَخْلَدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ الْخُشَنِيِّ وَغَيْرِهِمَا وَنَقَلَه بن الْمُنْذِرِ عَنْ أَصْحَابِ بْنِ عَبَّاسٍ كَعَطَاءٍ وَطَاؤُسٍ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَيَتَعَجَّبُ من ابن التِّيْنِ حَيْثُ جَزَمَ بِأَنَّ لُزُوْمَ الثَّلَاثِ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ وَاِنَّمَا الْاِخْتِلَافُ فِي التَّحْرِيْمِ مَعَ ثُبُوْتِ الْاِخْتِلَافِ كَمَا تَرٰى

ترجمہ: اور اس کا جواب دیا گیا کہ یہ مذہب حضرت علی اور حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول ہے اور اسی طرح ابن مغیث نے اپنی کتاب الوثائق میں اس کو نقل کیا اور اس نقل کو محمد بن وضاح کی طرف منسوب کیا ہے اور غنوی نے مشائخ قرطبہ کی جماعت سے اس کو نقل کیا جیسے محمد بن بقی بن مخلد اور محمد بن عبد السلام الخشنی وغیرہ اور ابن المنذر نے اس کو اصحاب ابن

عباس سے نقل کیا جیسے حضرت عطاء اور طاؤس اور عمرو بن دینار اور ابن التین کے اس عمل پر تعجب ہوتا ہے کہ انہوں نے یقین کرلیا کہ تین کے لازم ہونے میں کوئی اختلاف نہیں اور اختلاف بس تحریم میں ہے حالانکہ اختلاف ثابت ہے جیسے آپ دیکھ رہے ہیں۔

فتح الباري شرح صحيح البخاري کے اس کلام کو پڑھنے کے بعد ہم نے سلف کے مطابق قصد مراجعت کیا تاکہ نقول محولہ کی حالت صحت وخطا پر اطلاع پائی جائے تو اس مقصد کے لئے أحمد بن مغيث الطليطلی (المتوفی:459ھ) کی کتاب الوثائق حاصل کی اور محولہ عبارت تک پہنچے اس کتاب کا طباعتی نام المقنع فی علم الشروط ہے کتاب کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں

فصل فی الطلاق الثلاث:قال احمد بن محمد رحمہ اللہ : ینقسم الطلاق علی ضربین طلاق سنۃ و طلاق بدعۃ فطلاق السنۃ ھو الواقع علی الوجہ الذی ندب الشرع الیہ ، وطلاق البدعۃ ھو نقیضہ و ذلک ان یطلقہا فی حیض او نفاس او ثلاثا فی کلمۃ واحدۃ، فان فعل لزمہ الطلاق ثم اختلف اھل العلم بعد اجماعھم علی انہ مطلق کم یلزمہ من الطلاق فقال علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وا بن مسعود : تلزمہ طلقۃ واحدۃ قالہ ابن عباس و قال قولہ ثلاث لا معنی لہ لانہ لم یطلق ثلاث مرات،وانما یجوز قولہ فی ثلاث اذا کان مخبرا عما مضی، فیقول : طلقت ثلاثا بخیر عن ثلاثۃ افعال کانت منہ فی ثلاثۃ اوقات ، کرجل قال قرات امس سورۃ کذا ثلاث مرات ،فذلک یصح و لو قراھا مراۃ واحدۃ فقال قراتھا ثلاث مرات کان کاذبا و کذلک لو حلف باللہ ثلاثا یردد الحلف کانت ثلاث ایمان ، و اما لو قال : احلف باللہ ثلاثا لم یکن حلفہ الا یمینا واحدۃ و الطلاق مثلہ و قال مثلہ الزبیر بن العوام و عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما وروینا ذلک کلہ عن ابن وضاح و بہ قال من

شیوخ قرطبة ابن زنباع شیخ وقتناهذا ومحمد بن بقی بن مخلد و محمد بن عبدالسلام الخشنی فقیه عصره واصبغ بن الحباب وجماعة من فقهاء قرطبة سواهم

ترجمہ: احمد بن محمد نے فرمایا: کہ طلاق دو قسم ہے اول: **طلاق سنت** وہ ہے جو شرع شریف کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہو۔ دوم: **طلاقِ بدعت** وہ ہے جو سنت طریقے کے مخالف ہو اور اس (طلاقِ بدعت) کی صورت یہ ہے کہ حیض ونفاس میں طلاق دی جائے، یا ایک ہی لفظ سے تین طلاقیں دیدے۔ اگر کوئی شخص طلاقِ بدعت دیدے اِس بات پر اجماع ہے کہ طلاق واقع ہو جائے گی لیکن اہل علم کا اس میں اختلاف ہے کہ کتنی طلاقیں لازم آئیں حضرت علی المرتضیٰ اور ابن مسعود کا قول ہے کہ ایک طلاق لازم ہوگی اور حضرت ابن عباس نے یہی کہا اور فرمایا کہ تین طلاقیں واقع ہو جانے کا قول کرنا بے معنیٰ ہے کیونکہ اس نے تین مرتبہ طلاق نہیں دی تین طلاقیں واقع ہونے کا قول اس وقت صحیح ہوسکتا ہے جب کہ وہ گزشتہ زمانے کی خبر دے مثلا یوں کہے کہ میں نے تین طلاقیں دیں جب کہ اس کا مقصود ہو کہ تین طلاقیں مختلف اوقات میں تین افعال کی خبر دے جیسے کوئی شخص کہے کہ میں نے کل فلاں سورۃ تین بار پڑھی یہ اس وقت صحیح ہوگا جب اس کو تین بار پڑھے اور اگر ایک ہی مرتبہ پڑھا اور کہے کہ میں نے تین بار پڑھا جھوٹا ہوگا اسی طرح کوئی شخص تین مرتبہ قسم اُٹھائے اور قسم کا تکرار کرے تو تین قسمیں ہوں گی اگر کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم اُٹھاتا ہوں تین بار تو اس کی ایک ہی قسم شمار ہوگی اور طلاق بھی اسی طرح ہے اور اس جیسا قول حضرت زبیر بن العوام اور عبدالرحمن بن عوف نے کیا ہے اور یہ سب کچھ ابن وضاح سے مروی ہے اور مشائخ قرطبہ میں سے ابن زنباع نے یہی قول کیا ہے جو ہمارے زمانے کے شیخ ہیں اور محمد بن بقی بن مخلد، محمد بن عبدالسلام الخشنی جو اپنے زمانے کے فقیہ تھے اور اصبغ بن حباب اور ان کے علاوہ فقہائے قرطبہ کی ایک جماعت کا بھی یہی قول ہے

تبصرہ: آپ نے دیکھ لیا کہ اس عبارت میں جو کچھ صحابہ کرام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اُس کی کوئی سند نہیں ہے اور آگے چل کر آپ دیکھیں گے کہ ان اکابرین سے جو کچھ اس مسئلہ سے متعلق اسانید صحیحہ کے ساتھ ثابت ہے اُس میں اور اس الوثائق کی نقل میں کتنا صریح تناقض ہے اور یہاں الوثائق کی اس بات پر شدید تعجب ہے کہ ایک تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو تین طلاقوں کو ایک بنانے کا قائل ظاہر کیا اور دوسرا اُن کی طرف سے ایسی دلیل بنادی کہ آسمان وزمین میں کسی صحابی اور تابعی سے اُس کے ثبوت کا امکان بھی نہیں ہوسکتا ہمیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ صاحب وثائق اپنے دور میں وثیقہ نویس ہی تھے۔ مذکور عبارت میں صاحب وثائق نے حضرت علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، زبیر بن عوام، عبدالرحمن بن عوف پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بغیر سند کے موقف ذکر کیا ہے حالانکہ ان میں سے کسی ایک صحابی کا بھی ایسا موقف ثابت نہیں بلکہ ان میں چار صحابہ کے بالکل اس کے مخالف اقوال اسانید صحیحہ کے ساتھ آئندہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے اور زبیر بن عوام کا باب طلاق میں کچھ ذکر نہیں ہاں عبداللہ بن زبیر کا ہے اس کے بعد صاحب وثائق نے جماعت فقہاء کا ذکر کیا اور ان میں سے پانچ کے اسماء ذکر فرمائے ہیں محمد بن وضاح، ابن زنباع محمد بن بقی بن مخلد، محمد بن عبدالسلام الخشنی، اصبغ بن الحباب۔

ان میں پہلے شخص أبو عبد الله محمد بن وضاح بن بزيع المرواني (المتوفى: 286هـ) ہیں ان کا فقہی حال امام شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ) کی زبانی سنیئے

ميزان الاعتدال في نقد الرجال

محمد بن وضاح القرطي الحافظ. محدث الاندلس مع بقى بن مخلد، أخذ عن أصحاب مالك والليث. وروى علما جما.

قال ابن الفرضي: له خطأ كثير وأشياء يصحفها، وكان لا علم له بالفقه ولا بالعربية.

ترجمہ: حافظ محمد بن وضاح قرطبی ،بقی بن مخلد کے ساتھ اندلس کے محدث تھے امام محمد اور لیث کے اصحاب سے علم حاصل کیا اور کافی علم روایت کیا۔

ابن الفرضی نے فرمایا ہے کہ ان کی غلطیاں بہت زیادہ تھیں اور کئی چیزیں غلط لکھتے تھے ان کے پاس فقہ اور علوم عربیہ کا کوئی علم نہیں تھا۔

سیر أعلام النبلاء میں ہے قَالَ: وَلَهُ خطأ كَثِيرٌ محفوظٌ عَنهُ، وَيغلط وَيصحّف، وَلاَ عِلم لَهُ بِالعَرَبِيَّة، وَلاَ بِالفِقْهِ.

ترجمہ: ان کی کافی غلطیاں ثابت ہیں وہ غلط پڑھا کرتے تھے غلط لکھا کرتے تھے ان کے پاس علوم عربیہ اور فقہ کا کچھ علم نہیں تھا۔

باقی افراد غیر معروف و مجاہیل ہیں جن کے متعلق ہمیں کچھ معلوم نہ ہو سکا پھر أبو بکر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوري (المتوفى:319ھ) کی نقل کے درپے ہوئے تو ہم نے ان کی کتابیں الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف اور الاشراف علی مذاهب اهل العلم دیکھیں مطلوبہ مقام تلاش کیا جب مندرجہ ذیل حقیقت پر اطلاع ہوئی تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی نقل اور اصل میں آسمان وزمین کا فرق پایا نقل کو عام رکھا گیا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مدخولہ اور غیر مدخولہ دونوں کو شامل ہے جبکہ اصل کا مسئلہ اس طرح نہیں بلکہ اس میں عنوان کے اندر ہی اس بات کی وضاحت کردی گئی ہے کہ یہ مسئلہ غیر مدخولہ کے متعلق ہے اور پھر اسی کے تحت اصحاب ابن عباس رضی اللہ عنہم مذکورین کا وہ قول آیا جس کو صاحب فتح الباری نے نقل فرمایا اب الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف اور کتاب الإشراف علی مذاهب العلماء کی مطلوبہ عبارتیں ملاحظہ فرمائیں۔

الإشراف على مذاهب العلماء ،كتاب الطلاق ،[جماع أبواب الطلاق المبتوت فيه وما فيه من الأحكام]،باب طلاق الثلاث قبل الدخول بالمرأة میں ہے

أجمع أهل العلم على أن من طلق زوجته قبل أن يدخل بها تطليقة، أنها قد بانت منه، ولا تحل له إلا بنكاح جديد، ولا عدة له عليها واختلفوا في الرجل يطلق غير الدخول بها ثلاثاً بلفظه واحدة.فقالت طائفة: لا تحل له حتى تنكح زوجاً غيره، كذلك قال ابن عباس، وأبو هريرة، وعبد الله بن عمرو بن العاص، وعبد الله ابن عمر، وأنس بن مالك، وابن مسعود.وبه قال سعيد بن المسيب، وابن سيرين، وابن معقل، وعكرمة، والنخعي، والشعبي، وسعيد بن جبير، والحكم، ومالك،وابن أبي ليلى، والثوري، والأوزاعي، والشافعي، وأحمد، وأبو ثور، وأصحاب الرأي-وروي ذلك عن علي، وزيد.قال أبو بكر: وبه نقول.وكان سعيد بن جبير، وطاووس، وأبو الشعثاء، وعطاء، وعمرو بن دينار يقولون: من طلق البكر ثلاثاً فهي واحدة.واختلفت الأخبار عن ابن عباس، فروى طاووس عنه أنه قال: كان الطلاق على عهد رسول الله- صلى الله عليه وسلم -، وأبي بكر، وسنتين من خلافة عمر، طلاق الثلاث واحدة.وروى سعيد بن جبير، ومجاهد، وعطاء، ومالك بن الحارث عن ابن عباس خلاف رواية طاووس عنه

ترجمہ:اہل علم نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جو شخص اپنی منکوحہ کو ہمبستری سے پہلے ایک طلاق دے دے تو وہ اس سے جدا ہو جاتی ہے اور وہ اس کے لئے حلال نہ ہو گی مگر نکاحِ جدیدہ کے ساتھ اور اس پر کوئی عدت نہ ہے اور انہوں نے اس شخص کے

متعلق اختلاف کیا ہے جو غیر مدخولہ (یعنی جس سے ہمبستری نہیں کی گئی) کو تین طلاقیں دیتا ہے لفظ واحد کے ساتھ پس ایک گروہ نے کہا کہ وہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اور زوج سے نکاح کرے اسی طرح ابن عباس، ابو ہریرہ، عبداللہ ابن عمرو بن عاص، عبداللہ بن عمر، انس بن مالک اور ابن مسعود نے فرمایا اور یہی قول سعید بن مسیب، ابن سیرین، ابن معقل، عکرمہ، نخعی، شعبی، سعید بن جبیر، حاکم، مالک، ابن ابی لیلیٰ، ثوری، اوزاعی، شافعی، احمد، ابوثور، اور اصحاب رای رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے اور یہ حضرت علی اور حضرت زید سے روایت کیا گیا ہے اور ابو بکر نے فرمایا: ہم بھی یہی قول کرتے ہیں اور سعید بن جبیر، طاؤس، ابوالشعثاء، عطاء، عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے ہیں: جو غیر مدخولہ کو تین طلاقیں دے وہ ایک ہوگی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات مختلف ہیں حضرت طاؤس نے ان سے روایت کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق کے زمانہ اقدس میں اور حضرت عمر کی خلافت کے دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہوتی تھیں اور سعید بن جبیر، مجاہد، عطاء، مالک بن حارث رضی اللہ عنہم نے حضرت ابن عباس سے حضرت طاؤس کی روایت کے برخلاف روایت کی۔

اور الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف، ذكر طلاق الثلاث قبل الدخول بالمرأة میں فرماتے ہیں

أجمع أهل العلم على أن من طلق زوجته ولم يدخل بها تطليقة أنها قد بانت منه فلا تحل له الا بنكاح جديد، ولا عدة له عليهاواختلفوا فى الرجل يطلق غير المدخول بها ثلاثا بلفظة واحدة۔فقالت طائفة: لاتحل له حتى تنكح زوجا غيره، كذلك قال ابن

عباس، وأبوہریرۃ، وعائشۃ، وعبداللہ بن عمرو بن العاص، وعبداللہ بن عمر، وأنس بن مالک، وعبداللہ بن مسعود، ورروی ذلک عن علی بن زید

ترجمہ: اہل علم نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جو شخص اپنی غیر مدخولہ بیوی کو ایک طلاق دے تو وہ اس سے جدا ہو جائے گی اور اس کے لئے حلال نہ ہوگی مگر نکاح جدیدہ کے ساتھ اور اس پر کوئی عدت نہ ہے اور اس شخص کے متعلق اختلاف ہے جو اپنی غیر مدخولہ بیوی کو لفظ واحد کے ساتھ تین طلاقیں دے پس ایک گروہ نے کہا کہ وہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند کے ساتھ نکاح کرے اسی طرح ابن عباس، ابوہریرہ، عائشہ، عبداللہ بن عمرو بن عاص، عبداللہ بن عمر، انس بن مالک، اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے فرمایا اور یہ علی بن زید سے روایت کیا گیا۔

وقال بھذا القول عبداللہ بن معقل، ومحمد بن سیرین، وعکرمۃ، وابراہیم النخعی، والحکم، والشعبی، وسعید بن جبیر، وسعید بن المسیب، وھو قول مالک، وأھل المدینۃ، وابن أبی لیلی، وسفیان الثوری-والأوزاعی، والشافعی، وأحمد، وأبی عبید، وأبی ثور، وأصحاب الرأی، وکذلک نقول- اذ لا فرق بینھا وبین المدخول بھا، وأن طلاق الثلاث یلزمھا-وکان سعید بن جبیر، وطاؤس، وأبو الشعثاء، وعطاء، وعمرو بن دینار یقولون: من طلق البکر ثلاثا فھی واحدۃ-واختلف فی ھذا الباب عن الحسن، فروی عنہ أنہ قال کما رویناہ عن أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. وذکر قتادۃ، وحمید، ویونس-عنہ أنہ رجع عن قولہ بعد ذلک فقال: واحدۃ بائنۃ-واختلفت الأخبار عن ابن عباس فی ھذا الباب، فروی طاؤس عنہ أنہ قال: کان الطلاق علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وأبی بکر وسنتین من خلافۃ عمر

طلاق الثلاث واحدة، وروى سعيد بن جبير، ومجاهد، وغيرهما، عن ابن عباس خلاف رواية طاؤس عنه۔

ترجمہ: اور یہی قول کیا ہے عبد اللہ بن معقل، محمد بن سیرین، عکرمہ، ابراہیم نخعی، حکم، شعبی، سعید بن جبیر اور سعید بن مسیب نے اور یہی قول امام مالک اہل مدینہ ابن ابی لیلی اور سفیان ثوری رضی اللہ عنہم اجمعین اور امام اوزاعی، امام شافعی، امام احمد، امام ابو عبید، امام ابو ثور اور اصحاب الرأی کا ہے اور ہم بھی یہی قول کرتے ہیں کیونکہ مدخولہ اور غیر مدخولہ میں کوئی فرق نہیں ہے اور تین طلاقیں ان پر لازم ہو جاتی ہیں اور سعید بن جبیر، طاؤس، ابو الشعثاء، عطاء، اور عمرو بن دینار فرماتے تھے جو کنواری کو تین طلاقیں دے دے تو ایک ہوگی اور اس باب میں حضرت حسن سے روایات مختلف ہیں ان سے یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے یہی قول کیا ہے جو ہم نے صحابہ کرام سے ثابت کیا ہے اور قتادہ، حمید اور یونس نے ان کے متعلق یہ ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اس کے بعد اپنے قول سے رجوع کر لیا اور کہا کہ ایک بائنہ ہوتی ہے اور اس باب میں حضرت ابن عباس سے بھی روایات مختلف ہیں طاؤس نے ان سے روایت کیا کہ وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق کے زمانہ اقدس میں اور حضرت عمر کی خلافت کے دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہوتی تھیں اور سعید بن جبیر اور مجاہد وغیرہ نے حضرت ابن عباس سے طاؤس کی روایت کے خلاف روایت کیا ہے۔

أبو بكر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوري (المتوفى: 319ھ) کی اصل کتابوں سے ان عبارات ونصوص کو ملاحظہ کرنے کے بعد کس کو شبہ ہو سکتا ہے کہ حافظ الشان سے نقل میں خطا واقع ہوئی ہے اور یہ خدائے بزرگ جل وعلا ہی بہتر جانتا ہے کہ

اس خطا کا منشاء کیا ہے احتمال قوی یہی ہے کہ انہوں نے حافظ ہونے کی وجہ سے قوت حافظہ پر اعتماد کرتے ہوئے لکھا ہے اور اصل کی طرف مراجعت نہیں فرمائی۔

لطیفہ: اس مقام پر امام ابن عابدین شامی، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي (المتوفی: 1252ھ) صاحب حاشیہ **رد المحتار علی الدر المختار** کی وہ عبارت جو انہوں نے **تنقيح الفتاویٰ الحامدیہ** کے شروع میں امام حسن بن عمار بن علي الشرنبلالي المصري الحنفي (المتوفی: 1069ھ) صاحب **نور الإيضاح ونجاة الأرواح في الفقه الحنفي** کی کتاب **حسام الحكام المحقين لصد البغاة المعتدين عن اوقاف المسلمين** سے نقل فرمائی ہے

وَقَدْ أَفَادَنِیْ أُسْتَاذِیْ وَنَبَّهَنِیْ بِقَوْلِهِ: اِنَّ فَتْوٰی مِثْلِ هٰؤُلَاءِ الْأَكَابِرِ وَأَضْرَابِهِمْ شَأْنُهَا النَّظَرُ فِيْهَا مِنْ غَيْرِ تَقْلِيْدٍ وَافْتَاءٍ بِمَا فِيْهَا مِنْ غَيْرِ اِحَاطَةٍ بِحُكْمِهَا مِنْ كُتُبِ الْمَذْهَبِ الْمُعْتَمَدَةِ فَاِنَّ مَقَامَ الْاِفْتَاءِ خَطَرٌ وَقَدْ يَظُنُّ الْاِنْسَانُ اَنَّهٗ فَهِمَ الْمَسْأَلَةَ عَلٰى حَقِيْقَتِهَا وَالْاَمْرُ بِخِلَافِهٖ أَوْ يُشْتَبَهُ عَلَيْهِ حِفْظُهٗ فَيُخْطِئُ وَلِذٰلِكَ اِذَا حَقَقْتُ كَثِيْرًا مِنَ الْفَتَاوٰى الْمَجْمُوْعَةِ مِنْ أَصْحَابِنَا فَضْلاً عَنِ الَّتِیْ جَمَعَهَا غَيْرُهُمْ عَنْهُمْ تَجِدُ النَّصَّ فِی الْمَذْهَبِ بِخِلَافِهَا۔وَكَانَ أُسْتَاذِی الثَّانِیْ اِذَاجَائَتْهُ فَتْوٰى يَأْمُرُنِیْ بِالنَّظَرِ فِيْهَا وَيَقُوْلُ لِطَالِبِهَا اِمَّا أَنْ تَصْبِرَ حَتّٰى نُرَاجِعَ النَّقْلَ أَوْ خُذْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ لِیْ أَنَا أَعْرِفُ الْحُكْمَ فِیْ هٰذَا كَمَا أَعْرِفُكَ وَأَعْرِفُ الشَّمْسَ وَلٰكِنْ لَا بُدَّ مِنْ مُرَاجَعَةِ النَّقْلِ لِاحْتِمَالِ الْخِلَافِ وَنَحْوِهٖ اَمَّا الَّذِیْ يَسْعُنِیْ مِنَ اللهِ تَعَالٰى أَنْ أَقُوْلَ هٰذَا يَسْتَحِقُّ وَهٰذَا لَا يَسْتَحِقُّ وَهٰذَا يَجُوْزُ وَهٰذَا لَا يَجُوْزُ اِلَّا بَعْدَ النَّظَرِ وَالْحُكْمِ لِقَائِلِهٖ مِنْ أَئِمَّةِ الْمَذْهَبِ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى

ترجمہ: میرے استاذ گرامی نے مجھے یہ سبق دیا اور تنبیہ فرمائی کہ ایسے اکابرین کے فتویٰ کا یہ حق بنتا ہے کہ اس فتویٰ کی تقلید کرنے اور اس پر بغیر تحقیق مراجعت و فتویٰ دینے سے پہلے ضروری ہے اس میں غور فکر کیا جائے کیونکہ مقام افتاء عظیم الشان ہے اور کبھی انسان یہ گمان کرتا ہے کہ اس نے حکم صحیح سمجھ لیا ہے حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہوتی ہے یا قوت حافظہ خطا کر جاتی ہے اسی لئے جب تم ہمارے اصحاب کے بہت سے فتاویٰ جات کے ذاتی مجموعوں کو غور سے پڑھو گے تو نص مذہب ان کے خلاف پاؤ گے پھر جو ان کے فتاویٰ جات دوسروں نے جمع کئے ان کا ذکر اور میرے دوسرے استاذ محترم کی تو یہ عادت شریف تھی کہ جب ان کے پاس کوئی استفتاء پیش ہوتا تو اس میں غور و فکر کا حکم فرماتے اور سائل کو ارشاد فرماتے کہ یا تو صبر کرتا کہ ہم نقل کی مراجعت کریں پھر مجھے فرماتے کہ میں حکم ایسے پہچانتا ہوں جیسے تجھے اور سورج کو لیکن مراجعت نقل پھر بھی ضروری ہے کیونکہ خلاف وغیرہ کا احتمال موجود ہے مجھے اللہ کی طرف سے اس کی ہر گز اجازت اور حق نہیں کہ میں یہ کہوں کہ فلاں مستحق ہے اور فلاں مستحق نہیں اور یہ جائز ہے اور یہ جائز نہیں مگر اسی صورت میں کہ پورا غور و تامل کروں اور رائمہ مذہب سے قائل کے نزدیک جو حکم ہے اس کو جانوں۔

لہٰذا حافظ الشان ابن حجر العسقلاني الشافعي (المتوفى: 852ھ) کی اس ایک نقل میں اتنی بڑی خطا واقع ہونے پر اطلاع پانے سے اس مسئلہ پر تحقیق کرنے پر طبیعت مجبور ہو گئی اور بعد از تحقیق قلم اٹھانے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا پھر دوران مطالعہ جو جو عجیب و غریب انکشافات ہوئے اور حیرت انگیز اوہام سامنے آئے اور جو بعض مذاہب کے پیشواؤں (یعنی منکرین وقوع طلاقِ ثلاثہ) سے دیدہ دانستہ خباثتوں اور

مکاریوں کا حال اپنی گناہ گار آنکھوں سے ملاحظہ کیا وہ سب کچھ آپ کی نظروں کے سامنے روز روشن کی طرح پیش ہوتا جائے گا انتظار فرمایئے۔

اس مسئلہ کی وضاحت

یہ سب علم سے مس رکھنے والے حضرات کے لئے عیاں ہے کہ طلاق سنت کیا ہوتی ہے اور طلاق بدعت کیا ہے یہاں پر صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ **مجموعی طلاق ثلاثہ کی چند صورتیں ہیں۔**

1- انت طالق ثلاثا یعنی تجھے تین طلاقیں ہیں۔

2- انت طالق - انت طالق - انت طالق ایک ہی مجلس میں کہہ ڈالا۔

3- یہی الفاظ ایک ہی طہر میں یا ایک ہی حیض میں مختلف مجلسوں میں وقفے وقفے سے کہہ ڈالے۔

پھر مطلقہ عورت کے دو حال ہیں یا تو مدخولہ ہوگی یا غیر مدخولہ اگر غیر مدخولہ ہوگی تو پہلی صورت میں تین واقع ہوں گی یا ایک اور دوسری و تیسری صورت میں تین واقع ہوں گی یا ایک اور باقی لغو ہوں گی اس میں سلف صالحین یعنی صحابہ و تابعین و تبع تابعین کا اختلاف ہے کچھ حضرات فرماتے ہیں تینوں صورتوں میں ایک اور کچھ فرماتے ہیں پہلی صورت میں تین اور پچھلی تین صورتوں میں ایک واقع ہوگی اور باقی باطل و لغو ہو جائیں گی۔

اور باقی رہی مدخولہ تو باجماع اس پر تینوں صورتوں میں تین ہی واقع ہوں گی اور یہی اس رسالہ کی ترتیب سے اصلی مقصود ہے

غیر مدخولہ کی طلاق ثلاثہ اقوال سلف کی تفصیل مع حوالہ جات

1 - فم واحد کے ساتھ طلاق ثلاثہ غیر مدخولہ کے لئے ایک واقع ہوتی ہے یہ قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنن أبي داود میں منقول ہے لیکن اس میں یہ بھی درج ہے کہ یہ قول حضرت عکرمہ کا ہے اور دونوں کی سندیں صحیح ہیں ان کے علاوہ تابعین سے حضرت طاؤس، حضرت عطاء بن یسار، جابر بن زید ان کے اقوال مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق میں منقول ہیں اور سنن سعید بن منصور، اوسط ابن منذر، سنن کبری اور الاستذکار میں بھی۔

افواہ مختلف کے ساتھ طلاق ثلاثہ

مجلس واحد یا مجالس مختلفہ میں لیکن طہر واحد میں غیر مدخولہ کے لئے ایک واقع ہو گی باقی لغو یہ مذہب منقول ہے حضرت ابن عباس امام شعبی، حماد بن ابی سلیمان، حکم بن عتیبہ، حضرت خلاس بن عمرو، حضرت ابراہیم نخعی سے بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق وغیرہ بلکہ مصنفات حدیث اور کتب حدیث اور کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ اجماعی ہے۔ اور مدخولہ کی طلاق ثلاثہ چاہے فم واحد (یعنی ایک ہی زبان) کے ساتھ ہو یا افواہ مختلفہ کے ساتھ مجلس واحد میں یا مجالس مختلفہ میں طہر واحد میں یا اطہار مختلفہ میں ان تمام صورتوں میں تین ہی کا واقع ہونا تمام صحابہ کرام تمام تابعین تمام ائمہ مجتہدین کا اجماعی اتفاقی مسئلہ ہے ہاں اگر مختلف فیہ ہے تو صرف اس قدر کہ ایسا کرنا مکروہ ہے یا جائز بلا کراہت ہے امام شافعی کے مذہب میں بلا کراہت جائز ہے۔

تحقیق نقل اقوال مخالفین

نقل اقوال میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے
لہذا اولا: علماء کی نقول پیش کرتے ہیں پھر تصحیح وتضعیف میں کلام کریں گے

1-أحمد بن علي أبو بكر الرازي الجصاص الحنفي المعتزلي (المتوفى: 370هـ) أحكام القرآن، بَابُ ذِكْرِ الِاخْتِلَافِ فِي الطَّلَاقِ بِالرِّجَالِ میں فرماتے ہیں

وَذَكَرَ بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ خَشِنًا، وَكَانَ يَقُولُ: طَلَاقُ الثَّلَاثِ لَيْسَ بِشَيْءٍ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إسْحَاقَ: الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ تُرَدُّ إلَى الْوَاحِدَةِ

ترجمہ: بشر بن مخلد نے ابو یوسف سے ذکر کیا کہ آپ فرماتے تھے: حجاج بن ارطاۃ سخت آدمی تھے اور کہتے تھے تین طلاقیں کوئی چیز نہیں اور محمد بن اسحاق نے کہا کہ تین طلاقوں کو ایک بنایا جائے۔

2-ابن بطال أبو الحسن علي بن خلف بن عبد الملك (المتوفى: 449هـ) شرح صحيح البخارى لابن بطال، كِتَاب الطَّلاقِ، باب مَنْ أَجَازَ طَلاقَ الثَّلاثِ میں فرماتے ہیں

اتفق أئمة الفتوى على لزوم إيقاع طلاق الثلاث فى كلمة واحدة، فإن ذلك عندهم مخالف للسنة، وهو قول جمهور السلف، والخلاف فى ذلك شذوذ، وإنما تعلق به أهل البدع، ومن لا يلتفت إليه لشذوذه عن الجماعة التى لا يجوز عليها التواطؤ على تحريف الكتاب والسنة، وإنما يروى الخلاف فى ذلك عن السلف الحجاج بن أرطاة، ومحمد بن إسحاق. قال أبو يوسف القاضى: كان الحجاج بن أرطاة يقول: ليس طلاق الثلاث بشىء، وكان ابن إسحاق يقول: ترد الثلاث إلى واحدة.

ترجمہ: ائمہ قرطبہ نے اس بات پر اتفاق فرمایا ہے کہ ایک ہی لفظ سے تین

طلاقیں دینے سے تینوں لازم ہو جاتی ہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ صرف سنت کی مخالفت ہے، اور جمہور سلف کا یہی قول ہے اور اس میں اختلاف شاذ ہے، اہل بدعت اور غیر معتمد لوگوں نے اختلاف کیا ہے ان کا یہ قول اہل اسلام کی جماعت سے الگ ہے جو کہ کتاب وسنت کی تحریف پر اتفاق نہیں کر سکتے اس مسئلہ میں سلف سے صرف حجاج بن ارطاۃ اور محمد بن اسحاق سے اختلاف ذکر کیا جاتا ہے قاضی ابو یوسف نے فرمایا کہ حجاج بن ارطاۃ کہتے تھے کہ تین طلاقیں کوئی چیز نہیں، اور محمد بن اسحاق کہتے تھے کہ تین طلاقوں کو ایک بنایا جائے۔

3-أبو الحسن علي بن محمد بن حبيب البصري الماوردي (المتوفى:450هـ) الحاوي الكبير في فقه مذهب الإمام الشافعي ،كتاب الطلاق ، باب إباحة الطلاق ووجه وتفريعه ،مسألة الطلاق ينقسم ثلاثة أقسام میں فرماتے ہیں

وحكي عن الشيعة وعن داود بن علي وطائفة من أهل الظاهر أن طلاق الثلاث لا يقع . فاختلف القائلون بهذا هل يكون واحدة أم لا ؟ فقال المغربي : تكون واحدة ، وقال آخرون : لا يقع منهن شيء

ترجمہ: شیعہ اور داؤد بن علی اور اہل ظاہر کے ایک گروہ سے بیان کیا گیا کہ تین طلاقیں اکٹھی واقع نہیں ہوتیں پھر اس کے قائلین نے اختلاف کیا کہ کیا ایک طلاق ہوگی یا ایک بھی نہیں ہوگی؟ تو مغربی نے کہا کہ ایک طلاق واقع ہوگی اور دوسروں نے کہا کہ کچھ بھی نہیں ہوگی۔

4-أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى:463هـ) الاستذكار ،كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَتَّةِ میں فرماتے ہیں

وَمَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ قَالَ بِغَيْرِ هَذَا إِلَّا الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ وَمُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ وَكِلَاهُمَا لَيْسَ بِفَقِيهٍ وَلَا حُجَّةَ فِيمَا قَالَهُ قَالَ أَبُو عُمَرَ ادَّعَى دَاوُدُ الْإِجْمَاعَ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ وَقَالَ لَيْسَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ وَمَنْ قَالَ بِقَوْلِهِ مِنَ الرَّافِضَةِ مِمَّنْ يَعْتَرِضُ بِهِ عَلَى الْإِجْمَاعِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ حَكَى ذَلِكَ عَنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ دَاوُدَ عَنْهُ وَأَنْكَرَ ذَلِكَ بَعْضُهُمْ عَنْ دَاوُدَ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا عَنْهُ فِي وُقُوعِهَا مُجْتَمِعَاتٍ وَرَوَى بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ خَشِنًا وكان يقول ليس طلاق الثلاث بشيء

ترجمہ: کہ ہمارے علم کے مطابق اہلسنت میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو تین طلاقوں کو ایک قرار دیتا ہے سوائے حجاج بن ارطاۃ اور محمد بن اسحاق کے اور وہ دونوں غیر فقیہ ہیں اور فرمایا ان کا قول کوئی حجت نہیں مزید فرماتے ہیں کہ داوٗد بن علی نے اس مسئلہ میں اجماع کا دعویٰ کیا ہے اور کہا کہ حجاج بن ارطاۃ اور اس کا قول لینے والے روافض اجماع میں خلل نہیں ڈال سکتے کیونکہ وہ فقیہ نہیں تھا داوٗد کے بعض اصحاب نے اس کا یہ قول نقل کیا ہے اور بعض نے اس کا انکار کیا ہے لیکن اس بات میں سب متفق ہیں کہ اس کے نزدیک تین طلاقیں اکٹھی واقع ہو جاتی ہیں اور بشر بن ولید نے ابو یوسف سے روایت کیا ہے کہ حجاج بن ارطاۃ سخت مزاج آدمی تھا اور وہ کہتا تھا کہ تین طلاقیں کوئی چیز نہیں۔

5-أبو الوليد سليمان بن خلف بن سعد بن أيوب بن وارث التجيبي القرطبي الباجي الأندلسي (المتوفى: 474هـ) المنتقى شرح الموطا، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ مَا يَجُوزُ إِيقَاعُهُ مِنَ الطَّلَاقِ میں فرماتے ہیں

إِذَا ثَبَتَ ذَلِكَ فَمَنْ أَوْقَعَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ بِلَفْظَةٍ وَاحِدَةٍ لَزِمَهُ مَا أَوْقَعَهُ مِنَ الثَّلَاثِ وَبِهِ قَالَ جَمَاعَةُ الْفُقَهَاءِ وَحَكَى الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ فِي إِشْرَافِهِ عَنْ بَعْضِ الْمُبْتَدِعَةِ يَلْزَمُهُ طَلْقَةٌ وَاحِدَةٌ، وَعَنْ بَعْضِ أَهْلِ الظَّاهِرِ لَا يَلْزَمُهُ شَيْءٌ، إِنَّمَا يُرْوَى هَذَا عَنْ

الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ

ترجمہ: جب یہ اصول ثابت ہو گیا کہ جو شخص لفظ واحد کے ساتھ تین طلاقیں دے تو تینوں لازم ہو جائیں گی، فقہاء کی جماعت کا یہی قول اور قاضی ابو محمد نے اپنی إشراف میں بیان کیا ہے کہ بعض بدعتی لوگ کہتے ہیں ایک طلاق واقع ہو گی اور بعض اہل ظاہر سے بیان کیا کہ کچھ لازم نہ ہو گا اور یہ قول صرف حجاج بن ارطاۃ اور محمد بن اسحاق سے روایت کیا جاتا ہے۔

6-محمد بن أحمد بن أبي سهل شمس الأئمة السرخسي (المتوفى: 483هـ) المبسوط، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ الرَّدِّ عَلَى مَنْ قَالَ إذَا طَلَّقَ لِغَيْرِ السُّنَّةِ لَا يَقَعُ میں فرماتے ہیں

(قَالَ) وَهَذِهِ الْمَسْأَلَةُ مُخْتَلَفٌ فِيهَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الشِّيعَةِ عَلَى فَصْلَيْنِ (أَحَدُهُمَا) أَنَّهُ إذَا طَلَّقَهَا فِي حَالَةِ الْحَيْضِ أَوْ فِي طُهْرٍ قَدْ جَامَعَهَا فِيهِ يَقَعُ الطَّلَاقُ عِنْدَ جُمْهُورِ الْفُقَهَاءِ وَعِنْدَهُمْ لَا يَقَعُ (وَالثَّانِي) أَنَّهُ إذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا جُمْلَةً يَقَعُ ثَلَاثًا عِنْدَنَا وَالزَّيْدِيَّةُ مِنْ الشِّيعَةِ يَقُولُونَ تَقَعُ وَاحِدَةً وَالْإِمَامِيَّةُ يَقُولُونَ لَا يَقَعُ شَيْءٌ

ترجمہ: یہ (طلاق کا) مسئلہ ہمارے اور اہل تشیع کے درمیان دو طریقوں سے اختلافی ہے پہلا یہ کہ جب کوئی شخص حالتِ حیض میں یا ایسے طہر میں طلاق دے جس میں جماع کیا ہو تو جمہور فقہاء کے نزدیک طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اہل تشیع کے نزدیک طلاق واقع نہیں ہوتی اور دوسرا یہ کہ جب کوئی شخص اکھٹے تین طلاقیں دیدے تو ہمارے نزدیک تینوں واقع ہو جاتی ہیں جب کہ اہل تشیع کا فرقہ زیدیہ کہتا ہے کہ ایک طلاق واقع ہو گی اور فرقہ امامیہ کہتا ہے کہ کچھ بھی واقع نہ ہو گی۔

7-القاضي محمد بن عبد الله أبو بكر بن العربي المعافري الاشبيلي المالكي (المتوفى: 543هـ) أحكام القرآن، مَسْأَلَةٌ عَدَدِ الطَّلَاقِ میں فرماتے ہیں

مَعْنَاهُ الطَّلَاقُ الْمَشْرُوعُ [مَرَّتَانِ] ، فَمَا جَاءَ عَلَى غَيْرِ هَذَا فَلَيْسَ بِمَشْرُوعٍ؛ يُرْوَى عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَالرَّافِضَةِ

ترجمہ: الطَّلَاقُ مَرَّتَان کا معنیٰ یہ ہوا کہ طلاق شرعی دو مرتبہ ہے لہٰذا جو اس کے بغیر طلاق واقع ہو وہ مشروع نہیں ہے یہ قول حجاج بن ارطاۃ اور روافض سے نقل کیا جاتا ہے۔

8-عياض بن موسى بن عياض بن عمرون اليحصبي السبتي، أبو الفضل (المتوفى: 544هـ) إِكمَالُ المُعْلِمِ بفَوَائِدِ مُسْلِم (شَرْحُ صَحِيح مُسْلِمِ)، كتاب الطلاق ، باب طلاق الثلاث میں فرماتے ہیں

وذهب بعض أهل الظاهر إلى أن إيقاع الثلاث واحدة، وهو مذهب طاووس؛ أخذًا بظاهر الحديث. وقيل: هو مذهب الحجاج بن أرطاة، ومحمد بن إسحاق، وقد روى عنهما، أنه لا يلزم منها شيء. وهذان قولان لم يقل بهما أحد من فقهاء الأمصار وأئمة الفتوى

ترجمہ: بعض اہل ظاہر کا یہ مذہب ہے کہ تین طلاقیں ایک ہوتی ہیں اور یہ طاؤس کا بھی مذہب ظاہر حدیث کے اعتبار سے ہے اور کہا گیا کہ حجاج بن ارطاۃ اور محمد بن اسحاق کا بھی یہی مذہب ہے اور جب کہ ان سے یہ بھی روایت ہے کہ کچھ بھی واقع نہیں ہوتی اور یہ ایسے دو قول ہیں کہ فقہائے امثال اور ائمہ فتویٰ میں سے کوئی بھی ان کا قائل نہیں ہے۔

9-أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفى: 671هـ) الجامع لأحكام القرآن = تفسير القرطبي، سورة البقرة (229) میں فرماتے ہیں

قَالَ عُلَمَاؤُنَا: وَاتَّفَقَ أَئِمَّةُ الْفَتْوَى عَلَى لُزُومِ إِيقَاعِ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ فِي كَلِمَةٍ

وَاحِدَةٍ، وَهُوَ قَوْلُ جُمْهُورِ السَّلَفِ، وَشَذَّ طَاوُسٌ وَبَعْضُ أَهْلِ الظَّاهِرِ إِلَى أَنَّ طَلَاقَ الثَّلَاثِ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ يقع واحدة، ويروى هذا عن محمد ابن إسحاق وَالْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ. وَقِيلَ عَنْهُمَا: لَا يلزم منه شي، وَهُوَ قَوْلُ «» مُقَاتِلٍ. وَيُحْكَى عَنْ دَاوُدَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقَعُ. وَالْمَشْهُورُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَجُمْهُورِ السَّلَفِ وَالْأَئِمَّةِ أَنَّهُ لَازِمٌ وَاقِعٌ ثَلَاثًا. وَلَا فَرْقَ بَيْنَ أَنْ يُوقِعَ ثَلَاثًا مُجْتَمِعَةً فِي كَلِمَةٍ أَوْ مُتَفَرِّقَةً فِي كَلِمَاتٍ

ترجمہ: ہمارے علماء نے فرمایا: کہ ائمہ فتویٰ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ لفظ واحد کے ساتھ تین طلاقیں دینے سے تینوں ہی لازم ہو جاتی ہیں اور جمہور اسلاف کا بھی یہی قول ہے اور طاؤس اور بعض اہل ظاہر اس مسئلہ میں جدا ہوئے کہ کلمہ واحدہ کے ساتھ تین طلاقیں دینے سے ایک واقع ہوتی ہے اور یہی قول محمد بن اسحاق اور حجاج بن ارطاۃ سے بیان کیا جاتا ہے اور ان دونوں کا یہ قول بھی پیش کیا جاتا ہے کہ کوئی چیز لازم نہیں ہوتی اور مقاتل کا بھی یہی قول ہے اور داؤد بن علی سے بیان کیا جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی چیز واقع نہیں ہوتی جب کہ حجاج بن ارطاۃ اور جمہور سلف اور ائمہ سے یہ مشہور ہے کہ تینوں طلاقیں ہی واقع اور لازم ہو جاتی ہیں اس میں کوئی فرق نہیں کہ کلمہ واحدہ کے ساتھ تین اکٹھی طلاقیں دی جائیں یا مختلف کلمات میں الگ الگ تین طلاقیں دی جائیں۔

10-أبوزكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: 676هـ) المجموع شرح المهذب (مع تكملة السبكي والمطيعي، المحقق عادل أحمد عبد الموجود وآخرون، دار الكتب العلمية)، كتاب الطلاق، (فصل) وإذا أراد الطلاق فالمستحب أن يطلقها میں فرماتے ہیں

وقال مالك وأبو حنيفة: جمع الثلاث في وقت واحد محرم، الا أنه يقع كالطلاق في الحيض، وبه قال عمر وعلى وابن عباس وابن مسعود، وذهب أهل الظاهر وكذا

ابن القيم وشيخه ابن تيمية إلى أن الثلاث إذا أوقعها في وقت واحد لا تقع وبه قال بعض الشِّيعَةِ، وقال بعضهم: تقع واحدة

ترجمہ: کہ امام مالک اور امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا: کہ وقتِ واحد میں تین طلاقوں کو جمع کرنا حرام ہے لیکن وہ واقع ہوجاتی ہیں جیسا کہ حالتِ حیض میں طلاق دینا جائز نہیں لیکن اگر کوئی دیدے تو طلاق واقع ہوجاتی ہے حضرت عمر، علی، ابن عباس اور ابن مسعود کا یہی مذہب ہے لیکن اہل ظاہر اور اسی طرح ابن قیم اور اس کے شیخ ابن تیمیہ کا یہ خیال ہے جب وقتِ واحد میں تین طلاقیں دی جائیں تو واقع نہیں ہوتی اور بعض اہل تشیع کا بھی یہی قول ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ایک واقع ہوتی ہے

اور **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج**، كتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث میں فرماتے ہیں

وَقَدِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا فَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَمَالِكٌ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَأَحْمَدُ وَجَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ يَقَعُ الثَّلَاثُ وَقَالَ طَاوُسٌ وَبَعْضُ أَهْلِ الظَّاهِرِ لَا يَقَعُ بِذَلِكَ إِلَّا وَاحِدَةٌ وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَأَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَالْمَشْهُورُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَأَةَ أَنَّهُ لَا يَقَعُ بِهِ شَيْءٌ وهو قول بن مُقَاتِلٍ وَرِوَايَةٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ

ترجمہ: اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو کہے تجھے تین طلاقیں تو امام شافعی، امام مالک، امام اعظم ابوحنیفہ، امام احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ تین واقع ہوجائیں گی طاؤس اور بعض اہل ظاہر کہتے ہیں کہ ایک ہی طلاق واقع ہوگی اور حجاج بن ارطاۃ اور محمد بن اسحاق کی ایک روایت یہی ہے اور حجاج بن ارطاۃ سے مشہور روایت یہ ہے کہ کوئی چیز واقع نہیں ہوگی اور ابن مقاتل کا یہی قول ہے اور محمد بن اسحاق کی ایک روایت یہی ہے۔

11-محمد بن يوسف بن علي بن سعيد، شمس الدين الكرماني (المتوفى: 786هـ) الكواكب الدراري في شرح صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب من أجاز طلاق الثلاث **میں فرماتے ہیں**

واختلفوا في من قال لامرأته أنت طالق ثلاثا فقال الأئمة الأربعة يقع ثلاثا وقال الظاهرية لا يقع بذلك إلا واحدة وقيل لا يقع به شيء أصلا. قال شارح التراجم: مراده إيقاع الطلاقات الثلاث دفعة خلافا لمن قال لا يقع وهو الحجاج ابن أرطأة

ترجمہ: اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو کہے تجھے تین طلاقیں تو ائمہ اربعہ فرماتے ہیں کہ تینوں واقع ہوں گی اور فرقہ ظاہریہ کا یہ قول ہے کہ اس سے صرف ایک واقع ہوگی اور بعض نے تو کہا کہ کچھ بھی واقع نہ ہوگی شارح التراجم نے کہا کہ ان کی مراد یہ ہے کہ تین اکھٹے طلاقیں دی جائیں تو ایک ہوگی برخلاف ان کے قول کے جو کہتے ہیں کہ کچھ بھی واقع نہ ہوگی اور وہ حجاج بن ارطاۃ ہے۔

12-أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينى (المتوفى: 855هـ) عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الطلاق، بابُ مَنْ أجازَ طَلاَقَ الثَّلاَثِ **میں فرماتے ہیں**

فَذهب طَاوُوس وَمُحَمّد بن إِسْحَاق وَالْحجاج بن أَرْطَأَة وَالنَّخَعِيّ وَابْن مقَاتل والظاهرية إِلَى أَن الرجل إِذا طلق امْرَأَته ثَلَاثًا مَعًا فقد وَقعت عَلَيْهَا وَاحِدَة

ترجمہ: طاؤس، محمد بن اسحاق، حجاج بن ارطاۃ، نخعی، ابن مقاتل اور ظاہریہ کا یہ مذہب ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکھٹی دیدے تو ایک واقع ہوگی۔

13-زكريا بن محمد بن زكريا الأنصاري، زين الدين أبو يحيى السنيكي (المتوفى: 926هـ) أسنى المطالب في شرح روض الطالب، (فَصْلٌ عَنْ ابْنِ الْقَاصِّ أَنَّ مَنْ أَنْكَرَ الْحَلِفَ بِالطَّلَاقِ الثَّلَاثِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَحْلِفَ) **میں فرماتے ہیں**

أَيِ (ما قُلْتَ) لَهَا (إنْ فَعَلْتَ) كَذَا كَدُخُولٍ وَغَيْرِهِ مِمَّا ادُّعِيَ بِهِ عَلَيْهِ (فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا وَلَا هِيَ بَائِنٌ مِنِّي بِثَلَاثٍ فَقَدْ يَتَأَوَّلُ) أَيْ يَحْلِفُ مُتَأَوِّلًا عَلَى مَذْهَبِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَتَابِعِيهِ (أَنَّ الثَّلَاثَ لَا تَقَعُ مَعًا)

ترجمہ: جو شخص تین طلاقوں کے حلف کا انکار کرے اس پر لازم ہے کہ یوں حلف اُٹھائے کہ میں نے بیوی کو یہ نہیں کہا کہ اگر تو ایسا کرے گی تو تجھے تین طلاقیں یوں نہ کہے کہ وہ مجھ سے تین طلاقوں ساتھ بائنہ نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ حجاج بن ارطاۃ اور اس کے متبعین کے مذہب کے مطابق وہ تاویل کرکے حلف اُٹھا رہا ہو کیونکہ ان کا مذہب ہے کہ تین طلاقیں واقع نہیں ہوتیں۔

14- شمس الدين، محمد بن أحمد الخطيب الشربيني الشافعي (المتوفى: 977ھ) مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج، فَصْلٌ الطَّلَاقُ: سُنِّيٌّ وَبِدْعِيٌّ میں فرماتے ہیں

وَحكى عَنْ الْحَجَّاجِ بِنِ أَرْطَاةَ وَطَائِفَةٍ مِنْ الشِّيعَةِ وَالظَّاهِرِيَّةِ أَنَّهُ لَا يَقَعُ مِنْهَا إلَّا وَاحِدَةٌ، وَاخْتَارَهُ مِنْ الْمُتَأَخِّرِينَ مَنْ لَا يُعْبَأُ بِهِ فَأَفْتَى بِهِ وَاقْتَدَى بِهِ مَنْ أَضَلَّهُ اللَّهُ تَعَالَى

ترجمہ: حجاج بن ارطاۃ، اہل تشیع اور ظاہریہ سے بیان کیا گیا ہے کہ تین اکھٹی طلاقیں دینے سے ایک ہی واقع ہوتی ہے اور متأخرین میں سے غیر معتمد لوگوں نے اسے پسند کیا ہے اور اس پر فتویٰ دیا ہے اور اس معاملے میں اُن لوگوں کی پیروی کی جن کو اللہ نے گمراہ کیا۔

15- رافضی انقلاب ایران کا پیشوا روح اللہ الخمینی (المتوفی: 1409ھ) تحریر الوسیلة، کتاب الطلاق، القول فی شروطه میں لکھتا ہے

مسالة 7- لو كرر صيغة الطلاق ثلاثا فقال هي طالق هي طالق هي طالق من دون تخلل رجعة في البين قاصدا تعدده تقع واحدة ولغت الاخريان، ولو قال هي

طالق ثلاثا لم يقع الثلاث قطعا و الاقوى وقوع واحدة كالصورة السابقة

ترجمہ: اگر کوئی شخص طلاق کے لفظ کا تین مرتبہ تکرار کرتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ اُسے طلاق ہے، اُسے طلاق ہے، اُسے طلاق ہے درمیان میں رجعت کے بغیر متعدد طلاقوں کے ارادے سے ایک طلاق واقع ہوگی اور دولغو ہوجائیں گی اور اگر بیک لفظ ہے کہ اُسے تین طلاقیں ہیں تو تین تو قطعاواقع نہ ہوں گی اور اصح یہ ہے کہ سب کا صورت کی طرح ایک واقع ہو۔

تبصرہ: جیسا کہ آپ نے دیکھا اقوال کی نقلیں کتنا مضطرب ہیں تو تعجب ہے اُن لوگوں پر جو اتنے شدید اضطراب اور اختلاف کے ہونے کہ باوجود کسی قول کو لیکر اُس کو حوالے کے طور پر پیش کرتے ہیں یا کسی قول کو لیکر کے کسی کی طرف علی سبیل الجزم منسوب کردیتے ہیں اور وہ بھی بمقابلہ اجماع۔

تنبیہ: خیال رہے کہ أبوزکریا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: 676ھ) نے المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، كتاب الطلاق ،باب طلاق الثلاث میں فرمایاہے۔

وَقَالَ طَاوُسٌ وَبَعْضُ أَهْلِ الظَّاهِرِ لَا يَقَعُ بِذٰلِكَ اِلَّا وَاحِدَةٌ وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَالْمَشْهُوْرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَأَةَ أَنَّهُ لَا يَقَعُ بِهٖ شَيْئٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ مُقَاتِلٍ وَرِوَايَةٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ

ترجمہ: طاؤس اور بعض اہل ظاہر نے کہا کہ اس کے ساتھ فقط ایک واقع ہوگی اور یہ حجاج بن ارطاۃ اور محمد بن اسحاق کی روایت ہے اور حجاج بن ارطاۃ سے مشہور یہ ہے کہ اس کے ساتھ کچھ بھی واقع نہ ہوگا اور یہ ابن مقاتل کا قول اور محمد بن اسحاق کی روایت ہے۔

اور محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية

(المتوفی: 751ھ) نے اس کو إعلام الموقعین عن رب العالمین میں محمد بن مقاتل کی طرف منسوب کیا ہے اور حوالہ أبو بکر الجصاص الحنفي المعتزلي (المتوفی: 370ھ) کا دیا

مگر ان کی احکام القرآن (البقرۃ: 230) میں صرف حجاج بن ارطاۃ کا یہ الفاظ ذکر ہے

وَذَكَرَ بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ خَشِنًا وَكَانَ يَقُولُ طَلَاقُ الثَّلَاثِ لَيْسَ بِشَيْءٍ

اور ان کی دوسری کتاب شرح مختصر الطحاوي ہے اس میں ان اقوال کا کوئی ذکر تک نہیں لہٰذا غالب گمان ہے نقل میں ناقل کو وہم ہوا ہے اور یہ کوئی بات نہیں کہتے ہیں لکل عالم هفوة مثلاً امام أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين العينتابی الحنفی بدر الدين العينی (المتوفى: 855ھ) شارح بخاری سے اس مقام پر واضح تسامل ہو گیا کہ انہوں نے طلاق ثلاثہ کے ایک ہونے کا قول درج ذیل حضرات کا مذہب قرار دے دیا امام طاؤس، امام نخعی، حجاج بن ارطاۃ، امام محمد بن اسحاق، اور تمام ظاہریہ۔ حالانکہ امام طاؤس سے حدیثِ ابو الصہباء کی روایت واقع ہوئی ہے تو اتنی بات سے ان کا مذہب طلاق ثلاثہ کے واحد ہونے کو قرار دینا سوائے وہم کے اور کیا ہو سکتا ہے کیونکہ روایت کرنا اور بات ہے مذہب بنانا اور شئے خصوصاً جب کہ حضرت طاؤس سے تین کے تین واقع ہونے کا فتویٰ اسناد صحیحہ سے ثابت ہے جیسا کہ آگے آئے گا ہاں غیر مدخولہ میں فم واحد کے ساتھ تین کے ایک ہونے کے قائل ہیں جسے أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (المتوفى: 235ھ) الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار كِتَابُ الطَّلَاقِ، مَا قَالُوا: إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

فَهِيَ وَاحِدَةٌ میں طاؤس سے لائے ہیں

17878 - حَدَّثَنَاأبو بَكْرٍ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُمْ قَالُوا: »إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ« (سندہ صحیح لاغبار علیہ)

ترجمہ: سعید قتادہ، طاؤس، عطاء اور جابر بن زید سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی زوجہ کو دخول سے قبل تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہے۔

اور اگر محض روایت کرنے سے ہی مذہب بن جاتا ہے تو لیجئے حضرت طاؤس سے ایک صحیح روایت ہے جس کوأبو بکر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني (المتوفی: 211ھ) نے اپنی کتاب **المصنف**، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا میں بروایت معمر بن راشد بروایت ابن طاؤس نقل کیا ہے

11346 - عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ: »لَوِ اتَّقَيْتَ اللَّهَ جَعَلَ لَكَ مَخْرَجًا« ، وَلَا يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ

ترجمہ: طاؤس اپنے والد سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس سے جب ایسے شخص بارے سوال کیا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوں تو آپ فرماتے اگر تو اللہ سے ڈرتا تو وہ تیرے لئے کوئی راستہ بناتا اور اس کے علاوہ کچھ نہ فرماتے۔

اس روایت کوأبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفی: 463ھ) نے **الاستذكار**، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَتَّةِ میں بھی بحوالہ عبد الرزاق المذکور ذکر فرمایا ہے تو پھر بتایئے امام طاؤس کو مطلق قائل بالواحد قرار دینا سوائے تساہل کے اور کیا ہوسکتا ہے اور اسی طرح یہ امام

ابراہیم بن سوید النخعي سے بھی قطعاً ثابت نہیں ہے بلکہ اس کا خلاف ثابت ہے جیسا کہ آگے آئے گا اور حجاج بن أرطاۃ الکوفی القاضی (المتوفی: 145ھ) بالکلیہ عدم وقوع کے قائل ہیں اور کہتے ہیں: لَيسَ بِشَيئٍ

اسی طرح تمام اہل ظاہر کی طرف منسوب کرنا بھی سند اور ثبوت سے خالی ہے

اہل ظاہر کے وکیل أبو محمد علي بن أحمد بن سعید بن حزم الأندلسي القرطبي الظاهري (المتوفی: 456ھ) تو تین کے قائل ہیں بلکہ وہ تو تین معاً دینے کو سنت جانتے ہیں دیکھیں

المحلی بالآثار [كِتَابُ الطَّلَاقِ] [مَسْأَلَةٌ أَرَادَ طَلَاقَ امْرَأَةٍ لَهُ قَدْ وَطِئَهَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي حَيْضَتِهَا] میں ہے

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: لَوْ كَانَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ مَجْمُوعَةً مَعْصِيَةً لِلَّهِ تَعَالَى لَمَا سَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيَانِ ذَلِكَ - فَصَحَّ يَقِينًا أَنَّهَا سُنَّةٌ مُبَاحَةٌ

ترجمہ: علی بن حزم کہتا ہے اگر تین مجموعی طلاقیں اللہ تعالیٰ کی معصیت اور نافرمانی ہوتی تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بیان سے خاموشی ہرگز اختیار نہ فرماتے تو یقیناً صحیح ہوگیا کہ وہ سنت مباحہ ہے۔

اس کے آخر میں اتنا حوالہ کافی ہے کہ ابن بطال أبو الحسن علي بن خلف بن عبد الملك (المتوفی: 449ھ) شرح صحیح البخاری، كِتَاب الطَّلَاقِ، باب مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ میں اور ابن الملقن سراج الدین أبو حفص عمر بن علي بن أحمد الشافعي المصري (المتوفی: 804ھ) نے التوضیح لشرح الجامع الصحیح میں فرمایا: وانما يروى الخلاف فى ذلك عن السلف الحجاج بن أرطاة،

ومحمد بن اسحاق- قال أبو يوسف القاضی: كان الحجاج بن أرطاة يقول: ليس طلاق الثلاث بشیء، وكان ابن اسحاق يقول: ترد الثلاث الى واحدة

ترجمہ: اس میں خلاف صرف حجاج بن ارطاۃ اور محمد بن اسحاق سے مروی ہے قاضی ابو یوسف نے فرمایا حجاج بن ارطاۃ فرماتے تھے تین طلاق کچھ بھی نہیں اور محمد بن اسحاق تین کو ایک قرار دیتے تھے۔

اس بالائی تحقیق سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ اس مسئلہ میں اختلاف اسلاف میں سے صرف حجاج بن ارطاۃ اور محمد بن اسحٰق سے مروی ہے اور دیگر کسی سے مروی نہیں۔

اختلاف پیدا ہونے کی تاریخ

تقریر سابق سے ہی یہ مسئلہ واضح ہوگیا کہ یہ اختلاف بلکہ خلاف اور خرق اجماع دوسری صدی کے شروع میں پیدا ہوا ہے کیوں کہ حجاج بن أرطاة الکوفی القاضی (المتوفی:145ھ) اور محمد بن إسحاق بن یسار المطلبي بالولاء، المدنی (المتوفی:151ھ) میں اس دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔

اور معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ دونوں شخص غیر فقیہ ہیں اور ان حضرات کا اجماع امت کے مخالف قول قطعا قابل حجت نہیں چنانچہ أبو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفی:463ھ) الاستذکار، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَتَّةِ میں اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ

وَمَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ قَالَ بِغَيْرِ هَذَا إِلَّا الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ وَمُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ وَكِلَاهُمَا لَيْسَ بِفَقِيهٍ وَلَا حُجَّةَ فِيمَا (قاله)

ترجمہ: اہلسنت میں سے میں کسی کو نہیں جانتا جس نے یہ بات کہی ہو سوائے حجاج بن ارطاۃ اور محمد بن اسحاق کے اور یہ دونوں نہ ہی فقیہ ہیں اور نہ ہی اس مسئلہ میں حجت۔

مزید انہوں نے أبو سلیمان داود بن علي بن خلف، البغدادي المعروف بالأصبهاني الملقب بالظاهري (المتوفی:270ھ) (أحد الأئمة المجتهدین في الإسلام) کے حوالہ سے بھی ان کا غیر فقیہ ہونا نقل فرمایا ہے لکھتے ہیں

وَقَالَ لَيْسَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ وَمَنْ قَالَ بِقَوْلِهِ مِنَ الرَّافِضَةِ مِمَّنْ يُعْتَرَضُ بِهِ عَلَى الْإِجْمَاعِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ

ترجمہ: اور فرمایا حجاج بن ارطاۃ اور ان جیسا قول کرنے والے رافضی ان

حضرات میں سے نہیں جن سے اجماع پر اعتراض ہو کیونکہ وہ اہل فقہ سے نہیں۔

غیر فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ دونوں سخت مجروح بھی ہیں محمد بن اسحاق کے متعلق کلام حدیث رکانہ کے تحت ہم نقل کریں گے یہاں حجاج بن أرطاۃ پر مختصرا کلام ملاحظہ فرمائیں

أحمد بن حنبل : سمعت يحيى بن معين يذكر أن حجاجا لم ير الزهري، وكان سيئ الرأي فيه جدا ما رأي

أبو حاتم بن حبان البستي : كان صلفا، تركه ابن المبارك وابن مهدي ويحيى القطان ويحيى بن معين وأحمد بن حنبل

أبو بكر البيهقي : لا يحتج به، وقال مرة ضعيف

أبو أحمد الحاكم : ليس بالقوي عندهم

أبو عبد الله الحاكم النيسابوري : لا يحتج به

أبو محمد بن حزم الظاهري : محدث ضعيف

الدارقطني : ضعيف لا يحتج به

محمد بن سعد كاتب الواقدي : ضعيف

يحيى بن أبي زائدة الكوفي : أمر بترك حديثه

يحيى بن سعيد القطان : تركت الحجاج عمدا ولم أكتب عنه حديثا قط، ومرة: مضطرب، ومرة: رأيت الحجاج بن أرطاة يفتي بمكة فلم أحمل عنه ولم أحمل عن رجل عنه كان عنده مضطربا، ومرة: حجاج بن أرطاة، ومحمد بن إسحاق عندي سواء

يحيى بن معين : قال أحمد بن زهير عن يحيى بن معين: ضعيف ضعيف، ومرة: صدوق ليس بالقوي يدلس عن محمد بن عبيد الله العرزمي عن عمرو بن شعيب، ومرة: ليس بذاك القوي وهو مثل ابن أبي ليلى ومجالد، ومرة: لا يحتج بحديثه

يعقوب بن شيبة السدوسي : ضعيف الحديث مضطربه. وقد حمل الناس عليه.

وقال: واهي الحديث في حديثه اضطراب كثير

سبط ابن العجمي : مشهور به عن الضعفاء

زكريا بن يحيى الساجي : كان مدلسا صدوقا سيئ الحفظ ليس بحجة في الفروع والأحكام

إسماعيل بن إسحاق القاضي : مضطرب الحديث لكثرة تدليسه

محيي الدين النووي : اتفقوا على أنه مدلس. وضعفه الجمهور، فلم يحتجوا به

ابن حجر العسقلاني : أحد الفقهاء وهو صدوق كثير الخطأ والتدليس، وضعيف مدلس، ومرة فيه ضعف

معلوم ہوا ان کی تو بیان کردہ روایات حلال وحرام میں قطعا حجت نہیں چہ جائیکہ ان کا اپنا قول حلال وحرام میں لیا جائے

جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (المتوفى 148ھ)

اس کی مزید دلیل یہ ہے کہ حضرت امام جعفر صادق سے سند حسن کے ساتھ أبو بکر أحمد بن أبي خيثمة (المتوفى: 279ھ) نے التاريخ الكبير المعروف بتاريخ ابن أبي خيثمة - السفر الثالث، ثم دخلت سنة عشر میں روایت کیا ہے

3213- حَدَّثَنَا مُحَمَّد بْنُ عِمْرَان بْنِ أَبِي ليلى، قال: حدثنا مَسْلَمَة بن جعفر الأَعْوَر الأحمسي، قَالَ: قلت لجعفر بن مُحَمَّد: إن قوما يزعمون أن من طلق ثلاثة بجهالة ردَّ إِلَى سنةٍ يجعلونها واحدة، يَرْوونه عنكم؟ قَالَ: معاذ الله. ما هذا من قولنا، من طلَّق ثلاثا فهو كما قَالَ.

ترجمہ: کہ آپ سے مَسْلَمَة بن جعفر الأَعْوَر الأحمسي نے دریافت کرنا چاہا کہ کچھ لوگ تم اہل بیت کے بارے گمان کرتے ہیں کہ اگر کوئی

شخص جہالت کے ساتھ گھر والی کو تین طلاقیں دے بیٹھتا ہے تو تم اہل بیت اس کو ایک بنا دیتے ہو فرمایا: معاذ اللہ ہمارا یہ قول نہیں جو شخص تین طلاقیں دے گا وہ تین ہی ہوں گی۔

تنبیہ: یہ روایت حسن ہے کیونکہ محمد بن عمران بن محمد بن عبد الرحمن بن أبی لیلی الأنصاری، أبو عبد الرحمن الکوفی صدوق ہیں

أبو حاتم الرازي : صدوق

أبو حاتم بن حبان البستي : ذكره في الثقات

ابن حجر العسقلاني : صدوق

مسلمة بن القاسم الأندلسي : ثقة

موسى بن أبي محمد مولى عثمان بن عفان : من خيار الناس

امام بخاری نے تاریخ الکبیر میں اس کو ذکر فرمایا اور سکوت فرمایا سوائے ازدی کے کسی نے ضعیف نہیں کہا اور ازدی تجریح میں خود ضعیف ہیں جیسا کہ میزان میں ہے لہذا امام ذہبی کا تاریخ میں مسلمہ کو ضعیف کہنا ازدی کی اتباع میں ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں اور اگر بالفرض یہ روایت ضعیف بھی ہو تو پھر بھی نقصان نہیں کیونکہ اس کا شاہد موجود ہے جس کو أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458ھ) نے اپنی کتاب السنن الکبری، كِتَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ، بَابُ مَنْ جَعَلَ الثَّلَاثَ وَاحِدَةً وَمَا وَرَدَ فِي خِلَافِ ذَلِكَ میں نقل فرمایا ہے

14990 - وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ (محمد بن عبد الله بن حمدويه بن نعيم بن الحكم الشهرة : الحاكم النيسابوري- ثقة حافظ)، نا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ، بِبَغْدَادَ (مجهول) نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، (ثقة حافظ) نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

بَهْرَامَ(صدوق حسن الحديث)، نا الْأَشْجَعِيُّ(عبيد الله بن عبيد الرحمن الأشجعي ـثقة مأمون)، عَنْ بَسَّامٍ الصَّيْرَفِيِّ(صدوق حسن الحديث) قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: " مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا بِجَهَالَةٍ أَوْ عِلْمٍ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ "

ترجمہ: بسام الصیر فی نے کہا میں نے سنا جعفر بن محمد اُنہوں نے کہا جس نے تین طلاقیں دی اپنی بیوی کو انجانے میں یا جان بوجھ کر اُس کی بیوی اُس سے جُدا ہو جائے گی۔

اگر چہ ضعیف ہے کیونکہ اس میں أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ مجہول ہے۔ امام ذہبی نے مھذب السنن الكبير میں اسے لیا اور برقرار رکھا اور پہلی روایت کو ترک کر دیا اس شاہد کے ہوتے ہوئے ہم حیران ہیں الدکتور بشار عواد معروف پر کہ وہ تاریخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام للذهبي کی تحقیق میں لکھتا ہے: وهذه الفتيا لاتصح عن جعفر بن محمد فالثابت عنه انه يعد الثلاثة واحدة وهوامر افتى به شيخ الاسلام ابن تيمية دافع عنه واستدل له بادلة قوية

قارئین: یہ شخص ابن تیمیہ کی تقلید میں کتنا اندھا ہو چکا ہے اس اندھے کے پاس ایک روایت بھی ایسی نہیں ضعیف سے ضعیف بھی کہ امام جعفر تین کو ایک شمار کرتے تھے اور ایسی روایت کو رد کر رہا ہے جو جید اور قوی ہے

بہر حال مَسْلَمَة بن جعفر الأَعْوَر الأحمسي کی مذکورہ روایت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اختلاف بلکہ خلاف اور خرق اجماع دوسری صدی میں ہی پیدا ہوا ہے کیونکہ امام جعفر صادق کی (پیدائش:83ـوفات148) اور محمد بن اسحاق (پیدائش:80ـوفات: 151ھـ) اور قاضی حجاج بن ارطاۃ (وفات:148) میں ہے لہذا ان کا دور ایک ہے۔

اجماع سلف کا اثبات

صحابہ کرام وتابعین میں سے جن فقہاء ومجتہدین کے فتاویٰ جات دنیا میں موجود ہیں اور کتب احادیث وآثار میں محفوظ ہیں اُن میں سے کسی ایک صحابی کا بھی فتویٰ اور قول طلاق ثلاثہ کو ایک بنانے کا نہیں بلکہ جتنے بھی فتاویٰ جات اور اقوال طلاق ثلاثہ کے متعلق ملتے ہیں وہ سب کے سب اس بات پر متفق ہیں کہ مدخولہ کی تین طلاقیں تین ہی واقع ہوتی ہیں اُن صحابہ کرام وتابعین کے اسماء گرامی اور اس ضمن میں مرویات کا اجمالی خاکہ ملاحظہ فرمائیں۔

آثارِ صحابہ کا اجمالی خاکہ

نام	مرویات کی تعداد
1۔حضرت عمر	32
2۔حضرت عثمان غنی	7
3۔حضرت علی	18
4۔حضرت عبدالرحمن بن عوف	1
5۔حضرت عبداللہ بن مسعود	21
6۔حضرت زید بن ثابتؓ	13
7۔حضرت عبداللہ بن عباس	34
8۔حضرت عبداللہ بن عمر	20
9۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص	5
10۔حضرت عبداللہ بن زبیر	1
11۔حضرت انس بن مالک	5

12۔حضرت ابو سعید الخدری	1
13۔حضرت ابوہریرہ	8
14۔حضرت مغیرہ بن شعبة	1
15۔حضرت عائشة	3
16۔حضرت ام سلمہ	1
17۔امام عبداللہ بن ابی ربیعہ	1

کُل مرویاتِ صحابہ 172

آثارِ صحابہ اسانید صحیحہ کے ساتھ

أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه (المتوفى 23ھ)

أبو عثمان سعيد بن منصور بن شعبة الخراساني الجوزجاني (المتوفى: 227ھ) اپنی کتاب "سنن سعيد بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْمُكْرَهِ، بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے 9 روایات لائے ہیں۔

بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ

1067 - أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: »قَدْ كَانَ لَكُمْ فِي الطَّلَاقِ أَنَاةٌ، فَاسْتَعْجَلْتُمْ أَنَاتَكُمْ، وَقَدْ أَجَزْنَا عَلَيْكُمْ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ مِنْ ذَلِكَ«

ترجمہ: طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا تمہارے لئے طلاق میں حوصلہ اور بردباری تھی مگر تم نے جلدی کی تو ہم نے تمہیں جلدی کی جزاء دی۔

1068 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنَا أَبُو حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ، فَقَالَ: قَالَ عُمَرُ: "لَوْ حَمَلْنَاهُمْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا، بَلْ نُلْزِمُهُمْ مَا أَلْزَمُوا أَنْفُسَهُمْ"

ترجمہ: حسن بصری سے مروی ہے اس شخص کے متعلق جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں کر واحد کے ساتھ دے تو کہتے ہیں حضرت عمر نے فرمایا کاش کہ ہم ان کو کتاب اللہ پر

انگیختہ کرتے پھر فرمایا نہیں بلکہ ہم ان پر وہی چیز لازم کریں گے جو انھوں نے خود پرلازم کی ہے۔

1069 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ: "لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَجْعَلَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ أَنْ أَجْعَلَهَا وَاحِدَةً، وَلَكِنَّ أَقْوَامًا حَمَلُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ، فَأَلْزِمْ كُلَّ نَفْسٍ مَا أَلْزَمَ نَفْسَهُ، مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ فَهِيَ حَرَامٌ، وَمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ بَائِنَةٌ فَهِيَ بَائِنَةٌ، وَمَنْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا فَهِيَ ثَلَاثٌ"

ترجمہ: حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے ابوموسیٰ اشعری کی طرف خط لکھا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاقوں کو ایک قرار دیں مگر لوگوں نے خود پر لازم کرلیا ہے تو لوگوں پر وہی چیز لازم کرو جو انھوں نے خود پر لازم کی ہے تو جس نے اپنی بیوی کو کہا تو مجھ پر حرام ہے تو وہ حرام ہوگئی اور جس نے اپنی بیوی کو کہا تو جدا ہے تو وہ جدا ہوگئی اور جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تو وہ تین طلاقیں ہیں۔

1073 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فِي مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَكَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِرَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا أَوْجَعَ ظَهْرَهُ

ترجمہ: شقیق سے مروی ہے انس بن مالک کو سنا کہ وہ فرماتے تھے جس نے اپنی بیوی کو قبل از دخول تین طلاقیں دی فرمایا وہ حلال نہیں ہوگی اس کے لئے یہاں تک کہ دوسرے شخص سے نکاح کرلے اور جب حضرت عمر کے پاس اپنی بیوی کو تین طلاقیں دینے والا مرد لایا جاتا تو آپ اسے پیٹھ پر مارتے۔

1074 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نَا سُفْيَانُ، عَنْ شَقِيقٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: »هِيَ ثَلَاثٌ، لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. وَكَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِهِ أَوْجَعَهُ«

ترجمہ: شقیق سے مروی ہے انس بن مالک کو سنا کہ وہ فرماتے تھے جس نے اپنی بیوی کو قبل از دخول تین طلاقیں دی فرمایا وہ تین ہیں اور وہ حلال نہیں ہوگی اُس کے لئے یہاں تک کہ دوسرے شخص سے نکاح کر لے اور حضرت عمر کے پاس اپنی بیوی کو تین طلاقیں دینے والا مرد لایا جاتا تو آپ اُسے مارتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْمُكْرَهِ

1128 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قُدَامَةَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَدَلَّى بِشْتَارٍ عَسَلًا فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فَجَلَسَتْ عَلَى الْحَبْلِ، فَقَالَتْ: لَتُطَلِّقَنَّهَا ثَلَاثًا وَإِلَّا قَطَعَتِ الْحَبْلَ، فَذَكَّرَهَا اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ أَنْ تَفْعَلَ فَأَبَتْ أَوْ تَقْطَعَ الْحَبْلَ أَوْ يُطَلِّقَهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: »ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَلَيْسَ هَذَا بِطَلَاقٍ«

ترجمہ: قدامہ بن ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ میں ایک شخص شہد نکالنے کے لئے درخت پر چڑھا تو اُس کی بیوی رسی پر آ کر بیٹھ گئی اور کہا مجھے تین طلاقیں دے ورنہ میں رسی کاٹ دوں گی تو شوہر نے اُسے اللہ و اسلام کا واسطہ دیا وہ ایسا نہ کرے تو بیوی نے انکار کر دیا (اور کہا) یا تو وہ رسی کاٹ دے گی یا اُسے طلاق دے تو شوہر نے اُسے تین طلاقیں دے دیں پھر وہ حضرت عمر کے پاس آیا اور وہ قصہ ذکر کیا

تو آپ نے فرمایا اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جا پس یہ کوئی طلاق نہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا

1613 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنِّي جَعَلْتُ أَمْرَ امْرَأَتِي بِيَدِهَا، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللَّهِ: مَا تَرَى؟ قَالَ: "أَرَاهَا وَاحِدَةً، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا، قَالَ عُمَرُ: وَأَنَا أَرَى ذَلِكَ"

ترجمہ: مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عمر کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کا معاملہ اُس کے سپرد کر دیا تو اُس نے خود کو تین طلاقیں دے دیں تو حضرت عمر نے عبد اللہ کو کہا تیری کیا رائے ہے تو انہوں نے عرض کی کہ یہ ایک ہے اور وہ اس کا زیادہ حق دار ہے تو حضرت عمر نے فرمایا میری رائے بھی یہی ہے۔

1614 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: أَمْرُكِ بِيَدِكِ فَتُطَلِّقُ نَفْسَهَا ثَلَاثًا قَالَ: »إِنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَى أَنَّهَا وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا«

ترجمہ: علقمہ سے اُس شخص کے بارے مروی ہے جو اپنی بیوی کو کہے تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے اور اُس نے خود کو تین طلاقیں دے دیں تو فرمایا عمر و عبد اللہ متفق ہیں اس بات پر کہ وہ ایک ہے اور وہ اُس کا زیادہ حق دار ہے۔

1640 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ، قَالَ: نَا مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِزَوْجِهَا: لَوْ أَنَّ الَّذِي بِيَدِكَ بِيَدِي لَعَلِمْتُ مَا أَصْنَعُ قَالَ: فَإِنَّ مَا بِيَدِي مِنْ أَمْرِكِ بِيَدِكِ فَقَالَتْ: قَدْ طَلَّقْتُكَ ثَلَاثًا، فَأَتَوُا ابْنَ مَسْعُودٍ

فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: فَعَلَ اللّٰهُ بِالرِّجَالِ عَمَدُوا إِلَى شَيْءٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ فِي أَيْدِيهِمْ فَوَلَّوْهُ غَيْرَهُمْ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَسَأَسْأَلُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "فِي فِيهَا التُّرَابُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ: »مَا قُلْتَ فِيهَا؟« قَالَ: قُلْتُ: وَاحِدَةٌ قَالَ: »ذَاكَ رَأْيُكَ؟« قَالَ: نَعَمْ قَالَ: »كَذَلِكَ رَأْيِي، وَلَوْ رَأَيْتَ غَيْرَ ذَلِكَ لَمْ تُصِبْ«

ترجمہ: اسود سے مروی ہے کہ ایک عورت نے اپنے شوہر کو کہا جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے اگر میرے ہاتھ میں ہوتا تو ضرور میں جان لیتی کہ میں نے کیا کرنا ہے تو شوہر نے کہا تیرا جو معاملہ میرے ہاتھ میں ہے وہ تیرے ہاتھ میں ہے تو عورت نے کہا میں نے تجھے تین طلاقیں دیں تو وہ ابن مسعود کے پاس آئے اور اُن سے پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ساتھ ایسا کیا کہ وہ جس شے کا ارادہ کرتے ہیں اللہ اُس کو اُن کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور جب انہوں نے اپنا معاملہ غیر کے سپرد کر دیا تو ایک طلاق ہوگئی اس نے کہا میں عنقریب امیر المؤمنین سے دریافت کروں گا اس نے دریافت کیا تو حضرت عمر نے تین مرتبہ فرمایا اس عورت کے منہ میں خاک پھر آپ نے ابن مسعود سے پوچھا تم نے اس بارے کیا کہا تو انہوں نے کہا میں نے کہا ایک طلاق آپ نے فرمایا کیا وہ تمہاری رائے ہے؟ ابن مسعود نے کہا جی تو آپ نے فرمایا میری بھی یہی رائے ہے اور فرمایا اگر تمہاری رائے کوئی اس کے علاوہ ہوتی تو تم غلطی پر ہوتے۔

أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني (المتوفى: 211ھ) اپنی کتاب "المصنف" "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الْأَقْرَاءِ وَالْعِدَّةِ، بَابُ طَلَاقِ

الْبِكْرِ، بَابُ النِّكَاحُ جَدِيدٌ، وَالطَّلَاقُ جَدِيدٌ، بَابُ طَلَاقِ الْحَرَجِ، بَابُ حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ، بَابُ يُفِرُّ عِنْدَ نَفَرٍ شَتَّى بِالطَّلَاقِ، بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا، بَابُ الْحَرَامِ، بَابُ الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے 20 روایات لائے ہیں

بَابُ الْأَقْرَاءِ وَالْعِدَّةِ

10985 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: «تَحِلُّ لِزَوْجِهَا الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَتَحِلُّ لَهَا الصَّلَاةُ»

ترجمہ: ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا مرد کے لئے رجوع حلال ہے یہاں تک کہ عورت تیسرے حیض سے نہالے اور اُس کے لئے نماز حلال ہو جائے۔

بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ

11078 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: دَخَلَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَلَى الزُّهْرِيِّ بِمَكَّةَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْبِكْرِ تُطَلَّقُ ثَلَاثًا قَالَ: سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، فَكُلُّهُمْ قَالُوا: «لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ»، قَالَ فَخَرَجَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، وَأَنَا مَعَهُ فَأَتَى طَاوُسًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهَا فَأَخْبَرَهُ، وَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَرَأَيْتُ طَاوُسًا رَفَعَ يَدَيْهِ تَعَجُّبًا مِنْ ذَلِكَ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَجْعَلُهَا إِلَّا وَاحِدَةً

ترجمہ: حضرت معمر سے روایت ہے اور انہوں نے ایوب سے روایت کیا کہ حکم بن عتیبہ مکہ میں امام زہری کے پاس آئے اور میں ان کے ساتھ تھا لوگوں نے امام زہری سے غیر مدخولہ کی تین طلاقوں کے متعلق سوال کیا انہوں نے فرمایا: یہ مسئلہ حضرت ابن عباس، ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے پوچھا گیا سب نے یہی جواب دیا کہ وہ

اس کے لئے حلال نہیں ہے یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے ایوب فرماتے ہیں: حکم بن عتیبہ وہاں سے چلے اور میں بھی ساتھ تھا تو حضرت طاؤس کے ہاں پہنچے اور وہ مسجد میں تشریف فرماتھے تو حکم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت ابن عباس کے اس مسئلہ میں قول کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے وہ قول بیان کیا تو ایوب نے امام زہری کے قول کے متعلق خبر دی ایوب فرماتے ہیں: میں نے طاؤس کو دیکھا کہ انہوں نے تعجب سے ہاتھ اٹھایا اور فرمایا: اللہ کی قسم حضرت ابن عباس غیر مدخولہ کی طلاقِ ثلاثہ کو ایک ہی شمار کرتے تھے۔

11109۔عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ سُفْيَانُ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا إِلَى مَجْلِسِهِ، فَمَرَّ بِنَا فَلَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْنَا حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَجْلِسِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: »السَّلَامُ عَلَيْكُمْ«، فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَقَالَ: »كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا وَيُوجِعُهُ ضَرْبًا«

ترجمہ: ابن عیینہ اپنے شیخ سفیان سے روایت کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک کے پاس گئے تو وہ ہم سے اُٹھ کر اپنی مجلس کی طرف چلے گئے ہمارے پاس سے گذرے مگر ہمیں سلام نہ کیا یہاں تک کہ اپنی مجلس تک پہنچ گئے پھر ہماری طرف منہ کیا اور کہا السلام علیکم تو ہم نے اُن سے اس بندہ کے متعلق پوچھا جو اپنی باکرہ بیوی کو قبل از دخول تین طلاقیں دے تو فرمایا حضرت عمر دونوں کو جدا کر دیتے اور مرد کو مارتے۔

بَابٌ: النِّكَاحُ جَدِيدٌ، وَالطَّلَاقُ جَدِيدٌ

11149 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ، وَغَيْرِهِمَا، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: »أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقَةً، أَوْ

تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَيَمُوتَ عَنْهَا، أَوْ يُطَلِّقَهَا، ثُمَّ يَنْكِحُهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلُ فَإِنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا «

ترجمہ: حضرت معمر سے روایت ہے انہوں نے امام زہری سے انہوں نے ابن میسب اور عبداللہ وغیرہ سے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر پاک نے فرمایا کہ جس عورت کو اس کا خاوند ایک یا دو طلاقیں دے اور چھوڑ دے یہاں تک کہ یہ اور خاوند سے نکاح کرے جب زوج ثانی فوت ہو جائے یا طلاق دے دے پھر زوجِ اول اس سے نکاح کرے تو یہ عورت اس کے ہاں باقی طلاق کے ساتھ رہے گی۔

11151 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعُبَيْدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، كُلُّهُمْ يَقُولُونَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: »أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَيَمُوتُ عَنْهَا، أَوْ يُطَلِّقَهَا، ثُمَّ يَنْكِحُهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلُ، فَإِنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا «. عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

ترجمہ: عبدالرزاق نے مالک سے اور ابن عیینہ سے اور انہوں نے زہری سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا ابن میسب حمید بن عبدالرحمن اور عبید بن عبداللہ بن عتبہ اور سلیمان بن یسار سب کہتے تھے کہ ہم نے ابو ہریرہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمر سے سنا کہ جس عورت کو ایک یا دو طلاقیں ہو جائیں پھر وہ اور زوج سے شادی کرے جب زوج ثانی فوت ہو جائے یا طلاق دے پھر زوج اول اس سے نکاح کر

لے تو یہ عورت اس کے ہاں باقی طلاق کے ساتھ رہے گی عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن مسیب سے اور انہوں نے حضرت عمر سے اسی کی مثل روایت بیان کی۔

11152 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَأَلْتُ عُمَرَ عَنْ شَيْءٍ سُئِلْتُ عَنْهُ بِالْبَحْرَيْنِ، وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ غَيْرَهُ، ثُمَّ تَرَكَهَا زَوْجُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ رَاجَعَهَا الْأَوَّلُ، فَقَالَ: »هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ«

ترجمہ: ہمیں روایت پہنچی معمر سے انہیں یحییٰ بن ابی کثیر سے اور انہیں ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ انہوں نے حضرت عمر سے اس چیز کے متعلق سوال کیا جو بحرین میں ان سے پوچھا گیا اور ابو ہریرہ علی بن حضرمی کے ساتھ تھے یعنی اس شخص کے متعلق جو بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے پھر وہ عورت اور خاوند سے شادی کرے اور وہ اسے چھوڑ دے پھر پہلا شوہر اس سے نکاح کرے تو آپ نے فرمایا: وہ بقیہ طلاق کے ساتھ رہے گی۔

11193 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُبَيْدِ اللهِ، وَغَيْرِهِمَا، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: »أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَيَمُوتُ عَنْهَا، أَوْ يُطَلِّقُهَا، ثُمَّ يَنْكِحُهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلُ فَإِنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا«

ترجمہ: ابن مسیب وعبید اللہ وغیرہما سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے تھے کہ

حضرت عمر نے فرمایا جس عورت کو اُس کا شوہر ایک طلاق یا دو طلاقیں دے دے پھر اُس کو چھوڑ دے یہاں تک کے وہ عورت کسی اور مرد سے نکاح کر لے پھر فوت ہو جائے یا وہ اس کو طلاق دے دے پھر پہلا شوہر اُس عورت سے نکاح کرے تو وہ بقیہ طلاق کے ساتھ آئے گی۔

11194۔عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعُبَيْدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، كُلُّهُمْ يَقُولُونَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: »أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَيَمُوتُ عَنْهَا، أَوْ يُطَلِّقُهَا، ثُمَّ يَنْكِحُهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلُ، فَإِنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا«

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ فرماتے تھے کہ حضرت عمر نے فرمایا جس عورت کو اُس کا شوہر ایک طلاق یا دو طلاقیں دے دے پھر اُس کو چھوڑ دے یہاں تک کے وہ عورت کسی اور مرد سے نکاح کر لے پھر فوت ہو جائے یا وہ اس کو طلاق دے دے پھر پہلا شوہر اُس عورت سے نکاح کرے تو وہ بقیہ طلاق کے ساتھ رہے گی۔

11195۔عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

ترجمہ: ابن میسب حضرت عمر سے بھی ایسے بیان فرماتے ہیں۔

11196۔عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَأَلْتُ عُمَرَ عَنْ شَيْءٍ سُئِلْتُ عَنْهُ بِالْبَحْرَيْنِ، وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ

غَيْرَهُ، ثُمَّ تَرَكَهَا زَوْجُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ رَاجَعَهَا الْأَوَّلُ، فَقَالَ: »هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ«

ترجمہ: ابوسلمہ سے مروی ہے میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ میں نے حضرت عمر سے اُس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا جو مجھ سے بحرین میں ابوالعلاء الحضرمی کی موجودگی میں اُس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا تھا جو اپنی عورت کو ایک طلاق یا دو طلاقیں دے دے پھر وہ عورت کسی اور مرد سے نکاح کر لے اور پھر وہ دوسرا مرد بھی اُسے چھوڑ دے اور پھر پہلا مرد اُس سے رجوع کرے تو فرمایا وہ عورت بقیہ طلاقوں کے ساتھ رہے گی۔

11197۔عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ بِالْبَحْرَيْنِ مَعَ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَتَرَكَهَا حَتَّى عِدَّتِهَا فَنَكَحَهَا رَجُلٌ آخَرُ فَطَلَّقَهَا أَوْ مَاتَ عَنْهَا، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ غَيْرِي، وَسَقَطَ عَلَيَّ مِنْ كِتَابِي، ثُمَّ نَكَحَهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلُ وَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ، فَاسْتَفْتَى أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَفْتَاهُ »أَنْ قَدْ حَلَّتْ مِنْهُ، فَحَرُمَتْ عَلَيْهِ«، ثُمَّ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: بِمَاذَا أَفْتَيْتَهُ؟ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: أَصَبْتَ، »وَقَالَ عَلِيٌّ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَوْلَ عُمَرَ أَيْضًا«

ترجمہ: ابن مسیب سے مروی ہے کہ ابوہریرہ العلاء بن الحضرمی کے ساتھ بحرین میں تھے تو ان سے قبیلہ عبد قیس میں سے ایک شخص نے دریافت کیا جو شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاق دے اور اس کو چھوڑ دے اس کی عدت تک تو اس کے ساتھ کسی دوسرے نے نکاح کیا اور اس نے طلاق دی یا مر گیا اس کے بعد ابوسعید نے کہا

میں نے کسی دوسرے کی کتاب میں پایا اور میری کتاب میں نہیں ملا کہ پھر پہلے شوہر نے اس سے نکاح کیا اور اسے دو طلاقیں دیں تو ابو ہریرہ سے فتوی لیا تو آپ نے فتوی دیا کہ پہلے شوہر پر حلال ہوگئی اور دوسرے پر حرام ہوگئی پھر حضرت عمر کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی تو حضرت عمر نے کہا کس چیز سے تو نے فتوی دیا تو انھوں نے بتایا تو حضرت عمر نے کہا تو نے درست جواب دیا اور حضرت علی اور ابی ابن کعب نے بھی یہی کہا۔

بَابُ طَلَاقِ الْحَرَجِ

11211 - عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دُجَاجَةِ قَالَ: كَانَتْ أُخْتٌ لِي تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً، ثُمَّ قَالَ لَهَا: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَجٌ، فَكَتَبَ فِيهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: »قَدْ بَانَتْ مِنْهُ، وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ أَهْوَنُ عَلَيْهِ مِنْ نَعْلِهِ«

ترجمہ: قیس بن ربیع سے روایت ہے انہوں نے ابی الحصین انہوں نے نعیم بن دجاجہ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ میری بہن ایک شخص کے نکاح میں تھی پس اسے اس نے ایک طلاق دے دی پھر کہا: تو مجھ پر حرج ہے تو اس کے متعلق حضرت عمر کی طرف خط لکھا تو آپ نے فرمایا: وہ اس سے جدا ہوگئی وہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے جوتے سے کم تر ہے۔

11212 - عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانِ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دُجَاجَةَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ لَهَا: أَنْتِ حَرَجٌ، فَسَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: »مَا هِيَ بِأَهْوَنِهِنَّ عَلَيَّ«

ترجمہ: حسین بن مہران سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے اعمش نے منہال بن

عمرو سے انہوں نے نعیم بن دجاجہ سے بیان کیا کہ انہوں نے بیوی کو دو طلاقیں دے دیں پھر اسے کہا: تو مجھ پر حرج ہے تو حضرت عمر بن خطاب سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا میرے نزدیک وہ باقی عورتوں سے کم تر نہیں ہے۔

بَابُ حَبْلُکِ عَلَی غَارِبِکِ

11232 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَأَتِهِ زَمَنَ عُمَرَ: حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ، حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ، حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ، فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَقَالَ: »أَرَدْتُ الطَّلَاقَ ثَلَاثًا «، فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: ہمیں معمر سے اور انہیں لیث سے اور انہیں مجاہد سے یہ روایت پہنچی کہ حضرت عمر کے زمانے میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو کہا: تیری ڈوری تیرے کندھے پر تیری ڈوری تیرے کندھے پر تیری ڈوری تیرے کندھے پر حضرت عمر نے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے حلف لیا تو اس نے کہا: میں نے تین طلاقوں کا ارادہ کیا تو آپ نے اس پر تین طلاقیں نافذ کر دیں۔

11233 - عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ »أَنَّ عُمَرَ أَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُحَلِّفَهُ مَا نَوَى«

ترجمہ: ہمیں امام ثوری سے اور انہیں عبد الملک بن ابی سلیمان سے روایت پہنچی کہ حضرت عمر نے حضرت علی کو یہ حکم جاری فرمایا کہ وہ طلاق دہندہ کو حلف اٹھوائیں جس کی اس نے نیت کی۔

بَابُ يُقِرُّ عِنْدَ نَفَرٍ شَتَّى بِالطَّلَاقِ

11261 - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ

امْرَأَتَهُ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَهُ آخَرُ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَهُ آخَرُ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَهُ آخَرُ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: »ذَلِكَ بِهِ أَوْ ذَلِكَ مَا نَوَى«

ترجمہ: ہمیں عثمان بن مطر سے روایت پہنچی اور انہیں سعید سے اور انہیں قتادہ سے اور انہیں حسن سے کہ ایک شخص نے بیوی کو طلاق دی تو اسے ایک آدمی ملا اور پوچھا: تو نے بیوی کو طلاق دی ہے تو جواب دیا: ہاں پھر دوسرا شخص ملا تو جواب دیا: ہاں پھر تیسرا شخص ملا تو جواب دیا: ہاں پھر اور شخص ملا تو جواب دیا: ہاں یہ مسئلہ حضرت عمر بن خطاب کے ہاں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔

بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا

11384 - عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: لَقِيَ رَجُلٌ رَجُلًا لَعَّابًا بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ: أَطَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: كَمْ؟ قَالَ: أَلْفًا قَالَ: فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ قَالَ: »فَطَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ؟« قَالَ: إِنَّمَا كُنْتُ أَلْعَبُ، فَعَلَاهُ بِالدِّرَّةِ، وَقَالَ: »إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثَةٌ«

ترجمہ: سلمہ بن کہیل حضرت زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مدینے شریف میں ایک تفریح باز شخص کو ملا اور پوچھا تو نے بیوی کو طلاق دی ہے تو اس نے کہا "ہاں" اس نے پوچھا: کتنی تو جواب دیا: ہزار وہ فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت عمر کے ہاں پیش کیا گیا۔ تو آپ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے بیوی کو طلاق دی ہے تو اس نے عرض کی: میں مذاق کر رہا تھا تو آپ نے اسے کوڑے مارے اور فرمایا: تجھے اس سے تین طلاقیں کافی ہوگئیں۔

11389 ۔عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَيْزَارِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: »كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا ظَفِرَ بِرَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا أَوْجَعَ رَأْسَهُ بِالدِّرَّةِ«

ترجمہ: عبید اللہ بن العیز ار سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک سے سنا کہ وہ فرماتے تھے حضرت عمر جب اپنی بیوی کو تین طلاقیں دینے والے کو پاتے تو اس کے سر پر کوڑے مارتے۔

بَابُ الْحَرَامِ

11435 ۔عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: رُفِعَ إِلَى عُمَرَ رَجُلٌ فَارَقَ امْرَأَتَهُ بِتَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ قَالَ: »مَا كُنْتُ لِأَرُدَّهَا عَلَيْهِ أَبَدًا«

ترجمہ: ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر کے پاس ایک بندہ لایا گیا جس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے کر جدا کر دیا پھر کہا تو مجھ پر حرام ہے تو آپ نے فرمایا میں کبھی بھی اس عورت کو اس کی طرف نہیں لوٹاؤں گا۔

بَابُ الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ

11518 ۔عَنْ يَاسِينَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: كُلُّ امْرَأَةٍ أَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: »فَهُوَ كَمَا قُلْتَ«

ترجمہ: عطاء خراسانی حضرت ابوسلمہ ابن عبد الرحمن سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب کے ہاں حاضر ہوا اور کہا: ہر وہ عورت جس سے میں

شادی کروں اسے تین طلاقیں تو حضرت عمر نے اسے کہا: اسی طرح ہوگا جس طرح تو نے کہا۔

أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (المتوفى: 235ھ) نے اپنی کتاب "المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ، وَأَجَازَ ذَلِكَ عَلَيْهِ، بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ، مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ فَتَخْتَارُهُ أَوْ تَخْتَارُ نَفْسَهَا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے 3 روایات لائے ہیں

بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ، وَأَجَازَ ذَلِكَ عَلَيْهِ

18089 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: »كَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ أَوْجَعَهُ ضَرْبًا وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا«

ترجمہ: ابو عبداللہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر کے پاس ایسے شخص کو لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک مجلس میں دی ہوتی تھیں آپ اُسے المناک سزا دیتے اور اُن کے مابین جُدائی کرا دیتے تھے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ

18100 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، أَنَّ رَجُلًا بَطَّالًا كَانَ بِالْمَدِينَةِ، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ أَلْفًا، فَرَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ: إِنَّمَا كُنْتُ أَلْعَبُ، »فَعَلَا عُمَرُ رَأْسَهُ بِالدِّرَّةِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا«

ترجمہ: سلمہ بن کہیل حضرت زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک مذاقیہ مزاج آدمی تھا جس نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دیں پھر حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا میں مذاق کر رہا تھا تو حضرت عمر نے اس کے سر پر کوڑے مارے اور اُن کے مابین جدائی کرادی۔

مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ فَتَخْتَارُهُ أَوْ تَخْتَارُ نَفْسَهَا

18097- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، وَعَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زَاذَانَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَسُئِلَ عَنِ الْخِيَارِ؟ فَقَالَ: "سَأَلَنِي عَنْهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ فَقُلْتُ: إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا" فَقَالَ: لَيْسَ كَمَا قُلْتُ: »إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا« فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا مِنْ مُتَابَعَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا وُلِّيتُ وَأَتَيْتُ فِي الْفُرُوجِ رَجَعْتُ إِلَى مَا كُنْتُ أَعْرِفُ فَقِيلَ لَهُ: رَأْيُكُمَا فِي الْجَمَاعَةِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ رَأْيِكَ فِي الْفُرْقَةِ، فَضَحِكَ عَلِيٌّ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: »إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ«

ترجمہ: ہمیں ابو بکر نے بیان فرمایا کہ ہمیں وکیع نے جریر بن حازم سے اور عیسیٰ بن عاصم سے انہوں نے زاذان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم حضرت علی کے ہاں بیٹھے تھے تو آپ سے خیار کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: مجھ سے امیر المومنین حضرت عمر نے اس کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا کہ اگر وہ اپنی ذات کو اختیار کرے تو ایک بائنہ طلاق ہوگی اگر وہ زوج کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور شوہر اس کا زیادہ حق

دار ہو گا تو آپ نے فرمایا: ایسا نہیں جیسے آپ نے کہا بلکہ اگر وہ اپنی ذات کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہو گی اور اگر زوج کو اختیار کرے تو کچھ نہیں اور شوہر اس کا زیادہ حق دار ہے تو مجھے امیر المومنین کی تابعداری کرنا پڑی اور جب میں والی بنا اور مجھ پر عائلی مسائل پیش کیے گئے تو جو میں جانتا تھا اس کی طرف رجوع کر لیا تو آپ کو کہا گیا آپ کی انفرادی رائے سے اجتماعی رائے ہمیں زیادہ پسند ہے تو حضرت علی ہنس پڑے اور فرمایا: خبر دار انہوں نے زید بن ثابت کی طرف قاصد بھیج کر پوچھا تو زید بن ثابت نے فرمایا: اگر اپنی ذات کو اختیار کرے تو تین اگر زوج کو اختیار کرے تو ایک بائنہ ہو گی۔

أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (المتوفیٰ 35ھ)

"سنن سعید بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے 2 روایات ہیں

1615 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي الْحَلَالِ الْعَتَكِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ رَجُلًا جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا؟ قَالَ: »فَأَمْرُهَا بِيَدِهَا«

ترجمہ: ابو حلال العتکی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان سے پوچھا اے امیر المومنین ایک آدمی نے طلاق کا معاملہ بیوی کے سپرد کر دیا تو کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا طلاق اُس کے سپرد ہو گئی (یعنی وہ جتنی طلاقیں چاہے اپنے آپ کو دے سکتی

ہے)۔

1616 -حَدَّثنا سَعِيدٌ قَالَ: نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي الْحَلَالِ الْعَتَكِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، قَالَ فِي "أَمْرُكِ بِيَدِكِ: الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ"

ترجمہ: ابوحلال العتکی نے اپنے والد سے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن عفان نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کو کہے کہ تیری طلاق کا معاملہ تیرے سپرد ہے تو جو فیصلہ بیوی کرے گی وہی ہوگا۔

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ:، بَابُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ، بَابُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ وَيَقُولُ: عَنَيْتُ غَيْرَ امْرَأَتِي، بَابُ مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا فَتُطَلِّقُ نَفْسَهَا؟ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے 4 روایات ہیں

بَابُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ

18104 ۔حَدَّثنا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةً قَالَ: »ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ عُدْوَانٌ«

ترجمہ: معاویہ بن ابویحیی سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی میں نے بیوی کو سو طلاقیں دیں تو آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے وہ تجھ پر حرام ہوگئی ستانوے طلاقیں اضافی اور ظلم ہیں۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ وَيَقُولُ: عَنَيْتُ غَيْرَ امْرَأَتِي

18280 ۔حَدَّثنا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ السُّمَيْطِ بْنِ عُمَيْرٍ

السَّدُوسِيِّ، قَالَ: خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالُوا: لَا نُزَوِّجُكَ حَتَّى تُطَلِّقَ امْرَأَتَكَ ثَلَاثًا، فَقُلْتُ: قَدْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا، قَالَ: فَزَوَّجُونِي ثُمَّ نَظَرُوا فَإِذَا امْرَأَتِي عِنْدِي، فَقَالُوا: أَلَيْسَ قَدْ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ؟، قُلْتُ: بَلْ كَانَتْ تَحْتِي فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانٍ فَطَلَّقْتُهَا، وَأَمَّا هَذِهِ فَلَمْ أُطَلِّقْهَا، فَأَتَيْتُ شَقِيقَ بْنَ مِحْرَاةَ بْنِ ثَوْرٍ وَهُوَ يُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى عُثْمَانَ فَقُلْتُ: سَلْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ هَذِهِ فَسَأَلَهُ؟ فَقَالَ: »بِنِيَّتِهِ«

ترجمہ: سُمیط بن عمیر سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا تو اس کے رشتے داروں نے کہا تو پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے پھر تیری شادی کریں گے تو میں نے کہا اُس کو تین طلاقیں دے دیں تو انہوں نے میرے ساتھ اُس کی شادی کر دی تو کچھ عرصہ بعد میری پہلی بیوی کو میرے پاس دیکھا تو انہوں نے کہا کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی تھی؟ تو میں نے کہا اُس کو میں نے طلاق نہیں دی بلکہ اور بیوی میرے پاس تھی جس کو میں نے طلاق دی شقیق بن محراۃ حضرت عثمان کے پاس جا رہے تھے تو میں نے کہا امیر المومنین سے اسی مسئلہ کے متعلق دریافت کر کے آنا تو انہوں نے پوچھا تو حضرت عثمان نے فرمایا اُس کی نیت پر موقوف ہے۔

بَابُ مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا فَتُطَلِّقُ نَفْسَهَا؟

18381- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي الْحَلَالِ الْعَتَكِيِّ، أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ: قُلْتُ: رَجُلٌ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا قَالَ: »فَأَمْرُهَا بِيَدِهَا«

ترجمہ: ابو حلال العتکی فرماتے ہیں میں حضرت عثمان کے پاس حاضر ہوا اور عرض

کی ایک شخص نے طلاق بیوی کے سپرد کر دی تو آپ نے فرمایا اُس کے سپرد ہو گئی۔

18382 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ شَدَّادٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي الْحَلَالِ، قَالَ: سَأَلْتُ عُثْمَانَ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا، قَالَ: »الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ«

ترجمہ: ابو حلال کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان سے پوچھا ایک شخص نے طلاق بیوی کے ہاتھ میں دے دی تو آپ نے فرمایا عورت جتنی طلاقیں چاہے گی اُتنا ہوں گی۔

" المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے 1 روایت ہے

11223 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ »أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا«، فَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَجْعَلُهَا ثَلَاثًا

ترجمہ: عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں اپنی بیوی کو بتہ طلاق دی تو آپ نے اُن کے مابین تفریق کر دی تو امام زہری بتہ کو تین طلاقیں قرار دیتے تھے۔

أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (المتوفیٰ 40ھ)

''المصنف في الأحاديث والآثار ''كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ

مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ، بَابُ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا، بَابُ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا، مَتَى يَقَعُ عَلَيْهَا؟، مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ فَتَخْتَارُهُ أَوْ تَخْتَارُ نَفْسَهَا، مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، مَا قَالُوا: فِي الْخَلِيَّةِ میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے 8 روایات ہیں

بَابُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ

18109 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا، قَالَ: »الثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ، وَاقْسِمْ سَائِرَهُنَّ بَيْنَ أَهْلِكَ«

ترجمہ: ایک شخص حضرت علی کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دی ہیں تو آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے وہ تجھ پر حرام ہوگئی اور باقی طلاقیں اپنے اہل میں تقسیم کرنا۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا

18152 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: »إِذَا طَلَّقَ الْبِكْرَ وَاحِدَةً فَقَدْ بَتَّهَا، وَإِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص غیر مدخولہ کو ایک طلاق دے وہ اُس سے جدا ہو جائے گی اگر تین طلاقیں دے تو اُس کے لئے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔

باب فِي الرَّجلِ يقولُ لامرأته: أنتِ طالق، أنتِ طالق، أنتِ طالق، قبل أن يدخل عليها، متى يقع عليها؟

18170 -حَدَّثنا أبو بكرٍ قال: نا ابنُ عيّاش، عن مطرِّف، عن الحكم، "في الرّجلِ يقولُ لامرأتِه: أنتِ طالِقٌ، أنتِ طالِقٌ، أنتِ طالِقٌ، بانت بالأولى، والأخريانِ ليسا بشيءٍ" قال: قلتُ: من يقولُ هذا؟ قال: »عليٌّ، وزيدٌ وغيرُهما« يعني قبل أن يدخلَ بها

ترجمہ: مطرف کی حکم سے روایت ہے جو شخص غیر مدخولہ بیوی کو کہے تجھے طلاق ہے طلاق ہے، طلاق ہے وہ پہلی طلاق سے جدا ہو جائے گی دوسری دو طلاقیں لغو ہو جائیں گی تو میں نے کہا یہ کس کا قول ہے تو انہوں نے فرمایا حضرت علی حضرت زید و غیرہما اس کے قائل ہیں غیر مدخولہ کے لئے۔

باب ما قالوا: فِي الرَّجلِ يُخيِّرُ امرأتَه فتختارُه أو تختارُ نفسَها

18402 -حَدَّثنا أبو بكرٍ قال: نا وكيعٌ، عن جريرِ بنِ حازمٍ، وعن عيسى بنِ عاصمٍ، عن زاذانَ، قال: كنّا جلوسًا عندَ عليٍّ فسُئِلَ عن الخيارِ؟ فقال: "سألني عنها أميرُ المؤمنينَ عمرُ فقلتُ: إنِ اختارتْ نفسَها فواحدةٌ بائنةٌ، وإنِ اختارتْ زوجَها فواحدةٌ، وهو أحقُّ بها"، فقال: ليسَ كما قلتَ: »إنِ اختارتْ نفسَها فواحدةٌ، وإنِ اختارتْ زوجَها فلا شيءَ، وهو أحقُّ بها« فلم أجدْ بُدًّا من متابعةِ أميرِ المؤمنينَ، فلمّا وُلّيتُ وأتيتُ في الفروجِ رجعتُ إلى ما كنتُ أعرفُ فقيلَ له: رأيُكما في الجماعةِ أحبُّ إلينا من رأيِك في الفرقةِ، فضحِكَ عليٌّ، فقال: أما إنّه أرسلَ إلى زيدِ بنِ ثابتٍ فسألَه، فقال: »إنِ اختارتْ نفسَها فثلاثٌ، وإنِ اختارتْ

زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ«

ترجمہ: حضرت زاذان سے مروی ہے کہ ہم حضرت علی کے پاس بیٹھے تھے تو آپ سے مسئلہ خیار کے متعلق ہوچھا گیا تو آپ نے فرمایا امیر المومنین حضرت عمر نے مجھ سے یہ پوچھا تھا کہ اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو ایک بائنہ طلاق ہوگی اور اگر زوج کو اختیار کرے تو ایک رجعی طلاق ہوگی تو حضرت عمر نے فرمایا ایسا نہیں جیسے آپ کہہ رہے ہو بلکہ اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور زوج کو اختیار کرے تو کچھ نہ ہوگا اور وہ زوج اس کا حقدار ہوگا تو مجھے امیر المومنین حضرت عمر کی پیروی کرنا پڑی پس جب میں خلیفہ بنایا گیا اور مجھے عائلی مسائل پیش کیئے گئے تو میں نے اپنے سابقہ قول کی طرف رجوع کرلیا تو حضرت علی کو کہا گیا آپ کی انفرادی رائے سے اجتماعی رائے زیادہ پسند ہے تو حضرت علی ہنس پڑے اور فرمایا کہ میں نے یہ مسئلہ زید بن ثابت سے پوچھوایا تو آپ نے فرمایا اگر اپنے کو اختیار کرے تو تین طلاقیں ہوں گی اور اگر زوج کو اختیار کرے تو ایک بائنہ ہوگی۔

بَابُ مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

18438 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: »هِيَ ثَلَاثٌ«

ترجمہ: حضرت حسن کی حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کو بتہ طلاق دے تو وہ تین ہوں گی۔

18443 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عُمَرَ، فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ، »إِنَّهَا وَاحِدَةٌ بَائِنٌ« وَقَالَ

عليٌ: »هِيَ ثَلَاثٌ«، وَقَالَ شُرَيْحٌ: »نُوقِفُهُ عَلَى بِدْعَتِهِ«

ترجمہ: حُمید بن ہلال کی حضرت عمر سے روایت ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو بتہ طلاق دے تو ایک بائنہ طلاق ہوگی اور حضرت علی نے فرمایا وہ تین طلاقیں ہوں گی قاضی شُریح فرماتے ہیں ہم اُس کی بدعت اُس پر لازم کردیں گے۔

18444 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: شَهِدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُغِيرَةَ، أَنَّ عُمَرَ، »جَعَلَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا«، وَأَنَّ الْوَرْسَ بْنَ عَدِيٍّ شَهِدَ عَلَى عَلِيٍّ »أَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلَاثًا«، وَأَنَّ شُرَيْحًا قَالَ: »نِيَّتُهُ«

ترجمہ: عروہ بن مُغیرہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بتہ طلاق دی تو حضرت عمر نے اُسے ایک بنایا اور زوج اُس کا زیادہ حقدار ہوگا اور وَرس بن عدی نے گواہی پیش کی کہ حضرت علی نے اُسے تین بنایا اور قاضی شُریح نے فرمایا اُس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ مَا قَالُوا: فِي الْخَلِيَّةِ

18457 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: »هِيَ ثَلَاثٌ«

ترجمہ: حضرت حسن کی حضرت علی سے روایت ہے کہ جو شخص بیوی کو کہے انت خلیۃ تو آپ نے فرمایا وہ تین طلاقیں ہیں۔

"المصنف" كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ، بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ، بَابُ طَلَاقِ الْحَرَجِ، بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا، بَابُ الْحَرَامِ، بَابُ: يَمْلِكُ امْرَأَتَهُ غَيْرُهَا میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے 10 روایات ہیں

بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ

11128- عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالُوا: »إِذَا طَلَّقَ الْبِكْرَ ثَلَاثًا فَجَمَعَهَا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَإِنْ فَرَّقَهَا بَانَتْ بِالْأُولَى، وَلَمْ تَكُنِ الْأُخْرَيَيْنِ شَيْئًا«

ترجمہ: حضرت حَکم سے مروی ہے کہ حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ جو شخص غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دے تو وہ اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے اور اگر مُتفرق طور پر طلاق دے تو پہلی سے بائنہ ہو جائے گی اور آخری دو لغو ہو جائیں گی۔

بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَةِ

11220۔ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ فِي الْخَلِيَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ، وَالْبَتَّةِ، وَالْبَائِنَةِ: »هِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا«. قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: »هِيَ ثَلَاثٌ«، وَقَالَ شُرَيْحٌ: نِيَّتُهُ إِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ". قَالَ سُفْيَانُ: »وَيُسْتَحْلَفُ مَعَ الدِّينِ«

ترجمہ: حضرت ابراہیم کی حضرت عمر سے روایت ہے کہ جو شخص بیوی کو کہے تو خلیہ ہے یا بریہ ہے یا بتہ ہے یا بائنہ ہے تو آپ نے فرمایا وہ ایک طلاق ہوگی اور زوج اُس کا زیادہ حقدار ہوگا اور فرمایا کہ حضرت علی کا یہ قول ہے وہ تین طلاقیں ہوں گی اور شُریح فرماتے ہیں کہ اُس کی نیت کا اعتبار ہے اگر تین کی نیت کرے گا تو تین ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کرے گا تو ایک ہوگی اور سفیان فرماتے ہیں کہ اُس سے حلف لیکر تصدیق کی جائے گی۔

11225 - عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ ابْنُ أَخِي الْحَارِثِ بْنِ رَبِيعَةَ إِلَى عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: لَعَلَّكَ أَتَيْتَنَا زَائِرًا مَعَ امْرَأَتِكَ قَالَ: وَأَيْنَ امْرَأَتِي؟ قَالَ: تَرَكْتُهَا عِنْدَ بَيْضَاءَ - يَعْنِي امْرَأَتَهُ - قَالَ: فَهِيَ إِذًا طَالِقٌ الْبَتَّةَ قَالَ: وَإِذَا هِيَ عِنْدَهَا قَالَ: فَسَأَلَ فَشَهِدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ »أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا«، ثُمَّ سَأَلَ فَشَهِدَ رَجُلٌ مِنْ طَيِّئٍ يُقَالُ لَهُ رِيَاشُ بْنُ عَدِيٍّ »أَنَّ عَلِيًّا جَعَلَهَا ثَلَاثَةً«، فَقَالَ عُرْوَةُ: إِنَّ هَذَا لَهُوَ الِاخْتِلَافُ، فَأَرْسَلَ إِلَى شُرَيْحٍ، فَسَأَلَهُ، وَقَدْ كَانَ عُزِلَ عَنِ الْقَضَاءِ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: »الطَّلَاقُ سُنَّةٌ، وَالْبَتَّةُ بِدْعَةٌ فَنَقِفُ عِنْدَ بِدْعَتِهِ فَنَنْظُرُ مَا أَرَادَ بِهَا«

ترجمہ: شعبی فرماتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ کے بھائی کا بیٹا عروہ بن مغیرہ کے پاس گیا جبکہ وہ کوفہ کا امیر تھا تو عروہ نے کہا شاید تم اپنی اہلیہ کے ساتھ ہمارے پاس آئے ہو تو حارث نے پوچھا کہ میری اہلیہ کہاں ہے؟ عروہ نے کہا میں اُنہیں اپنی اہلیہ کے ہاں چھوڑ آیا ہوں تو حارث نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو اُسے بتہ طلاق جب کہ معاملہ ایسا ہی تھا تو اس مسئلہ کے متعلق انہوں نے پوچھا تو عبداللہ بن شداد نے گواہی دی کہ حضرت عمر بن خطاب نے بتہ کو ایک رجعی طلاق بنایا تھا اُنہوں نے پھر پوچھا تو قبیلہ طے کے ریاش بن عدی نامی شخص نے گواہی دی کہ حضرت علی نے بتہ کو تین طلاقیں بنایا تھا تو عروہ نے کہا یہ اختلاف ہو گیا ہے تو قاضی شُریح سے پوچھوایا جب کہ وہ قضاء سے معزول ہو چکے تھے تو شُریح نے فرمایا طلاق کا لفظ سُنت ہے اور بتہ کا لفظ بدعت ہے تو ہم اُس کی بدعت کے وقت توقف کریں گے اور دیکھیں گے کہ اُس نے کیا ارادہ کیا۔

11230-عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي الْبَتَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ، وَالْبَائِنَةِ: »هِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ«. وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ

ترجمہ: قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بتہ، بریہ اور بائنہ کی صورت میں فرماتے تھے کہ وہ تین طلاقیں ہیں اور قتادہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ طَلَاقِ الْحَرَجِ

11253-عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عَلِيًّا، قَالَ فِي قَوْلِهِ أَنْتِ طَالِقٌ طَلَاقُ الْحَرَجِ: »هِيَ ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُهُ"

ترجمہ: قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ جب کوئی شخص بیوی کو کہے تجھے طلاق حرج ہے تو وہ تین واقع ہوں گی اور اس سے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے معمر کہتے ہیں کہ امام حسن بھی اسی کے قائل تھے۔

بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا

11385-عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَدَدَ الْعَرْفَجِ قَالَ: »تَأْخُذُ مِنَ الْعَرْفَجِ ثَلَاثًا، وَتَدَعُ سَائِرَهُ«. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الْحُوَيْرِثِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مِثْلَ ذَلِكَ

ترجمہ: شریک بن ابی نمر سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے بیوی کو عرفج نامی پودوں کی تعداد کے برابر طلاقیں دی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تیری بیوی تین لے لے گی اور باقی چھوڑ دے گی ابراہیم کہتے ہیں کہ مجھے ابوالحویرث نے بتایا کہ حضرت عثمان بن عفان بھی اسی کے قائل تھے۔

بَابُ الْحَرَامِ

11423- عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ عَلِيًّا، قَالَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ: »حَرُمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: قتادہ نے ایک شخص سے روایت کیا جس نے حضرت علی سے سنا کہ جو شخص بیوی کو کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو وہ اُس پر حرام ہو جائے گی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے۔

11424- عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ قَالَ: »هِيَ ثَلَاثٌ«

ترجمہ: حضرت علی سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص بیوی کو کہے تو مجھ پر حرام ہے تو آپ نے فرمایا وہ تین طلاقیں ہوں گی۔

11425- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو، وَأَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ: أَنَّ عَدِيَّ بْنَ قَيْسٍ، أَحَدَ بَنِي كِلَابٍ، جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ حَرَامًا، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: »وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ مَسَسْتَهَا قَبْلَ أَنْ تَتَزَوَّجَ غَيْرَكَ لَأَرْجُمَنَّكَ«

ترجمہ: خلاس بن عمرو اور ابو حسان اعرج سے روایت ہے کہ عدی بن قیس نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر دیا تو حضرت علی نے اُسے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر اُس کے اور خاوند سے نکاح کرنے سے پہلے تو اس کو ہاتھ لگائے گا تو میں تجھے ضرور رجم کروں گا۔

باب: يَمْلِكُ امْرَأَتَهُ غَيْرُهَا

11989- عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا؟ قَالَ عُمَرُ: »وَاحِدَةٌ وَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا«. وَقَالَ عَلِيٌّ: »مَنْ

كَانَتْ بِيَدِهِ عُقْدَةٌ فَجَعَلَهَا بِيَدِ غَيْرِهِ فَهِيَ كَمَا جَرَتْ عَلَى لِسَانِهِ«

ترجمہ: جابر سے روایت ہے کہ میں نے شعبی سے پوچھا کہ جو شخص اپنی بیوی کی طلاق کا معاملہ اور شخص کے ہاتھ میں دے دے اور وہ اُسے تین طلاقیں دے دے تو کیا حکم ہے تو انہوں نے کہا حضرت عمر کا قول ہے کہ اُسے ایک بائنہ طلاق ہے اور حضرت علی نے فرمایا جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ تھی تو اُس نے غیر کے ہاتھ میں دے دی تو جتنی طلاقیں اُس کی زبان پر جاری ہوں گی اُتنی ہی واقع ہوں گی۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (المتوفی 33ھ)

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ مَنْ رَخَّصَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُطَلِّقَ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے 1 روایت ہے

18094 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ، قَالَ: »لَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ بَأْسًا، قَدْ طَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُعَبْ عَلَيْهِ ذَلِكَ«

ترجمہ: ہشام سے روایت ہے کہ محمد رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص بیوی کو مجلس واحد میں تین طلاقیں دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کیونکہ عبد الرحمن بن عوف نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تھیں تو انہیں معیوب قرار نہیں دیا گیا تھا۔

عَبْدُ اللّٰہِ بنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (المتوفی 32ھ)

"سنن سعید بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ" میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے 7 روایات ہیں

1063 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: نا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: "إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي تِسْعًا وَتِسْعِينَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَمَا قَالُوا لَكَ؟ قَالَ: قَالُوا: حُرِّمَتْ عَلَيْكَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَقَدْ أَرَادُوا أَنْ يَشُقُّوا عَلَيْكَ، بَانَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ، وَسَائِرُهُنَّ عُدْوَانٌ"

ترجمہ: حضرت علقمہ سے روایت ہے ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے بیوی کو ننانوے طلاقیں دے دی تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے پوچھا کہ لوگوں نے تمہیں کیا بتایا عرض کی کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ بیوی تجھ پہ حرام ہوگئی تو آپ نے فرمایا اُنہوں نے تجھ پر آسانی کی ہے میرا فیصلہ یہ ہے کہ تین طلاقوں سے وہ تجھ سے جدا ہوگئی ہے اور باقی طلاقوں کا تجھ پر گناہ ہے۔

1076 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا سُفْيَانُ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَأَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ جو شخص غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے تو آپ نے فرمایا اُس کے لئے وہ حلال نہیں ہے یہاں تک کہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے۔

1080 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا مُطَرِّفٌ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا قَالَ: "هِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَإِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، بَانَتْ بِالْأُولَى، وَلَمْ تَكُنِ الْأُخْرَيَانِ بِشَيْءٍ. فَقِيلَ لَهُ: عَمَّنْ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: عَنْ عَلِيٍّ، وَعَبْدِ اللَّهِ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ"

ترجمہ: حکم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا جو شخص ایک لفظ کے ساتھ بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اور خاوند سے نکاح کرلے اور جب متفرق الفاظ سے تین طلاقیں دیں پہلی طلاق سے بیوی بائنہ ہوجائے گی اور دوسری دو طلاقیں بیکار ہوجائیں گی تو آپ سے پوچھا گیا کہ کن کن حضرات کا قول ہے تو آپ نے فرمایا حضرت علی حضرت عبداللہ اور زید بن ثابت کا یہی قول ہے۔

1085 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَهُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: حضرت ابن مسعود سے مروی ہے جو شخص غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو آپ نے فرمایا اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے۔

1086 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، قَالَ: أنا خُصَيْفٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ جَمِيعًا وَلَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا قَالَ: »هِيَ ثَلَاثٌ، فَإِنْ طَلَّقَ وَاحِدَةً ثُمَّ ثَنَّى وَثَلَّثَ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهَا لِأَنَّهَا بَانَتْ بِالْأُوَلِ«

ترجمہ: حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ جو شخص اپنی غیر مدخولہ بیوی کو اکٹھے تین طلاقیں دے تو آپ نے فرمایا تین ہی واقع ہو جائیں گی اور اگر ایک طلاق دے پھر دوسری تیسری طلاق دے تو دوسری اور تیسری واقع نہ ہوگی کیونکہ وہ پہلی طلاق سے بائنہ ہو جائے گی۔

1093 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللهِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ قَالَ: »يَكْفِيكَ ثَلَاثٌ، وَسَائِرُهُنَّ عُدْوَانٌ«

ترجمہ: حضرت علقمہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے پوچھا گیا جو شخص بیوی کو ننانوے طلاقیں دے دے تو کیا حکم تو آپ نے فرمایا تین طلاقیں کافی تھیں باقی کا تجھ پر گناہ ہے۔

1098 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا جُوَيْبِرٌ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا (جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے) عورت اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اور خاوند سے نکاح کرے۔

" المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ، بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے 5 روایات میں

بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ

11107 - عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

فِي الْبِي تُطَلَّقُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا؟ »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ابن عیینہ سے اور انہوں نے عاصم بن ابی النجود سے انہوں نے ابی وائل سے اور انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا جس عورت کو ہمبستری سے پہلے تین طلاقیں دی جائیں اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے۔

11108۔ وَأَمَّا الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَهُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: »إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا كَانَ يَرَاهَا بِمَنْزِلَةِ الَّتِي قَدْ دَخَلَ بِهَا«

ترجمہ: امام ثوری نے اس کو عاصم سے انہوں نے زر سے اور انہوں نے ابن مسعود سے اس کو ذکر کیا آپ نے فرمایا: جو شخص غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے وہ مدخولہ کے بمنزل ہے۔

11128-عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالُوا: »إِذَا طَلَّقَ الْبِكْرَ ثَلَاثًا فَجَمَعَهَا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَإِنْ فَرَّقَهَا بَانَتْ بِالْأُولَى، وَلَمْ تَكُنِ الْأُخْرَيَيْنِ شَيْئًا«

ترجمہ: حضرت حکم سے مروی ہے کہ حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت زید بن ثابت نے فرمایا جو شخص غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دے تو وہ اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے اور اگر مُتفرق طور پر طلاق دے تو پہلی سے بائنہ ہو جائے گی اور آخری دو لغو ہو جائیں گی۔

بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا

12386-عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَدَدَ النُّجُومِ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي نِسَاءِ أَهْلِ

الْأَرْضِ كَلِمَةً لَا أَحْفَظُهَا قَالَ: وَجَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَمَانِيًا، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: »فَيُرِيدُ هَؤُلَاءِ أَنْ تَبِينَ مِنْكَ؟« قَالَ: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: »يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ الطَّلَاقَ، فَمَنْ طَلَّقَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَقَدْ بَيَّنَ، وَمَنْ لَبَّسَ جَعَلْنَا بِهِ لُبْسَهُ، وَاللَّهِ لَا تُلَبِّسُونَ عَلَى أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ نَتَحَمَّلُهُ عَنْكُمْ، نَعَمْ هُوَ كَمَا يَقُولُ«، قَالَ: وَنَرَى أَنَّ قَوْلَ ابْنِ سِيرِينَ كَلِمَةً لَا أَحْفَظُهَا، أَنَّهُ قَالَ: »لَوْ كَانَ عِنْدَهُ نِسَاءُ أَهْلِ الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ هَذَا ذَهَبْنَ كُلُّهُنَّ«

ترجمہ: علقمہ بن قیس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ابن مسعود کے پاس ایک شخص آیا اور کہا میں نے اپنی عورت کو ستاروں کی مقدار برابر طلاق دی اور ابن سیرین نے کہا کہ ابن مسعود نے دنیا جہاں کی عورتوں کے متعلق ایک جملہ بولا جواب مجھے یاد نہیں۔ اور اُن کے پاس ایک اور شخص آیا اور اُس نے کہا میں اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دی تو ابن مسعود نے فرمایا کیا وہ (فقہاء) یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ وہ تجھ سے جدا ہوگئی اُس نے کہا ہاں تو عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اللہ نے مسئلہ طلاق کو واضح فرمایا ہے تو جس نے اللہ کے حکم کے مطابق طلاق دی اُس نے واضح کیا اور جس نے تلبیس کی تو ہم نے اُس کا لُبس اُس کے ساتھ کر دیا اور اللہ کی قسم تم تلبیس نہیں کرو گے اپنے آپ پر پھر ہم تمہارے ذمہ دار ہوں گے ہاں وہ اُسی طرح ہے جیسے وہ کہتے ہیں۔ راوی نے کہا ہم گمان کرتے ہیں ابن سیرین کا یہ کہنا کہ وہ کلمہ مجھے یاد نہیں وہ کلمہ یہ ہوگا اگر اُس شخص کے پاس دنیا جہاں کی عورتیں ہوں تو ابن مسعود نے فرمایا وہ تمام (نکاح سے) نکل جائیں گی۔

12387 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى

ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي تِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ فَقِيلَ لِي: قَدْ بَانَتْ مِنِّي، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: «لَقَدْ أَحَبُّوا أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا» قَالَ: فَمَا تَقُولُ رَحِمَكَ اللهُ، فَظَنَّ أَنَّهُ سَيُرَخِّصُ لَهُ، فَقَالَ: «ثَلَاثٌ تُبِينُهَا مِنْكَ، وَسَائِرُهَا عُدْوَانٌ»

ترجمہ: علقمہ سے مروی ہے کہ ابن مسعود کے پاس ایک شخص آیا پس اُس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دی اور میں نے دریافت کیا تو مجھے کہا گیا وہ تجھ سے جدا ہوگئی ہے تو ابن مسعود نے فرمایا کہ اُنہوں (فقہاء) نے یہ پسند کیا وہ تیرے اور تیری بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیں عبداللہ بن مسعود نے فرمایا تو کیا کہتا ہے اللہ تجھ پر رحم کرے تو اُس نے گمان کیا وہ کوئی رخصت نکالیں گے اُس کے لئے پس آپ نے فرمایا پہلی تین نے اُسے تجھ سے جدا کر دیا اور باقی سب گناہ ہے۔

"المصنف في الأحاديث والآثار" كِتَابُ الطَّلَاقِ: مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا فَتُطَلِّقُ نَفْسَهَا؟، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ، مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ النُّجُومِ، فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے 8 روایات ہیں

مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا فَتُطَلِّقُ نَفْسَهَا؟

11184 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ فِي الْخَلِيَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ: «كَانَ يَجْعَلُهَا ثَلَاثًا ثَلَاثًا»

ترجمہ: نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر الْخَلِيَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ کو تین تین قرار دیتے تھے۔

فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ

18097 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ

عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي تِسْعَةً وَتِسْعِينَ مَرَّةً، قَالَ: »فَمَا قَالُوا لَكَ؟« قَالَ: قَالُوا: قَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: »لَقَدْ أَرَادُوا أَنْ يُبْقُوا عَلَيْكَ، بَانَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ، وَسَائِرُهُنَّ عُدْوَانٌ«

ترجمہ: بیان کیا ابو بکر نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: میں نے بیوی کو ننانوے مرتبہ طلاق دی ہے آپ نے فرمایا: پھر لوگوں نے تجھے کیا کہا عرض کی: لوگ کہتے ہیں تجھ پر حرام ہوگئی تو آپ نے فرمایا: انہوں نے تجھ پر رعایت کا ارادہ کیا وہ تین طلاقوں کے ساتھ تجھ سے جدا ہوگئی اور باقی طلاقیں تجھ پر گناہ ہیں۔

18098 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا حَفْصٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ، قَالَ: »حَرَّمَتْهَا ثَلَاثٌ وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ عُدْوَانٌ«

ترجمہ: ابو بکر نے حفص سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے اور انہوں نے عبداللہ سے بیان کیا کہ ان سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے بیوی کو سو طلاقیں دیں آپ نے فرمایا: تین طلاقوں نے اس کو حرام کر دیا ستانوے اس پر گرفت ہیں۔

18099 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةً فَقَالَ: »بَانَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ، وَسَائِرُهُنَّ مَعْصِيَةٌ«

ترجمہ: ابو بکر نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور اور اعمش سے

انہوں نے ابراہیم سے اور انہوں نے علقمہ سے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت عبداللہ کے پاس حاضر ہوا عرض کی: میں نے بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں آپ نے فرمایا: تین طلاقوں سے وہ تجھ سے جدا ہوگئی اور باقی گناہ ہے۔

مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ النُّجُومِ

18110 -حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَطَلَّقْتُهَا عَدَدَ النُّجُومِ، قَالَ: »تَكَلَّمْتُ بِالطَّلَاقِ؟« قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: »قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ الطَّلَاقَ فَعَمَّنْ أَخَذْتَهُ؟ فَمَنْ طَلَّقَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَقَدْ تَبَيَّنَ لَهُ، وَمَنْ لَبَسَ عَلَى نَفْسِهِ جَعَلْنَا بِهِ لَبْسَهُ، لَا تُلْبِسُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَنَتَحَمَّلُهُ عَنْكُمْ هُوَ كَمَا تَقُولُونَ«

ترجمہ: ابوبکر نے محمد بن فضیل سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے علقمہ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ سے بیان کیا فرماتے ہیں: ان کے پاس ایک آدمی آیا عرض کی: میرے اور میری بیوی کے مابین گفتگو ہوئی تو میں نے اس کو ستاروں کی تعداد برابر طلاق دے دی آپ نے پوچھا: تو نے طلاق لفظ بولا عرض کی: ہاں تو آپ نے فرمایا اللہ نے مسئلہ طلاق کو واضح کر دیا ہے تو نے کس سے لیا؟ پس جس نے اللہ کے حکم کے مطابق طلاق دی تو اُس نے اپنے لئے واضح کیا اور جس نے اپنے آپ پر تلبیس کی تو ہم نے اُس کے لُبس کو اُس کے ساتھ کر دیا اپنے آپ پر تلبیس نہ کرو اور ہم تمہارے ذمہ دار ہوں گے جیسا کہ تم کہتے ہو۔

فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا

18151 -حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ، وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَا: »فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ابوبکر نے ابن فضیل سے انہوں نے مطرف سے انہوں نے حکم سے اور انہوں نے ابن عباس اور ابن مسعود سے بیان کیا انہوں نے فرمایا: جو شخص غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے۔

18157 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: »إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمَدْخُولِ بِهَا«

ترجمہ: ابوبکر نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے اور انہوں نے عبداللہ سے بیان کیا کہ جو شخص غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے وہ مدخولہ کے بمنزل ہے یعنی جس طرح مدخولہ کو تین طلاقیں دینے سے تین واقع ہوتی ہیں اسی طرح غیر مدخولہ کو بھی تین واقع ہوں گی۔

18158 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، بِمِثْلِهِ

ترجمہ: ابوبکر نے ابن عیینہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی وائل سے اور انہوں نے عبداللہ سے اسی کی مثل بیان کیا۔

فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَخْتَارُ مَرَّةً

18431 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: »إِذَا خَيَّرَهَا ثَلَاثًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا مَرَّةً فَهِيَ ثَلَاثٌ«

ترجمہ: مسروق سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا جب مرد عورت کو تین مرتبہ اختیار دے اور عورت ایک مرتبہ خود کو چن لے تو وہ تین طلاقیں ہیں۔

زَيدُ بنِ ثَابِت رَضِيَ اللهُ عَنهُ (المتوفى 45ھ)

"سنن سعيد بن منصور" كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ، بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا، میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے 4 روایت ہیں۔

بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ

1080- حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا مُطَرِّفٌ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا قَالَ: "هِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَإِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، بَانَتْ بِالْأُولَى، وَلَمْ تَكُنِ الْأُخْرَيَانِ بِشَيْءٍ. فَقِيلَ لَهُ: عَمَّنْ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: عَنْ عَلِيٍّ، وَعَبْدِ اللهِ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ"

ترجمہ: حکم سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا جب کوئی بندہ غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو وہ اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اور خاوند سے نکاح کرے اور جب متفرق الفاظ سے تین طلاقیں دیں پہلی طلاق سے بیوی بائنہ ہو جائے گی اور دوسری دو طلاقیں بیکار ہو جائیں گی تو آپ سے پوچھا گیا یہ کن کن حضرات کا قول ہے تو آپ نے فرمایا حضرت علی حضرت عبداللہ اور حضرت زید بن ثابت کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا

1648 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَأَلَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنِ الْخِيَارِ، فَقُلْتُ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ: »إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَاحِدَةٌ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ«. قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: »إِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا، وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ«، وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ" فَقَالَ: اقْضِ فِيهَا بِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ

ترجمہ: حضرت عامر سے روایت ہے کہ عبد الحمید نے مجھ سے مسئلہ خیار کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے تھے اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور اگر زوج کو اختیار کرے تو کچھ نہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر زوج کو اختیار کرے تو ایک رجعی طلاق ہوگی اور اگر اپنی ذات کو اختیار کرے تو ایک بائنہ اور زید بن ثابت نے فرمایا اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو تین طلاقیں ہوں گی تو انہوں نے کہا اس مسئلہ میں حضرت عبداللہ کے مطابق فیصلہ کرلو۔

1651 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا مُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: »إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ«

حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے اگر اپنے آپ کو اختیار تو تین طلاقیں ہیں اور اگر زوج کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی۔

1653 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، نا هُشَيْمٌ، أنا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ قَالَ: »إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا«

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو تین طلاقیں ہوں گی اور اگر زوج کو اختیار کرے تو ایک رجعی۔

"المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ، بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: قَدْ وَهَبْتُكِ لِأَهْلِكِ، بَابُ الْحَرَامِ، بَابٌ: الْخِيَارُ، میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے 6 روایت ہیں

بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ

11128 - عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالُوا: »إِذَا طَلَّقَ الْبِكْرَ ثَلَاثًا فَجَمَعَهَا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَإِنْ فَرَّقَهَا بَانَتْ بِالْأُولَى، وَلَمْ تَكُنِ الْأُخْرَيَيْنِ شَيْئًا«

ترجمہ: حضرت حکم سے مروی ہے کہ حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ جو شخص غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دے تو وہ اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے اور اگر متفرق طور پر طلاق دے تو پہلی سے بائنہ ہو جائے گی اور آخری دو لغو ہو جائیں گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: قَدْ وَهَبْتُكِ لِأَهْلِكِ

11287 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: »إِنْ قَبِلُوهَا فَثَلَاثٌ، لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَإِنْ رَدُّوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا«

ترجمہ: حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ جو شخص بیوی کو کہے میں نے تجھے تیرے اہل کے سپرد کر دیا اگر وہ اس کو قبول کریں تو اس کو تین طلاقیں ہوں گی اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے اور اگر وہ اُس کو واپس کر دیں تو ایک رجعی طلاق ہو گی۔

بَابُ الْحَرَامِ

11416- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: »هِيَ ثَلَاثٌ«

ترجمہ: زہری سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ جو شخص بیوی کو کہے تو مجھ پر حرام ہے تو اس کو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

بَابٌ: الْخِيَارُ

12020- عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ قَالَ: إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُودٍ: »إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ«. قَالَ: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: »إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلَاثٌ«

ترجمہ: ابراہیم سے مروی ہے کہ جو شخص بیوی کو طلاق کا اختیار دے دے تو آپ نے فرمایا کہ اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو ایک بائنہ طلاق ہوگی اور اگر زوج کو اختیار کرے تو ایک رجعی ہو اور فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو ایک بائنہ طلاق ہوگی اور اگر زوج کو اختیار کرے تو کچھ نہیں ہوگی اور حضرت زید بن ثابت نے فرمایا اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو تین طلاقیں ہوں گی۔

12022- عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: »إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ وَلَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا« . وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلَاثٌ" . وَقَالَ عُمَرُ، وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُودٍ: »إِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا بَأْسَ، وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ

وَاحِدَةٌ وَلَهُ الرَّجْعَةُ عَلَيْهَا «

ترجمہ: شعبی سے مروی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا اگر عورت نے اپنے آپ کو اختیار کر لیا تو ایک بائنہ ہوگی اور اگر زوج کو اختیار کیا تو ایک طلاق رجعی اور زید بن ثابت نے فرمایا اگر عورت اپنے آپ کو اختیار کرے تو تین طلاقیں اور حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا اگر وہ مرد کو اختیار کرے تو کوئی طلاق نہیں اور اگر خود کو اختیار کرے تو ایک رجعی طلاق ہوگی۔

12024- عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُولُ: »إِنْ خَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ« . يَرْفَعُهُ الْحَسَنُ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. وَكَانَ الْحَسَنُ يُفْتِي بِهِ وَيَقُولُ: »هُوَ أَمْلَكُ بِهَا، وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلَاثٌ« . يَرْفَعُهُ الْحَسَنُ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. وَكَانَ الْحَسَنُ يُفْتِي بِهِ حَتَّى مَاتَ

ترجمہ: حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ اگر مرد عورت کو اختیار دے اور وہ اپنے مرد کو اختیار کرے تو ایک طلاق اور حسن بصری حضرت زید کے حوالے سے بھی ایسے ہی بیان فرماتے تھے اور خود بھی اسی پر فتویٰ دیتے تھے اور فرماتے وہ اُس کا زیادہ مالک ہے اور اگر اختیار کرے وہ خود کو تو تین طلاقیں حسن بصری زید بن ثابت سے یہ بیان فرماتے اور اسی پر فتویٰ دیتے رہے یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

"المصنف في الأحاديث والآثار" كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا، مَتَى يَقَعُ عَلَيْهَا؟، مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ فَتَخْتَارُهُ أَوْ تَخْتَارُ نَفْسَهَا میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے 3 روایات ہیں

فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، قَبلَ أَنْ يَدْخلَ عَلَيْهَا، مَتى يَقعُ عَلَيْهَا؟

18170 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا ابْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، "فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، بَانَتْ بِالْأُولَى، وَالْأُخْرَيَانِ لَيْسَتَا بِشَيْءٍ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ يَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: »عَلِيٌّ، وَزَيْدٌ وَغَيْرُهُمَا« يَعْنِي قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

ترجمہ: مطرف حضرت حکم سے بیان فرماتے ہیں جو شخص اپنی بیوی کو کہے انت طالق، انت طالق، انت طالق وہ پہلی سے جدا ہو جائے گی اور آخری دو کچھ نہیں میں نے حکم سے پوچھا یہ کون کہتا ہے تو انہوں نے کہا حضرت علی و زید وغیرہما اور یہاں مراد غیر مدخولہ ہے۔

مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ فَتَخْتَارُهُ أَوْ تَخْتَارُ نَفْسَهَا

18404 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: »إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ«

ترجمہ: ابن ابی لیلیٰ حضرت زید بن ثابت سے بیان فرماتے ہیں کہ اگر عورت خود کو اختیار کرے تو تین طلاقیں اور اگر زوج کو اختیار کرے تو ایک۔

18405 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: »إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ«

ترجمہ: ابان بن عثمان حضرت زید بن ثابت سے بیان فرماتے ہیں کہ اگر عورت خود کو اختیار کرے تو ایک طلاق مرد اس کا زیادہ مالک ہے اور اگر وہ شوہر کو اختیار کرے تو کچھ نہیں۔

عَبْدُ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (المتوفیٰ 68ھ)

"سنن سعید بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے 4 روایات ہیں

كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ

1064 - أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: "إِنَّ عَمَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَأَكْثَرَ. فَقَالَ: عَصَيْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ، وَلَمْ تَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَجْعَلَ لَكَ مَخْرَجًا"

ترجمہ: اعمش مالک بن حارث سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس کے پاس ایک شخص آیا اُس نے کہا کہ اُس کے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں یا اس سے زیادہ تو حضرت ابن عباس نے (اُس کے چچا بارے) فرمایا تو نے اللہ کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی ہے اور تو اللہ سے نہیں ڈرا کہ وہ تیرے لئے کوئی راستہ بناتا۔

1065 - أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا الْأَعْمَشُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَارِثِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: "إِنَّ عَمَّهُ طَلَّقَ ثَلَاثًا، فَنَدِمَ. فَقَالَ:

عَمَّكَ عَصَى اللهَ فَأَنْدَمَهُ، وَأَطَاعَ الشَّيْطَانَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَنَا تَزَوَّجْتُهَا عَنْ غَيْرِ عِلْمٍ مِنْهُ، أَتَرْجِعُ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ: مَنْ يُخَادِعِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَخْدَعْهُ اللهُ"

ترجمہ: اعمش عمران بن حارث سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا کہ اس کے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں اور نادم ہے وہ تو حضرت ابن عباس نے فرمایا تیرے چچا نے اللہ کی نافرمانی کی ہے اور اللہ نے اسے نادم کیا اور اس نے شیطان کی پیروی کی اور اس نے اس کے لئے کوئی راہ نہیں نکالا اس شخص نے کہا آپ کی کیا رائے ہے کہ میں اپنے چچا کی بیوی سے نکاح کرلوں بغیر چچا کے علم کے تو کیا وہ اس کی طرف لوٹ سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا جو اللہ کو فریب دینے کی کوشش کرتا ہے اللہ اسے غافل کر کے مارے گا۔

1075- حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سُفْيَانُ: أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالُوا فِي الَّذِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا: »إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے گمان یہ ہے کہ زہری نے ابوسلمہ سے یہ بیان کیا ہے کہ ابن عباس، ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کو قبل از دخول تین طلاقیں دے تو وہ اس کے لئے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کے کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

1098- حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا جُوَيْبِرٌ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ضحاک سے مروی ہے کہ ابن عباس اور ابن مسعود نے فرمایا (جو شخص اپنی

بیوی کو تین طلاقیں دے) وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کے کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

"المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ، بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے 15 روایات ہیں

11084- عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالُوا: »إِذَا طَلَّقَ الْبِكْرَ ثَلَاثًا فَجَمَعَهَا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَإِنْ فَرَّقَهَا بَانَتْ بِالْأُولَى، وَلَمْ تَكُنِ الْأُخْرَيَيْنِ شَيْئًا«

ترجمہ: روایت کیا ابو سلیمان سے انہوں نے حسن صالح سے انہوں نے مطرف سے اور انہوں نے حکم سے حضرت علی، ابن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جو شخص غیر مدخولہ کو اکٹھے تین طلاقیں دے تو اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے اور اگر جدا جدا تین طلاقیں دے تو پہلی سے جدا ہو جائے گی اور دوسری دو لغو ہو جائیں گی۔

11114- عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَقَالَ: "عُقْدَةٌ كَانَتْ فِي يَدِهِ أَرْسَلَهَا جَمِيعًا إِذَا كَانَتْ تَتْرَى فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ إِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، فَإِنَّهَا تَبِينُ بِالْأُولَى، وَلَيْسَتِ الثِّنْتَانِ بِشَيْءٍ"

ترجمہ: شعبی سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس نے اُس شخص کے متعلق فرمایا جس نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین اکٹھی طلاقیں دی تو ابن عباس نے فرمایا اُس کا عقدہ مرد کے ہاتھ تھا اُس نے تمام چھوڑ دیا اور پے در پے دیتا تو کوئی چیز نہیں تھی یعنی کہتا أَنْتِ

طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ کیونکہ وہ پہلی سے بائنہ ہو جاتی اور باقی دو لغو۔

11115 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو سُئِلُوا عَنِ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلَاثًا، فَكُلُّهُمْ قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: محمد بن ایاس بن بکیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس، ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے باکرہ کے متعلق دریافت کیا گیا جس کو اُس کے شوہر نے اکٹھی تین طلاقیں دے دی تو سب نے کہا وہ اپنے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو گی یہاں تک کے کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

11116 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ، وَعِنْدَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »إِحْدَى الْمُعْضَلَاتِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ« ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: »وَاحِدَةٌ تُبِينُهَا، وَثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا« ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »زَيَّنْتَهَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ« ، أَوْ قَالَ: »نَوَّرْتَهَا« ، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا . يَعْنِي: أَصَابَ

ترجمہ: محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے مروی ہے کہ مزینہ قبیلہ سے ایک شخص نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے دی اور ابن عباس کے پاس آیا اور دریافت کیا اور ان کے پاس ابو ہریرہ تشریف فرما تھے تو ابن عباس نے کہا اے ابو ہریرہ یہ مشکل ترین مسئلوں میں سے ہے تو ابو ہریرہ نے فرمایا ایک طلاق سے بائنہ ہو گی اور تین سے محرمہ (مغلظہ) تو ابن عباس نے فرمایا بہت خوب ابو ہریرہ یا اس جیسا کوئی جملہ

بولا مطلب ابوہریرہ نے درست فرمایا۔

11117 - عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ابوسلمہ سے مروی ہے کہ ابوہریرہ اور ابن عباس نے (باکرہ کی طلاق ثلاثہ کے متعلق فرمایا) وہ اپنے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

11120 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "إِذَا طَلَّقْتِ امْرَأَةٌ ثَلَاثًا، وَلَمْ تُجْمَعْ فَإِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ، بَلَغَنِي ذَلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ترجمہ: جریج سے مروی ہے کہ عطاء نے (باکرہ کے متعلق) فرمایا جب عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اور وہ اکٹھی نہ ہوں تو ایک طلاق ہوگی جناب ابن عباس سے مجھے ایسے ہی موصول ہوا ہے۔

11122 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: دَخَلَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَلَى الزُّهْرِيِّ بِمَكَّةَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْبِكْرِ تُطَلَّقُ ثَلَاثًا قَالَ: سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، فَكُلُّهُمْ قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«، قَالَ فَخَرَجَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، وَأَنَا مَعَهُ فَأَتَى طَاوُسًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهَا فَأَخْبَرَهُ، وَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَرَأَيْتُ طَاوُسًا رَفَعَ يَدَيْهِ تَعَجُّبًا مِنْ ذَلِكَ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَجْعَلُهَا إِلَّا وَاحِدَةً

ترجمہ: ایوب سے مروی ہے کہ حکم بن عتیبہ مکہ میں زہری کے پاس گئے اور میں ان کے ساتھ تھا تو لوگوں نے ان سے باکرہ کی تین طلاقوں کے متعلق پوچھا تو انہوں

نے فرمایا ابن عباس، ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو سب نے فرمایا وہ اپنے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کے کسی غیر مرد سے نکاح کرے حکم بن عتیبہ طاؤس کے پاس آیا اور میں بھی ساتھ تھا طاؤس مسجد میں تھے حکم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا ابن عباس کے قول کے متعلق انہوں نے قول ابن عباس بتایا اور زہری کا بھی پھر میں دیکھا طاؤس کو انہوں دونوں ہاتھوں کو تعجب اُٹھایا اور کہا اللہ کی قسم ابن عباس اس کو ایک ہی قرار دیتے تھے۔

11123 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: »الثَّلَاثُ وَالْوَاحِدَةُ فِي الَّتِي لَمْ يُدْخَلْ بِهَا سَوَاءٌ«

ترجمہ: ابو عیاض سے مروی ہے کہ ابن عباس نے فرمایا غیر مدخولہ کے لئے تین اور ایک برابر ہیں۔

بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا

11342 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَدَدَ النُّجُومِ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي نِسَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ كَلِمَةً لَا أَحْفَظُهَا قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَمَانِيًا، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: »فَيُرِيدُ هَؤُلَاءِ أَنْ تَبِينَ مِنْكَ؟« قَالَ: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: »يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ الطَّلَاقَ، فَمَنْ طَلَّقَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَقَدْ بَيَّنَ، وَمَنْ لَبَّسَ جَعَلْنَا بِهِ لُبْسَهُ، وَاللَّهِ لَا تُلَبِّسُونَ عَلَى أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ نَحْمِلُهُ عَنْكُمْ، نَعَمْ هُوَ كَمَا يَقُولُ«، قَالَ: وَنَرَى أَنَّ قَوْلَ ابْنِ سِيرِينَ كَلِمَةً لَا أَحْفَظُهَا، أَنَّهُ قَالَ: »لَوْ كَانَ عِنْدَهُ نِسَاءُ أَهْلِ الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ هَذَا ذَهَبْنَ كُلُّهُنَّ«

ترجمہ: معمر نے ایوب سے انہوں نے سیرین سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے روایت کیا ایک شخص حضرت ابن مسعود کے پاس حاضر ہوا عرض کی: میں نے بیوی کو ستاروں کی تعداد برابر طلاق دی اور ابن مسعود نے دنیا جہاں کی عورتوں کے متعلق ایک جملہ بولا جواب مجھے یاد نہیں اور راوی کہتا ہے کہ ان کے پاس ایک اور شخص آیا اور کہا میں نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دی ہیں اور آپ نے فرمایا اللہ نے مسئلہ طلاق کو واضح کر دیا ہے جس نے اللہ کے حکم کے مطابق طلاق دی اُس نے واضح کیا اور جس نے تلبیس کی ہم نے اُس کے ساتھ کر دیا اُس کے لُبس کو اور اللہ کی قسم تم تلبیس نہیں کرو گے اپنے آپ پر پھر ہم تمہارے ذمہ دار ہوں گے ہاں ایسا ہے جیسا کہ وہ (فقہاء) کہتے ہیں اور راوی کہتا ہے کہ میرا گمان ہے کہ ابن سیرین کا یہ کہنا وہ کلمہ مجھے یاد نہیں وہ یہ ہے کہ اگر اُس کے پاس دنیا جہاں کی عورتیں ہوں پھر فرمایا سب کی سب (نکاح سے) نکل جائیں گی۔

11343- عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي تِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ فَقِيلَ لِي: قَدْ بَانَتْ مِنِّي، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: »لَقَدْ أَحَبُّوا أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا« قَالَ: فَمَا تَقُولُ رَحِمَكَ اللَّهُ، فَظَنَّ أَنَّهُ سَيُرَخِّصُ لَهُ، فَقَالَ: »ثَلَاثٌ تُبِينُهَا مِنْكَ، وَسَائِرُهَا عُدْوَانٌ«

ترجمہ: معمر نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے اور انہوں نے علقمہ سے روایت کیا کہ ایک شخص حضرت ابن مسعود کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دیں اور میں نے کسی سے پوچھا ہے تو مجھے بتایا گیا: وہ تجھ سے جدا ہوگئی حضرت ابن مسعود نے فرمایا: انہوں نے پسند کیا کہ تیرے اور تیری بیوی کے مابین

تفریق کر دیں عرض کی: حضور آپ کیا کہتے ہیں شخص نے گمان کیا آپ اسے کوئی رخصت دیں گے آپ نے فرمایا: تین طلاقوں نے اسے تجھ سے جدا کر دیا اور باقی گناہ ہیں۔

11390 - عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ: »لَوِ اتَّقَيْتَ اللَّهَ جَعَلَ لَكَ مَخْرَجًا«، وَلَا يَزِيدُهُ عَلَى ذَلِكَ

ترجمہ: معمر نے روایت کیا ابن طاؤس سے اور انہوں نے اپنے باپ سے فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس سے جب تین طلاقوں کے متعلق پوچھا جاتا تو آپ فرماتے: اگر تو اللہ سے ڈرتا اللہ تعالیٰ تیرے لئے کوئی راستہ بناتا اور اس کے سوا کچھ نہ کہتے تھے

11391 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ قَالَ: »إِنَّمَا يَكْفِيهِ مِنْ ذَلِكَ رَأْسُ الْجَوْزَاءِ«

ترجمہ: ایوب نے مجاہد سے روایت کیا حضرت ابن عباس سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے بیوی کو ستاروں کی تعداد طلاقیں دے دیں تو آپ نے فرمایا اُسے راس الجوزاء (الجوزاء ایک ستارے و برج کا نام ہے جس کے سر پر تین تارے ہوتے ہیں) ہی کافی ہے

11392 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ عَطَاءٍ بَعْدَ وَفَاتِهِ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »يَأْخُذُ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثًا، وَيَدَعُ سَبْعًا وَتِسْعِينَ«

ترجمہ: ابن جریج نے عبدالحمید بن رافع سے اور انہوں نے عطاء سے ان کی وفات

کے بعد بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس کو کہا کہ کسی نے بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں تو آپ نے فرمایا: اس سے تین لے لے اور ستانوے چھوڑ دے۔

11393 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ كَثِيرٍ، وَالْأَعْرَجُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

ترجمہ: ابن جریج نے ابن کثیر اور اعرج سے اور انہوں نے ابن عباس سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

11394 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا، فَقَالَ: »تَأْخُذُ ثَلَاثًا، وَتَدَعُ تِسْعَ مِائَةٍ وَسَبْعَةً وَتِسْعِينَ«

ترجمہ: ابن جریج نے عکرمہ بن خالد سے روایت کی ہے انہیں سعید بن جبیر نے بتایا ایک شخص حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں نے بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں آپ نے فرمایا: اس سے تین لے لے اور نو سو ستانوے چھوڑ دے۔

11395 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

ترجمہ: ابن جریج نے مجاہد سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اسی جیسی روایت بیان کی ہے۔

11396 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَلَاثًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "يَا أَبَا عَبَّاسٍ يُطَلِّقُ أَحَدُكُمْ فَيَسْتَحْمِقُ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ عَصَيْتَ رَبَّكَ، وَفَارَقْتَ امْرَأَتَكَ". وَذَكَرَهُ مُجَاهِدٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ترجمہ: ابن جریج نے حضرت مجاہد سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے

روایت کیا ہے کہ آپ کو کسی شخص نے کہا: اے ابن عباس میں نے بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں تو آپ نے فرمایا: بے وقوف بن کر طلاق دے دیتے ہو پھر کہتے ہو اے ابن عباس! تو نے رب کی نافرمانی کی ہے اور بیوی کو جدا کر دیا۔

11397 - عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: جَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ فَقَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ، وَبَقِيَّتُهَا عَلَيْكَ وِزْرًا. اتَّخَذْتَ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا«

ترجمہ: امام ثوری نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ ایک شخص حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور کہا: میں نے بیوی کو ہزار طلاقیں دی ہیں تو آپ نے فرمایا: تین طلاقوں نے بیوی کو تجھ پر حرام کر دیا اور بقیہ تجھ پر گناہ تو نے اللہ کی آیات کو مذاق بنالیا۔

"المصنف في الأحاديث والآثار" كِتَابُ الطَّلَاقِ: مَنْ كَرِهَ أَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ، وَأَجَازَ ذَلِكَ عَلَيْهِ، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ، مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ النُّجُومِ، فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا، فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا، مَتَى يَقَعُ عَلَيْهَا؟ مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا، فَتَقُولُ: أَنْتَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے 11 روایات ہیں

مَنْ كَرِهَ أَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ، وَأَجَازَ ذَلِكَ عَلَيْهِ

18088 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا " فَقَالَ: »إِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللّٰہَ فَأَنْدَمَهُ، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا«

ترجمہ: انہوں نے ابن عباس سے بیان کیا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میرے چچا نے بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں تو آپ نے فرمایا: تیرے چچا نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے شرمندہ کر دیا ہے اور اس کے لئے کوئی راستہ نہیں بنایا۔

فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ

18102 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَإِنَّمَا قُلْتُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً، فَتَبِينُ مِنِّي بِثَلَاثٍ، أَمْ هِيَ وَاحِدَةٌ؟ فَقَالَ: »بَانَتْ بِثَلَاثٍ، وَعَلَيْكَ وِزْرُ سَبْعَةٍ وَتِسْعِينَ«

ترجمہ: ہمیں ابو بکر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہمیں عباد بن عوام نے ہارون بن عنترہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: میں ابن عباس کے ہاں بیٹھا تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: اے ابن عباس اس نے بیوی کو سو مرتبہ طلاق دی ہے اور میں نے وہ ایک مرتبہ لفظ کہے ہیں تو میری بیوی مجھ سے تین طلاقوں سے جدا ہو گی یا ایک طلاق سے تو آپ نے جواب دیا کہ وہ تین طلاقوں کے ساتھ جدا ہو گی اور تجھ پر ستانوے کا گناہ ہو گا۔

18103 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا وَمِائَةً

قَالَ: »بَانَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ، وَسَائِرُهُنَّ وِزْرٌ، اتَّخَذْتَ آيَاتِ اللهِ هُزُوًا«

ترجمہ: ہمیں ابوبکر نے بیان فرمایا وہ کہتے ہیں ہمیں وکیع نے سفیان سے بیان کیا۔ وہ کہتے مجھے عمرو بن مرہ نے بیان کیا سعید بن جبیر سے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت ابن عباس کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے اپنی بیوی کو گیارہ سو طلاقیں دی ہیں آپ نے فرمایا: وہ تجھ سے تین طلاقوں کے ساتھ جدا ہوگئی اور باقی تجھ پر گناہ ہے تو نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو مذاق بنالیا۔

مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ النُّجُومِ

18112 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرٍو، سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ، فَقَالَ: »يَكْفِيهِ مِنْ ذَلِكَ رَأْسُ الْجَوْزَاءِ«

ترجمہ: ہمیں ابوبکر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اور انہوں نے عمرو سے بیان کیا حضرت ابن عباس سے ایک شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق دیتا ہے تو آپ نے فرمایا اُسے راس الجوزاء (الجوزاء ایک ستارے و برج کا نام ہے جس کے سر پر تین تارے ہوتے ہیں) ہی کافی ہے

فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا

18151 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَا: »فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ابو بکر نے بیان کیا فرماتے ہیں ہمیں ابن فضیل نے مطرف سے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابن عباس اور ابن مسعود سے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ جو شخص غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے دے وہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے۔

18159 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ہمیں ابو بکر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہمیں عبدہ نے یحیٰ بن سعید سے انہوں نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے انہوں نے ایک انصاری آدمی سے بیان کیا جن کا نام معاویہ تھا کہ حضرت ابن عباس، ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ نے فرمایا: وہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے۔

18169 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا: »إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ہمیں ابو بکر نے بیان کیا فرماتے ہیں ہمیں وکیع نے اسرائیل سے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے سعید بن جبیر اور ابن عباس سے بیان فرمایا کہ وہ کہتے ہیں جب کوئی غیر مدخولہ کو تین طلاقیں دے دے تو اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے۔

فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا، مَتَى يَقَعُ عَلَيْهَا؟

18176 -حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: »إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَلَوْ قَالَهَا تَتْرَى بَانَتْ بِالْأُولَى«

ترجمہ: ہمیں ابو بکر نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عطاء سے اور انہوں نے ابن عباس سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: جو شخص غیر مدخولہ کو تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے ہاں اگر وہ یکے بعد دیگر کہتا تو پہلی طلاق سے جدا ہو جاتی (باقی دو طلاقیں لغو ہو جاتیں)۔

مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا، فَتَقُولُ: أَنْتَ طَالِقٌ ثَلَاثًا

18393 -حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَمْرُكِ بِيَدِكِ، فَقَالَتْ: أَنْتَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "خَطَّأَ اللَّهُ نَوْأَهَا، لَوْ قَالَتْ: أَنَا طَالِقٌ ثَلَاثًا لَكَانَ كَمَا قَالَتْ"

ترجمہ: ہمیں ابو بکر نے جریر بن عبد الحمید سے انہوں نے منصور سے اور انہوں نے ابن عباس سے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو کہا کہ تیرا معاملہ تیرے ہاتھ تو اس بیوی نے کہا تو تین طلاق والی ہے تو ابن عباس نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کی تفوید کو خطا کر دیا اگر وہ کہہ دیتی میں تین طلاق والی ہوں تو تین واقع ہو جاتیں۔

18395 -حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ: »خَطَّأَ اللَّهُ نَوْأَهَا«

ترجمہ: عطاء سے مروی ہے کہ ابن عباس نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کی عطیہ کو خطا کر دیا ہے یعنی اگر وہ کہہ دیتی تجھے تین طلاقیں ہیں تو واقع ہو جاتی۔

18396 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا، فَقَالَتْ: أَنْتَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، قَالَ: »خَطَّأَ اللَّهُ نَوْأَهَا«

ترجمہ: ہمیں ابو بکر نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے ابن عباس سے بیان فرمایا۔ کہ ایک شخص نے اپنی عورت کا معاملہ اس کے ہاتھ دے دیا تو اس عورت نے کہا: تو تین طلاق والا ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کی عطیہ کو خطا کر دیا ہے یعنی اگر وہ کہہ دیتی تجھے تین طلاقیں ہیں تو واقع ہو جاتی۔

مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

18446 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَ بِظِئْرٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: إِنَّ ظِئْرِي هَذَا، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَهَلْ عِنْدَكُمَا بِذَلِكَ عِلْمٌ؟ أَوْ هَلْ تَجِدَانِ لَهُ رُخْصَةً؟ فَقَالَا: لَا، وَلَكِنَّا تَرَكْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، عِنْدَ عَائِشَةَ فَأْتِهِمْ فَسَلْهُمْ، ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيْنَا فَأَخْبِرْنَا، فَأَتَاهُمْ فَسَأَلَهُمْ، فَقَالَ لَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »بَتَّتْ«، وَذَكَرَ مِنْ عَائِشَةَ مُتَابَعَةً لَهُمَا

ترجمہ: ہمیں ابو بکر نے ابن علیہ سے انہوں نے ایوب سے اور انہوں نے نافع سے

بیان کیا کہ ابن عمر اپنے رضائی باپ کو عاصم بن عمر اور ابن زبیر کے پاس لائے اور کہا کہ میرے رضائی والد نے غیر مدخولہ بیوی کو طلاق بتہ دی ہے کیا تمہارے پاس اس کا کوئی علم یا اس کے لئے کوئی رخصت ہے انہوں نے فرمایا: نہیں لیکن ابن عباس اور ابوہریرہ حضرت عائشہ کے پاس گئے ہوئے ہیں وہاں جاؤ اور ان سے پوچھو پھر آکر ہمیں بھی بتلانا ابن عمر گئے اور پوچھا تو حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: اس کے لئے حلال نہیں ہے یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا: وہ اس سے جدا ہوگئی اور عائشہ نے ان کی موافقت کی۔

عَبْدُاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ (المتوفیٰ 73ھ)

"سنن سعید بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ، بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے 2 روایات ل

بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ

1066 - أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَهْرٌ مَوْلًى لِآلِ أَبِي نَمِرٍ، فَقَالَ: "يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ. قَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: مَهْرٌ. قَالَ: بَلْ أَنْتَ مُهَيْرٌ، يُؤْخَذُ مِنْكَ ثَلَاثَةٌ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ يُحَاسِبُكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

ترجمہ: سعید بن ابی سعید کی روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمر کے پاس موجود تھا تو ایک مُہر نامی شخص حاضر ہوا جو آلِ ابی نَمِر کا مولی تھا اور عرض کہ کہ اے ابو عبدالرحمن میں

نے بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے تو عرض کی میرا نام مہر ہے تو آپ نے فرمایا بلکہ تیرا نام مُھیر ہے تین طلاقیں بیوی پر واقع ہو جائیں گی اور باقی ستانویں کا حساب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھ سے لے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا

1620 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: "إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ، أَوِ اثْنَتَيْنِ فَثِنْتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، إِلَّا أَنْ يُنَاكِرَهَا وَيَقُولُ: لَمْ أَجْعَلِ الْأَمْرَ إِلَيْكِ إِلَّا فِي وَاحِدَةٍ فَيَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ، وَإِنْ رَدَّتِ الْأَمْرَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، وَكَانَ يَقُولُ: الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ

ترجمہ: حضرت نافع کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی طلاق کا معاملہ بیوی کے سپرد کر دے تو وہ ایک طلاق اپنے آپ کو دے تو ایک ہو جائے گی دو دے تو دو ہو جائیں گی تین دے تو تین ہو جائیں گی ہاں اگر وہ شخص بیوی پر انکار کرے اور کہے کہ میں نے تجھے ایک طلاق سپرد کی تھی اور اس پر وہ حلف اُٹھائے (تو ایک ہو گی) اور اگر عورت طلاق کو قبول نہ کرے تو کچھ نہ ہو گا اور آپ فرماتے تھے اس صورت میں عورت جو فیصلہ کرے گی وہی مانا جائے گا۔

"المصنف" كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ أَوْ نُفَسَاءُ، أَهِيَ تَحْتَسِبُ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ؟، بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ، بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ، بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا، بَابُ الْمَرْأَةِ تُمَلِّكُ أَمْرَهَا فَرَدَّتْهُ، هَلْ تُسْتَحْلَفُ؟ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے 8 روایات ہیں

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ أَوْ نُفَسَاءُ، أَهِيَ تَحْتَسِبُ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ؟

10964 -عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ثَلَاثًا، فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: »عَصَيْتَ رَبَّكَ، وَبَانَتْ مِنْكَ، لَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ«

ترجمہ: امام ثوری نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے نافع سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بیوی کو حیض کی حالت میں تین طلاقیں دے دیں اور ابن عمر سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: تو نے رب کی نافرمانی کی ہے اور بیوی تجھ سے جدا ہوگئی ہے اور وہ تیرے لیے حلال نہیں ہے یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے۔

بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ

11104 -عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ "فِي الْبِكْرِ إِذَا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ"

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ جب غیر مدخولہ بیوی کا زوج تین طلاقیں دے دے تو وہ اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے۔

11105 -عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

-عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: »مَا أَرَى مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ إِلَّا قَدْ حَرَجَ«

ترجمہ: ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے بیوی کو ہمبستری سے پہلے تین طلاقیں دی ہیں تو آپ نے فرمایا میں یہی سمجھتا ہوں

اس نے گناہ کیا ہے۔

11115 -عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو سُئِلُوا عَنِ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلَاثًا، فَكُلُّهُمْ قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: محمد بن ایاس بن بکیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس، ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر سے پوچھا گیا کہ جو شخص غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو سب نے یہی جواب دیا کہ اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے۔

11071 -عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو سُئِلُوا عَنِ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلَاثًا، فَكُلُّهُمْ قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ابن جریج نے ابن شہاب سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے انہوں نے محمد بن عیاض بن بکیر سے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس، ابوہریرہ اور عبداللہ ابن عمر سے غیر مدخولہ کی تین طلاقوں کے متعلق سوال کیا گیا تو سب نے یہی فرمایا کہ اس کے لئے حلال نہیں ہے یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے۔

11072 -عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَتَى ابْنَ

عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ، وَعِنْدَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »إِحْدَى الْمُعْضَلَاتِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ«
، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: »وَاحِدَةٌ تُبِينُهَا، وَثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا«، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »زَيَّنْتَهَا يَا أَبَا
هُرَيْرَةَ«، أَوْ قَالَ: »نَوَّرْتَهَا«، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا. يَعْنِي: أَصَابَ

ترجمہ: عبدالرزاق نے عمر بن راشد سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے بیان کیا مزینہ علاقے کا ایک آدمی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے کر حضرت ابن عباس کے ہاں پوچھنے آیا اور آپ کے ہاں حضرت ابوہریرہ بھی موجود تھے حضرت ابن عباس نے فرمایا: اے ابوہریرہ یہ مشکل ترین مسائل میں سے ہے حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: ایک طلاق اس کو جدا کر دیتی ہے اور تین طلاقیں حرام کر دیتی ہیں تو حضرت ابن عباس نے فرمایا: اے ابوہریرہ تو نے مزین کر دیا یا کہا تو نے منور کر دیا یا اس جیسا کلمہ فرمایا یعنی تو نے صحیح کہا۔

11078 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: دَخَلَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَلَى الزُّهْرِيِّ بِمَكَّةَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْبِكْرِ تُطَلَّقُ ثَلَاثًا قَالَ: سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَكُلُّهُمْ قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«، قَالَ فَخَرَجَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، وَأَنَا مَعَهُ فَأَتَى طَاوُسًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهَا فَأَخْبَرَهُ، وَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَرَأَيْتُ طَاوُسًا رَفَعَ يَدَيْهِ تَعَجُّبًا مِنْ ذَلِكَ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَجْعَلُهَا إِلَّا وَاحِدَةً

ترجمہ: معمر نے ایوب سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ حکم بن عتیبہ مکہ میں امام زہری کے پاس آئے میں آپ کے ساتھ تھا لوگوں نے امام زہری سے غیر مدخولہ کی تین طلاقوں کے متعلق سوال کیا انہوں نے فرمایا: یہ مسئلہ ابن عباس، ابوہریرہ اور

عبداللہ ابن عمر سے پوچھا گیا سب نے یہی جواب دیا اس کے لئے حلال نہیں ہے یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرلے تو حکم بن عتیبہ وہاں سے چلے میں بھی ساتھ تھا تو حضرت طاؤس کے پاس حاضر ہوئے وہ مسجد میں تھے ان کی طرف متوجہ ہوئے حضرت ابن عباس کے قول کے متعلق پوچھا اور انہوں نے خبر دی تو حکم بن عتیبہ نے امام زہری کے قول کے متعلق بتایا تو حضرت طاؤس نے تعجب سے ہاتھ بلند کر کے فرمایا: اللہ کی قسم حضرت ابن عباس اس کو ایک ہی بناتے تھے۔

بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ

11222 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْبَتَّةِ: »هِيَ ثَلَاثٌ«

ترجمہ: سالم کی حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جو شخص بیوی کو بتہ طلاق دے تو وہ تین طلاقیں ہوں گی۔

11228 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ فِي الْخَلِيَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ: »كَانَ يَجْعَلُهَا ثَلَاثًا ثَلَاثًا«

ترجمہ: نافع کی حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ جو شخص بیوی کو خلیہ یا بریہ لفظ سے طلاق دے تو آپ اس کو تین طلاقیں قرار دیتے تھے۔

بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا

11388 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: »مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا طَلُقَتْ، وَعَصَى رَبَّهُ«

ترجمہ: سالم کی حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ جو شخص بیوی کو تین طلاقیں دے

دے تو وہ تین ہی ہوں گی اور وہ گناہ گار ہو گا۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَمْلِكُ أَمْرَهَا فَرَدَّتْهُ، هَلْ تُسْتَحْلَفُ؟

11953 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا، فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: »مَا اسْمُكَ؟« قَالَ: مُهْرٌ قَالَ: »مُهْرٌ أَحْمَقُ، عَمَدْتَ إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي يَدِكَ فَجَعَلْتَهُ فِي يَدِهَا، فَقَدْ بَانَتْ مِنْكَ«

ترجمہ: نافع سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اُس کے سپرد کر دیا اور اُس نے خود کو تین طلاقیں دے دی تو اُس نے ابن عمر سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا تیرا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا مُھر تو فرمایا مُھر احمق ہے ارادہ کیا تو نے اُس چیز کا جو اللہ نے تیرے ہاتھ میں دی پس تو نے اُسے عورت کے ہاتھ میں دے دیا تو اب وہ تجھ سے جدا ہو گئی ہے۔

11955 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ، سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مَلَّكَ امْرَأَتَهُ أَمْرَهَا، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ: »طَلُقَتْ، وَرَغِمَ أَنْفُهُ«

ترجمہ: خلاد سے مروی ہے کہ مجھے خبر دی اُس شخص نے جس نے ابن عمر سے پوچھا اُس شخص کے متعلق جس نے اپنی بیوی کا معاملہ اُس کے سپرد کر دیا تو اُس نے خود کو تین طلاقیں دے دی تو آپ نے فرمایا وہ مطلقہ ہو گئی اور شوہر کا ناک خاک آلود ہو۔

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا، مَنْ كَرِهَ أَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ، وَأَجَازَ ذَلِكَ عَلَيْهِ، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ، مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، مَا قَالُوا: فِيهِ إِذَا قَالَ: كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ فَهُوَ حَرَامٌ" میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

سے 3 روایات ہیں

فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا

17860 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ابو بکر نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے محمد بن ایاس بن بکیر سے انہوں نے ابو ہریرہ، ابن عباس اور حضرت عائشہ سے بیان کیا جو شخص بیوی کو تین طلاقیں دے ہمبستری سے پہلے انہوں نے فرمایا: اس کے لئے حلال نہ ہو گی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے۔

مَا قَالُوا: فِيهِ إِذَا قَالَ: كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ فَهُوَ حَرَامٌ

18181 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا شَرِيكٌ، عَنْ مُخَوَّلٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: »الْحَرَامُ إِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا، وَإِنْ لَمْ يَنْوِ طَلَاقًا فَهِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا«

ترجمہ: ابو بکر نے شریک سے انہوں نے مخول سے انہوں نے عامر سے اور انہوں نے عبد اللہ سے بیان کیا کہ حرام کہنے کی صورت میں اگر طلاق کی نیت کرے تو ایک ہو گی اور وہ رجاعت کا مالک ہے اگر طلاق کی نیت نہ کی وہ قسم ہے جس کا کفارہ دے۔

18091 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: »مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَقَدْ عَصَى رَبَّهُ، وَبَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ«

ترجمہ: ابوبکر نے اسباط بن محمد سے انہوں نے اشعث اور انہوں نے نافع سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا: جس شخص نے بیوی کو تین طلاقیں دیں اس نے رب کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس سے جدا ہوگئی۔

فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ

18106 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ قَالَ: نا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، قَالَ: »بَانَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ يُحَاسِبُكَ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ«

ترجمہ: ابوبکر نے محمد بن بشر سے انہوں نے ابومعشر سے انہوں نے سعید مقبری سے بیان کیا فرماتے ہیں: ایک شخص عبداللہ بن عمر کے پاس حاضر ہوا اور میں بھی ان کے ہاں موجود تھا عرض کی: اے ابوعبدالرحمن! اس نے بیوی کو سو مرتبہ طلاق دی ہے فرمایا: تین طلاقوں کے ساتھ تجھ سے جدا ہوگئی باقی ستانوے کا حساب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھ سے لے گا۔

مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

18141 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَ بِظِئْرٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: إِنَّ ظِئْرِي هَذَا، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَهَلْ عِنْدَكُمَا بِذَلِكَ عِلْمٌ؟ أَوْ هَلْ تَجِدَانِ لَهُ رُخْصَةً؟ فَقَالَا: لَا، وَلَكِنَّا تَرَكْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، عِنْدَ عَائِشَةَ فَأْتِهِمْ فَسَلْهُمْ، ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيْنَا فَأَخْبِرْنَا، فَأَتَاهُمْ

فَسَأَلَهُمْ، فَقَالَ لَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »بَتَّتْ«، وَذَكَرَ مِنْ عَائِشَةَ مُتَابَعَةً لَهُمَا

ترجمہ: ابو بکر نے ابن علیہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے بیان کیا کہ ابن عمر اپنے رضائی باپ کو عاصم بن عمر اور ابن زبیر کے پاس لائے اور کہا کہ میرے رضائی والد نے غیر مدخولہ بیوی کو طلاق بتہ دی ہے کیا تمہارے پاس اس کا کوئی علم یا اس کے لئے کوئی رخصت ہے انہوں نے فرمایا: نہیں لیکن ابن عباس اور ابو ہریرہ حضرت عائشہ کے پاس گئے ہوئے ہیں وہاں جاؤ اور ان سے پوچھو پھر آ کر ہمیں بھی بتلانا پس ابن عمر گئے اور پوچھا تو حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: اس کے لئے حلال نہیں ہے یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا: وہ اس سے جدا ہوگئی اور حضرت عائشہ نے ان کی موافقت کی۔

18439 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، »فِي الْبَتَّةِ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ«

ترجمہ: عبدہ بن سلیمان نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے بیان کیا کہ بتہ تین طلاقیں ہیں۔

عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (المتوفی 73ھ)

"سنن سعید بن منصور" كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے 2 روایات ہیں

1075 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سُفْيَانُ: أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالُوا فِي الَّذِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا: »إِنَّمَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: سفیان سے مروی ہے کہ زہری نے غالبا ابوسلمہ سے بیان کیا کہ ابن عباس، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو نے غیر مدخولہ کو تین طلاقیں دینے والے کے متعلق کہا اس کی بیوی اس کے لئے حلال نہیں یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے

1095 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، قَالَ: »الثَّلَاثُ وَالْوَاحِدَةُ لِلْبِكْرِ سَوَاءٌ«، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: »إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ وَلَسْتَ بِمُفْتٍ، الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا، وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: بکیر سے مروی ہے کہ عطاء بن یسار سے اس بندہ کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو قبل از دخول تین طلاقیں دیں تو فرمایا تین اور ایک باکرہ کے لئے برابر ہیں تو ان کو عبداللہ بن عمرو نے فرمایا تو نقل کرنے والا ہے مفتی نہیں ایک طلاق عورت کو جدا کردے گی اور تین اس کو حرام کردیں گی یہاں تک کہ کسی اور سے نکاح کرلے۔

"المصنف" كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے 2 روایات ہیں

11118 - عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ نُعْمَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ قَالَ:

سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا، فَقَالَ: إِنَّمَا طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: »أَنْتَ قَاصٌّ، الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا، وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: نعمان سے مروی ہے کہ عطاء بن یسار سے ایک شخص نے اپنی باکرہ بیوی کو تین طلاقیں دینے والے کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا باکرہ کی طلاق ایک ہی ہے تو ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے فرمایا تو نقل کرنے والا ہی ہے ایک طلاق عورت کو جدا کر دے گی اور تین اس کو حرام کر دیں گی یہاں تک کہ کسی اور سے نکاح کر لے۔

11122- عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: دَخَلَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَلَى الزُّهْرِيِّ بِمَكَّةَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْبِكْرِ تُطَلَّقُ ثَلَاثًا قَالَ: سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، فَكُلُّهُمْ قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«، قَالَ فَخَرَجَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، وَأَنَا مَعَهُ فَأَتَى طَاوُسًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهَا فَأَخْبَرَهُ، وَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَرَأَيْتُ طَاوُسًا رَفَعَ يَدَيْهِ تَعَجُّبًا مِنْ ذَلِكَ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَجْعَلُهَا إِلَّا وَاحِدَةً

ترجمہ: معمر نے ایوب سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ حکم بن عتیبہ مکہ میں امام زہری کے پاس آئے میں آپ کے ساتھ تھا لوگوں نے امام زہری سے غیر مدخولہ کی تین طلاقوں کے متعلق سوال کیا انہوں نے فرمایا: یہ مسئلہ ابن عباس، ابوہریرہ اور عبداللہ ابن عمر سے پوچھا گیا سب نے یہی جواب دیا اس کے لئے حلال نہیں ہے یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرلے تو حکم بن عتیبہ وہاں سے چلے میں بھی ساتھ تھا تو

حضرت طاؤس کے پاس حاضر ہوئے وہ مسجد میں تھے ان کی طرف متوجہ ہوئے حضرت ابن عباس کے قول کے متعلق پوچھا اور انہوں نے خبر دی تو حکم بن عتیبہ نے امام زہری کے قول کے متعلق بتایا تو حضرت طاؤس نے تعجب سے ہاتھ بلند کر کے فرمایا: اللہ کی قسم حضرت ابن عباس اس کو ایک ہی بناتے تھے۔

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے 1 روایت ہے

18153 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بِكْرًا ثَلَاثًا؟ قَالَ عَطَاءٌ: فَقُلْتُ: ثَلَاثُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: »مَا يُدْرِيكَ؟ إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٍ، وَلَسْتَ بِمُفْتٍ، الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا، وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: بکیر سے مروی ہے کہ عطاء بن یسار نے کہا کہ میں عبداللہ بن عمرو کے ساتھ بیٹھا تھا تو ان سے ایک شخص نے اپنی باکرہ بیوی کو تین طلاقیں دینے والے کے شخص متعلق پوچھا تو عطاء کہتے ہیں کہ میں نے کہا باکرہ کی تین ایک ہیں اور عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ تجھے کس نے بتایا؟ تو نقل کرنے والا ہی ہے مفتی نہیں ایک طلاق عورت کو جدا کر دے گی اور تین اس کو حرام کر دیں گی یہاں تک کہ کسی اور سے نکاح کر لے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (المتوفی 73ھ)

"المصنف في الأحاديث والآثار" كِتَابُ الطَّلَاقِ: مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے 1 روایت ہے

18446 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَ بِظِئْرٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: إِنَّ ظِئْرِي هَذَا، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَهَلْ عِنْدَكُمَا بِذَلِكَ عِلْمٌ؟ أَوْ هَلْ تَجِدَانِ لَهُ رُخْصَةً؟ فَقَالَا: لَا، وَلَكِنَّا تَرَكْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، عِنْدَ عَائِشَةَ فَأْتِهِمْ فَسَلْهُمْ، ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيْنَا فَأَخْبِرْنَا، فَأَتَاهُمْ فَسَأَلَهُمْ، فَقَالَ لَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »بَتَّتْ«، وَذَكَرَ مِنْ عَائِشَةَ مُتَابَعَةً لَهُمَا

ترجمہ: نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر اپنے رضاعی والد کے ساتھ عاصم بن عمر اور ابن زبیر کے پاس آئے اور کہا کہ میرے اس رضاعی والد نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو طلاقِ بتہ دی ہے تو کیا آپ کے پاس اس کا کوئی علم ہے یا آپ اِن کے لئے کوئی رخصت پاتے ہیں؟ دونوں نے جواب دیا نہیں لیکن ہم نے ابو ہریرہ اور ابن عباس کو حضرت عائشہ کے پاس چھوڑا ہے اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے پوچھو پھر ہمارے پاس آ کر ہم کو بھی بتانا تو وہ اُن کے پاس گئے اور اُن سے پوچھا تو ابو ہریرہ نے فرمایا وہ اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرلے اور ابن عباس نے فرمایا کہ وہ جُدا ہوگئی پھر ابن عمر نے حضرت عائشہ سے ان دونوں کی متابعت ذکر فرمائی۔

أَنَس بنِ مَالِک رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ (المتوفیٰ 93ھ)

"سنن سعید بن منصور "کِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے 2 روایات لائے ہیں

1073 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فِي مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ« وَكَانَ عُمَرُ »إِذَا أُتِيَ بِرَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا أَوْجَعَ ظَهْرَهُ«

ترجمہ: شقیق سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دینے والے کے متعلق فرمایا اس کی بیوی اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے اور جب حضرت عمر پاس اپنی بیوی کو تین طلاقیں دینے والا لایا جاتا تو آپ اس کو پیٹھ پر مارتے۔

1074 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا سُفْيَانُ، عَنْ شَقِيقٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: »هِيَ ثَلَاثٌ، لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. وَكَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِهِ أَوْجَعَهُ«

ترجمہ: شقیق نے حضرت انس بن مالک سے سنا وہ فرمارہے تھے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دینے والے کے متعلق کہ وہ تین طلاقیں ہیں اور وہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے اور جب حضرت عمر کے پاس ایسے شخص کو لایا جاتا تو آپ اس کو مارتے۔

"المصنف "کِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ، بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا میں انس بن

مالک رضی اللہ عنہ سے 2 روایات لائے ہیں

بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ

11109 -عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ سُفْيَانُ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا إِلَى مَجْلِسِهِ، فَمَرَّ بِنَا فَلَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْنَا حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَجْلِسِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: »السَّلَامُ عَلَيْكُمْ« ، فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَقَالَ: »كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا وَيُوجِعُهُ ضَرْبًا«

ترجمہ: ابن عیینہ سے ان کے شیخ سفیان کے متعلق مروی ہے کہ اُنہوں نے کہا ہم حضرت انس بن مالک کے پاس گئے تو وہ ہم سے اُٹھ کر اپنی مجلس میں چلے گئے پس وہ ہمارے پاس سے گذرے اور ہمیں سلام نہیں کیا یہاں تک کہ اپنی مجلس میں پہنچ گئے پھر اپنا چہرہ ہماری طرف کیا اور فرمایا السلام علیکم پھر ہم نے اُن سے اُس شخص کے متعلق دریافت کیا جو اپنی باکرہ غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے تو آپ نے فرمایا حضرت عمر اُن دونوں کے مابین جُدائی کروا دیتے اور مرد کو سخت سزا دیتے۔

بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا

11389 -عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَيْزَارِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: »كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا ظَفِرَ بِرَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا أَوْجَعَ رَأْسَهُ بِالدِّرَّةِ«

ترجمہ: عبید اللہ بن العیزار نے حضرت انس بن مالک سے سُنا وہ فرما رہے تھے حضرت عمر جب ایسے شخص کو پاتے جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے آپ اُس کے سر پر کوڑے مارتے۔

"المصنف في الأحاديث و الآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے 1 روایت ہے

فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا

18166 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: شقیق حضرت انس بن مالک سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کو (تین) طلاق دے اُس کی بیوی اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (المتوفی 64ھ)

"المصنف في الأحاديث و الآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے 1 روایت ہے

18155 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، فِي الَّذِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَقَالَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: حکم حضرت ابوسعید سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی غیر مدخولہ بیوی کو (تین) طلاق دے اُس کی بیوی اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (59ھ)

"سنن سعید بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے 1 روایت ہے

1075 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سُفْيَانُ: أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالُوا فِي الَّذِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا: »إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ابوسلمہ حضرت ابن عباس، ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے اُس کی بیوی اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

"المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے 4 روایات ہیں

11115 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو سُئِلُوا عَنِ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلَاثًا، فَكُلُّهُمْ قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: محمد بن ایاس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس، ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے دریافت کیا گیا اُس باکرہ عورت کے متعلق جس کو اُس کا شوہر تین طلاقیں دے تو سب نے کہا اُس کی بیوی اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد

سے نکاح کرے۔

11116 - عَبدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحيَى بنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ ثَوبَانَ أَنَّ رَجُلًا مِن مُزَينَةَ طَلَّقَ امرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبلَ أَن يَدخُلَ بِهَا فَأَتَى ابنَ عَبَّاسٍ يَسأَلُهُ، وَعِندَهُ أَبُو هُرَيرَةَ، فَقَالَ ابنُ عَبَّاسٍ: »إِحدَى المُعضَلَاتِ يَا أَبَا هُرَيرَةَ« ، فَقَالَ أَبُو هُرَيرَةَ: »وَاحِدَةٌ تُبِينُهَا، وَثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا« ، فَقَالَ ابنُ عَبَّاسٍ: »زَيَّنتَهَا يَا أَبَا هُرَيرَةَ« ، أَو قَالَ: »نَوَّرتَهَا« ، أَو كَلِمَةً تُشبِهُهَا. يَعنِي: أَصَابَ

ترجمہ: محمد بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ مزینہ قبیلہ کے ایک شخص نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دی اور وہ ابن عباس کے پاس آیا اور ان کے پاس ابوہریرہ بیٹھے تھے تو ابن عباس نے فرمایا اے ابوہریرہ یہ مشکل مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے ابوہریرہ نے فرمایا ایک سے وہ جدا ہو جائے گی اور تین سے حرام ہو جائے گی تو ابن عباس نے فرمایا اے ابوہریرہ تو نے اُس کو مزین کیا یا منور کیا اس قسم کا کوئی جملہ بولا یعنی ابوہریرہ نے درست جواب دیا۔

11117 - عَنِ الثَّورِيِّ، عَن مُحَمَّدِ بنِ عَمرٍو، عَن أَبِي سَلَمَةَ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ، وَابنِ عَبَّاسٍ، قَالَا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنكِحَ زَوجًا غَيرَهُ«

ترجمہ: ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس نے (باکرہ کی طلاق ثلاثہ کے متعلق فرمایا) وہ عورت اپنے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

11122 - عَن مَعمَرٍ، عَن أَيُّوبَ قَالَ: دَخَلَ الحَكَمُ بنُ عُتَيبَةَ عَلَى الزُّهرِيِّ بِمَكَّةَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ البِكرِ تُطَلَّقُ ثَلَاثًا قَالَ: سُئِلَ عَن ذَلِكَ ابنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيرَةَ، وَعَبدُ

اللَّہِ بْنُ عَمْرٍو، فَكُلُّهُمْ قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ« ، قَالَ فَخَرَجَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، وَأَنَا مَعَهُ فَأَتَى طَاوُسًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهَا فَأَخْبَرَهُ، وَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَرَأَيْتُ طَاوُسًا رَفَعَ يَدَيْهِ تَعَجُّبًا مِنْ ذَلِكَ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَجْعَلُهَا إِلَّا وَاحِدَةً

ترجمہ: ایوب سے مروی ہے کہ حکم بن عتیبہ مکہ میں زہری کے پاس گئے اور میں ان کے ساتھ تھا تو لوگوں نے اُن سے باکرہ کی تین طلاقوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ابن عباس، ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو سب نے فرمایا وہ اپنے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کے کسی غیر مرد سے نکاح کرے حکم بن عتیبہ طاوس کے پاس آیا اور میں بھی ساتھ تھا طاوس مسجد میں تھے حکم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا ابن عباس کے قول کے متعلق انہوں نے قول ابن عباس بتایا اور زہری کا بھی پھر میں نے دیکھا طاوس کو انہوں نے دونوں ہاتھوں کو تعجب سے اُٹھایا اور کہا اللہ کی قسم ابن عباس اس کو ایک ہی قرار دیتے تھے۔

"المصنف في الأحاديث والآثار" كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا، مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے 3 روایات ہیں

فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا

18154 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبْدَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُعَاوِيَةُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَائِشَةَ، قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: بکیر بن عبداللہ انصار میں سے ایک شخص معاویہ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس، ابوہریرہ اور حضرت عائشہ نے فرمایا (جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے) وہ عورت اپنے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے

18159 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ایاس بن بکیر سے مروی ہے کہ ابوہریرہ، ابن عباس اور حضرت عائشہ نے اُس شخص کے متعلق فرمایا جو اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے وہ حلال نہیں ہوگی اپنے مرد کے لئے یہاں تک کے کسی اور مرد سے نکاح کرے۔

مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

18446 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَ بِظِئْرٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: إِنَّ ظِئْرِي هَذَا، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَهَلْ عِنْدَكُمَا بِذَلِكَ عِلْمٌ؟ أَوْ هَلْ تَجِدَانِ لَهُ رُخْصَةً؟ فَقَالَا: لَا، وَلَكِنَّا تَرَكْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، عِنْدَ عَائِشَةَ فَأْتِهِمْ فَسَلْهُمْ، ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيْنَا فَأَخْبِرْنَا، فَأَتَاهُمْ فَسَأَلَهُمْ، فَقَالَ لَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »بَتَّتْ«، وَذَكَرَ مِنْ عَائِشَةَ مُتَابَعَةً لَهُمَا

ترجمہ: نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر اپنے رضاعی والد کے ساتھ عاصم بن عمر اور ابن

زبیر کے پاس آئے اور کہا کہ میرے اس رضاعی والد نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو طلاقِ بتہ دی ہے تو کیا آپ کے پاس اس کا کوئی علم ہے یا آپ اِن کے لئے کوئی رخصت پاتے ہیں؟ دونوں نے جواب دیا نہیں لیکن ہم نے ابو ہریرہ اور ابن عباس کو حضرت عائشہ کے پاس چھوڑا ہے اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے پوچھو اور پھر ہمارے پاس آ کر ہم کو بھی بتانا تو وہ اُن کے پاس گئے اور اُن سے پوچھا تو ابو ہریرہ نے فرمایا وہ اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لے اور ابن عباس نے فرمایا کہ وہ جُدا ہوگئی پھر ابن عمر نے حضرت عائشہ سے ان دونوں کی متابعت ذکر فرمائی۔

مُغِيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (المتوفىٰ 50ھ)

"المصنف في الأحاديث والآثار" كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے 1 روایت ہے

18105- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً، فَقَالَ: »ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَيْهِ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَضْلٌ«

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ سے اُس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی تو آپ نے فرمایا تین عورت کو مرد پر حرام کر دیں گی اور ستانوے فضول ہیں۔

أُمُّ الْمُؤْمِنِين عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (المتوفیٰ 58ھ)

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا، مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے 3 روایات ہیں

فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا

18154 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبْدَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُعَاوِيَةُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَائِشَةَ، قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: بکیر بن عبداللہ انصار میں سے ایک شخص معاویہ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس، ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ نے فرمایا (جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے) وہ عورت اپنے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے

18159 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ایاس بن بکیر سے مروی ہے کہ ابو ہریرہ، ابن عباس اور حضرت عائشہ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے کہ وہ حلال

نہیں ہوگی اپنے مرد کے لئے یہاں تک کے کسی اور مرد سے نکاح کرے۔

مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

18446 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَ بِظِئْرٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: إِنَّ ظِئْرِي هَذَا، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَهَلْ عِنْدَ كُمَا بِذَلِكَ عِلْمٌ؟ أَوْ هَلْ تَجِدَانِ لَهُ رُخْصَةً؟ فَقَالَا: لَا، وَلَكِنَّا تَرَكْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، عِنْدَ عَائِشَةَ فَأْتِهِمْ فَسَلْهُمْ، ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيْنَا فَأَخْبِرْنَا، فَأَتَاهُمْ فَسَأَلَهُمْ، فَقَالَ لَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »بَتَّتْ«، وَذَكَرَ مِنْ عَائِشَةَ مُتَابَعَةً لَهُمَا

ترجمہ: نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر اپنے رضاعی والد کے ساتھ عاصم بن عمر اور ابن زبیر کے پاس آئے اور کہا کہ میرے اس رضاعی والد نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو طلاقِ بتہ دی ہے تو کیا آپ کے پاس اس کا کوئی علم ہے یا آپ اِن کے لئے کوئی رخصت پاتے ہیں؟ دونوں نے جواب دیا نہیں لیکن ہم نے ابو ہریرہ اور ابن عباس کو حضرت عائشہ کے پاس چھوڑا ہے اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے پوچھو اور پھر ہمارے پاس آکر ہم کو بھی بتانا تو وہ اُن کے پاس گئے اور اُن سے پوچھا تو ابو ہریرہ نے فرمایا وہ اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرلے اور ابن عباس نے فرمایا کہ وہ جُدا ہوگئی پھر ابن عمر نے حضرت عائشہ سے ان دونوں کی متابعت ذکر فرمائی۔

أُمُّ الْمُؤْمِنِين أُمّ سَلَمَة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا (المتوفیٰ 58ھ)

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے 1 روایت ہے

18156 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَقَالَتْ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَطَأَهَا زَوْجُهَا«

ترجمہ: جابر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ سے سنا آپ سے دریافت کیا گیا اُس شخص کے متعلق جس نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دی تو آپ نے فرمایا وہ حلال نہ ہوگی اپنے پہلے مرد کے لئے یہاں تک کہ دوسرا شخص اُس سے صحبت کرلے۔

عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (المتوفیٰ 35ھ)

"المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: قَدْ وَهَبْتُكِ لِأَهْلِكِ میں امام عبداللہ بن ابی ربیعہ سے 1 روایت ہے

11289 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ: »أَيُّمَا رَجُلٍ وَهَبَ امْرَأَتَهُ لِأَهْلِهَا فَطَلَّقُوهَا ثَلَاثًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ«

ترجمہ: عبداللہ بن ابی ربیعہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کا معاملہ اُس کے گھر والوں کے سپرد کردے اور وہ اُس کو تین طلاقیں دے دیں تو وہ خاوند سے جدا ہوجائے گی۔

مرویات تابعین

نام	مرویات کی تعداد
1۔امام طاؤس بن کیسان	5
2۔امام محمد بن شہاب زہری	4
3۔امام حسن بصری	16
4۔امام مکحول شامی	1
5۔امام ابراہیم نخعی	19
6۔امام عمربن عبدالعزیز	1
7۔امام سعیدابن المسیب	3
8۔امام عامر شعبی	6
9۔امام قاضی شُریح	7
10۔امام حکم بن عتیبہ	2
11۔امام عاصم بن عمر	1
12۔امام ابو عیاض	1
13۔امام حارث بن یزید	2
14۔امام محمد بن سیرین	4
15۔امام عطاءبن ابی رباح	2
16۔امام جابر بن زید	1

17۔امام مسروق	1
18۔امام مغیرہ ضبی	1
19۔امام عطاء بن یسار	1
20۔امام سعید بن جبیر	3
21۔امام عکرمہ	1
22۔امام حماد بن ابی سلیمان	2
23۔امام عروہ بنِ زبیر	1
24۔امام قتادہ	4
25۔امام حارث بن عبداللہ	2
26۔امام اعمش کوفی	1
27۔امام عبداللہ بن معقل	3
28۔امام عبدالملک بن مروان	1
29۔امام حمید بن عبدالرحمٰن	1
30۔امام مصعب بن سعد	1
31۔امام عبداللہ بن شداد	1
32۔امام ابو مالک	1
33۔امام جعفر صادق	1

کل مرویاتِ تابعین 101

آثار تابعین اسانید صحیحہ کے ساتھ

طاؤوس بن کیسان رحمہ اللہ (المتوفیٰ 106ھ)

"المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ میں امام طاؤس سے 2 روایات ہیں

11221-عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، فِي التَّدْيِينِ »أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَعَ التَّدْيِينِ يَمِينٌ«

ترجمہ: ابن طاؤس نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ تدیین قسم کے ساتھ نہیں ہوتی۔

11220-عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ فِي الْخَلِيَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ، وَالْبَتَّةِ، وَالْبَائِنَةِ: »هِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا«. قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: »هِيَ ثَلَاثٌ«، وَقَالَ شُرَيْحٌ: نِيَّتُهُ إِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ". قَالَ سُفْيَانُ: »وَيُسْتَحْلَفُ مَعَ التَّدْيِينِ«

ترجمہ: ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا خلیہ، بریۃ، بتتہ اور بائنہ ایک ہے اور مرد اُس کا زیادہ حق دار ہے اور حضرت علی نے فرمایا وہ تین ہیں اور قاضی شریح نے فرمایا نیت معتبر ہے اگر تین کی نیت کی تو تین اور اگر ایک کی نیت کی تو ایک اور سفیان نے فرمایا اُس سے دیانۃً حلف لیا جائے گا۔

بَابُ الْمُطَلِّقِ ثَلَاثًا

11346-عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ: »لَوِ اتَّقَيْتَ اللّٰهَ جَعَلَ لَكَ مَخْرَجًا «، وَلَا يَزِيدُهُ عَلَى ذَلِكَ

ترجمہ: ابن طاؤس اپنے والد سے بیان فرماتے ہیں کہ ابن عباس سے جب سوال کیا جاتا اُس شخص کے متعلق جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو آپ فرماتے (تم اس کو کہو) اگر تو اللہ سے ڈرتا تو وہ تیرے لئے کوئی راستہ بناتا اور اس کے علاوہ کچھ نہ فرماتے

-

"المصنف في الأحاديث و الآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: مَا قَالُوا: إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، مَا قَالُوا: فِي الْخَلِيَّةِ میں امام طاؤس سے 2 روایات ہیں

مَا قَالُوا: إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ

18179 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُمْ قَالُوا: »إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ«

ترجمہ: قتادہ سے مروی ہے کہ طاؤس، عطاء اور جابر بن زید نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہے۔

مَا قَالُوا: فِي الْخَلِيَّةِ

18459 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ وُهَيْبٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: »الْخَلِيَّةُ مَا نَوَى«

ترجمہ: ابن طاؤس اپنے والد سے بیان فرماتے ہیں کہ خلیہ میں نیت معتبر ہے۔

مُحَمَّد بن مسلم بن شہاب الزُّهرِيّ رَحِمَهُ الله (المتوفى 124ھ)

"المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ، بَابُ طَلَاقِ الْحَرَجِ، بَابُ الْحَرَامِ، بَابُ الَّذِي يَحْلِفُ بِالطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَفْعَلُ، ثُمَّ يُطَلِّقُ وَاحِدَةً، وَتَنْقَضِي الْعِدَّةُ، ثُمَّ تَعْمَلُ مَا حَلَفَ میں امام ابن شہاب زہری سے 4 روایات ہیں

بَابُ الْبَتَّةِ، وَ الْخَلِيَّةِ

11231 -عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ »أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُهَا بِمَنْزِلَةِ الثَّلَاثِ «، قَالَ مَعْمَرٌ: »وَقَالَهُ الْحَسَنُ أَيْضًا«

ترجمہ: معمر سے مروی ہے کہ زہری اور حسن بصری (طلاق بتہ وخلیہ) کو تین شمار کرتے تھے۔

بَابُ طَلَاقِ الْحَرَجِ

11254-عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "كَانَ مَرَّةً يَقُولُ: هِيَ ثَلَاثٌ، وَمَرَّةً يَقُولُ: هُوَ مَا نَوَى"

ترجمہ: معمر سے مروی ہے کہ زہری نے ایک مرتبہ فرمایا (طلاق حرج) تین ہیں اور دوسری مرتبہ فرمایا جتنے کی اُس نے نیت کی۔

بَابُ الْحَرَامِ

11415 -عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: »مَا نَوَى، وَلَا يَكُونُ أَقَلَّ مِنْ وَاحِدَةٍ«

ترجمہ: معمر سے مروی ہے کہ زہری نے (طلاق حرام کے بارے) فرمایا جتنے کی اُس نے نیت کی اور وہ ایک سے کم نہیں ہوگی۔

بَابُ الَّذِي يَحْلِفُ بِالطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَفْعَلُ، ثُمَّ يُطَلِّقُ وَاحِدَةً، وَتَنْقَضِي الْعِدَّةُ، ثُمَّ تَعْمَلُ مَا حَلَفَ

11588 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: إِنْ خَرَجْتِ مِنْ دَارِي هَذِهِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا، ثُمَّ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا خَرَجَتْ قَالَ: »لَا أَرَى أَنْ يَخْطُبَهَا، وَلَا يَنْكِحُهَا، حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: معمر نے زہری سے بیان کیا اُس شخص کے متعلق جو اپنی بیوی کو کہے اگر تو میرے اس گھر سے نکلی تو تجھے تین طلاقیں پھر اُس کو ایک طلاق دے دی یہاں تک کہ اُس کی عدت بھی گذر گئی پھر وہ عورت گھر سے نکلی تو فرمایا میری رائے یہ ہے کہ وہ نہ اُس عورت کو پیغام نکاح بھیجے اور نہ اُس سے نکاح کرے یہاں تک کہ وہ عورت کسی اور مرد سے نکاح کرے۔

الحسن البصري رحمه الله (المتوفى 110ھ)

"سنن سعيد بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ، حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ وَنَحْوُ ذَلِكَ مِنَ الْكِنَايَاتِ، بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيَقُولُ: بَيْنَكُنَّ تَطْلِيقَةٌ، بَابُ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اعْتَدِّي، بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ثُمَّ يَجْحَدُ الطَّلَاقَ، بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا، میں امام حسن بصری سے 7 روایات ہیں

1088 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا حُمَيْدٌ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: »رَغِمَ أَنْفُهُ بَلَغَ حَدَّهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: حُمید سے مروی ہے کہ حسن بصری نے اس شخص کے متعلق کہا جو اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے اس کی ناک خاک آلود ہو وہ پہنچ چکا اس حد تک کہ اس کی بیوی غیر سے نکاح کرے۔

حَبْلُکِ عَلٰی غَارِبِکِ وَنَحْوُ ذٰلِکَ مِنَ الْکِنَایَاتِ

1154 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اذْهَبِي فَلَا حَاجَةَ لِي فِيكِ، قَالَ: »هِيَ ثَلَاثٌ«

ترجمہ: منصور، حسن بصری سے بیان کرتے ہیں جو شخص اپنی بیوی کو کہے تو چلی جا مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں ہے تو یہ تین طلاقیں ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيَقُولُ: بَيْنَكُنَّ تَطْلِيقَةٌ

1169 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ قَالَ لِأَرْبَعِ نِسْوَةٍ: قَسَمْتُ بَيْنَكُنَّ تَطْلِيقَةً قَالَ: "يُطَلِّقُ كُلَّ وَاحِدَةٍ وَاحِدَةً إِلَى أَرْبَعِ تَطْلِيقَاتٍ، فَإِنْ قَالَ: خَمْسَ تَطْلِيقَاتٍ، طَلُقَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ ثِنْتَيْنِ إِلَى ثَمَانِ تَطْلِيقَاتٍ، فَإِنْ قَالَ: تِسْعَ تَطْلِيقَاتٍ، طَلُقَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ ثَلَاثًا"

ترجمہ: قتادہ نے حسن بصری سے بیان کیا جس شخص کی چار بیویاں ہوں اور اس نے کہا میں ایک طلاق تقسیم کرتا ہوں ان میں تو وہ چار طلاقیں ہوں گی ہر ایک کو ایک ایک اور اگر کہا پانچ طلاقیں تو ہر بیوی کو دو طلاقیں ہوں گی کل آٹھ طلاقیں اور اگر کہا نو طلاقیں تو ہر ایک کو تین تین طلاقیں پڑ جائیں گی۔

1170 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَقَالَ: امْرَأَتُهُ طَالِقٌ، وَلَمْ يَدْرِ أَيَّتَهُنَّ طَلَّقَ، قَالَ: »يَنْوِي، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَوَى اعْتَزَلَهُنَّ

جَمِيعًا«

ترجمہ: یونس نے حسن بصری سے بیان کیا جس شخص کی چار بیویاں ہوں اور اس نے کہا میری بیوی کو طلاق ہے اور معین نہیں کرتا کہ کس بیوی کو اس نے طلاق دی تو حسن بصری نے فرمایا نیت معتبر اور اگر اُس نے کسی کی نیت نہیں کی تو اُس نے جدا کر دیا سب کو۔

بَابُ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اعْتَدِّي

1236 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا أَبُو حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ قَالَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ اعْتَدِّي، فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَإِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ وَاعْتَدِّي، فَهُمَا اثْنَتَانِ"

ترجمہ: ابوحرہ نے حسن بصری سے بیان کیا جب کوئی شخص اپنی کو کہے انت طالق تو عدت بیٹھ تو وہ ایک طلاق ہے اور اگر کہے انت طالق اور تو عدت بیٹھ تو یہ دو طلاقیں ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ثُمَّ يَجْحَدُ الطَّلَاقَ

1539 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ نا هُشَيْمٌ، أنا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَجْحَدُ قَالَ: »يُرَافِعُهُ إِلَى السُّلْطَانِ يَسْتَحْلِفُهُ«

ترجمہ: یونس نے حسن بصری سے بیان کیا جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے پھر انکار کرے تو اس کو سلطان کے پاس پیش کیا جائے اور وہ اُس سے حلف لے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا

1657 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا يُونُسُ، وَمَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: »إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا فَقَدْ بَانَتْ بِثَلَاثٍ«

ترجمہ: منصور نے حسن بصری سے بیان کیا جو شخص اپنا معاملہ اپنی بیوی کے سپرد کر دے تو وہ تین طلاقوں سے جدا ہو جائے گی۔

" المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ، بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ، بَابُ طَلَاقِ الْحَرَجِ، بَابُ يَقُولُ لِنِسَائِهِ: اقْتَسِمْنَ تَطْلِيقَةً، بَابُ الَّذِي يَحْلِفُ بِالطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَفْعَلُ، ثُمَّ يُطَلِّقُ وَاحِدَةً، وَتَنْقَضِي الْعِدَّةُ، ثُمَّ تَعْمَلُ مَا حَلَفَ میں امام حسن بصری سے 8 روایات ہیں

بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ

11111 -عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا، فَقَالَتْ أُمُّ الْحَسَنِ: وَمَا بَعْدَ الثَّلَاثِ؟ فَقَالَ: صَدَقْتِ، وَمَا بَعْدَ الثَّلَاثِ؟ فَأَفْتَى الْحَسَنُ بِذَلِكَ زَمَانًا ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: »وَاحِدَةٌ تُبِينُهَا، وَيَخْطُبُهَا «، فَقَالَ بِهِ حَيَاتَهُ

ترجمہ: قتادہ سے مروی ہے کہ میں نے حسن بصری سے اُس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی باکرہ بیوی کو تین طلاقیں دے تو اُم الحسن نے فرمایا تین کے بعد کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا آپ نے سچ کہا تین کے بعد کیا ہے؟ تو حضرت حسن بصری نے کچھ عرصہ اس پر فتویٰ دیا پھر رجوع کر لیا اور فرمایا پہلی سے وہ جدا ہو جائے گی اور وہ اُس سے نکاح کر سکتا ہے اور پھر ساری زندگی اسی پر فتویٰ دیا۔

11112 -عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ ثَلَاثًا، وَلَمْ يَدْخُلْ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَإِنْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، فَقَدْ بَانَتْ بِالْأُولَى وَلَيْسَتِ الثِّنْتَانِ بِشَيْءٍ، وَيَخْطُبُهَا إِنْ شَاءَ"، قَالَ سُفْيَانُ: وَهُوَ الَّذِي نَأْخُذُ بِهِ

ترجمہ: ثوری نے حسن سے اور ابو معشر نے ابراہیم سے بیان کیا جب کوئی شخص غیر مدخولہ کو تین طلاقیں دے تو وہ اُس سے جدا ہو جائے گی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے اور اگر کہے انت طالق، انت طالق، انت طالق تو وہ پہلی سے جدا ہو جائے گی اور آخری دو کچھ نہیں اگر چاہے تو وہ پیغامِ نکاح بھیجے اور سفیان نے کہا ہم اسی کو لیتے ہیں۔

بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ

11232 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ »أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُهَا بِمَنْزِلَةِ الثَّلَاثِ«، قَالَ مَعْمَرٌ: »وَقَالَهُ الْحَسَنُ أَيْضًا«

ترجمہ: معمر نے بیان کیا زہری اور حسن بصری (بتہ اور خلیہ) کو بمنزل تین طلاق قرار دیتے تھے۔

11242 - عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ قَالَ: »هِيَ بِمَنْزِلَةِ الثَّلَاثِ«

ترجمہ: ابن تیمی نے اپنے والد سے بیان کیا حسن بصری (بتہ اور خلیہ) کو بمنزل تین طلاق قرار دیتے تھے۔

بَابُ طَلَاقِ الْحَرَجِ

11253 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عَلِيًّا، قَالَ فِي قَوْلِهِ أَنْتِ طَالِقٌ طَلَاقُ الْحَرَجِ »هِيَ ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُهُ"

ترجمہ: معمر نے قتادہ سے بیان کیا کہ حضرت علی نے مرد کے قول انت طالق طلاق الحرج کے متعلق فرمایا وہ تین طلاقیں ہیں اور عورت اپنے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ غیر سے نکاح کرے۔

بَابُ يَقُولُ لِنِسَائِهِ: اقْتَسِمْنَ تَطْلِيقَةً

11293 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ: اقْتَسِمْنَ تَطْلِيقَةً، أَوِ اثْنَتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، أَوْ أَرْبَعًا فَقَدْ طَلَّقَ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ تَطْلِيقَةً تَطْلِيقَةً، حَتَّى يَقُولَ: خَمْسَةً أَوْ سِتَّةً أَوْ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيَةً، فَأَيَّ ذَلِكَ قَالَ طَلَّقَهُنَّ تَطْلِيقَتَيْنِ تَطْلِيقَتَيْنِ، حَتَّى يَقُولَ: اقْتَسِمْنَ بَيْنَكُنَّ تِسْعًا، أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَالَ كَذَلِكَ طَلَّقَهُنَّ كُلَّهُنَّ"

ترجمہ: قتادہ نے حسن بصری سے بیان کیا کہ جب مرد کی چار بیویاں ہوں اور وہ ان کو کہے تم آپس میں ایک، دو، تین یا چار طلاقیں تقسیم کرلو پس اس نے ہر ایک کو ایک ایک طلاق دے دی یہاں تک کہ وہ پانچ، چھے، سات یا آٹھ کہے تو جب یہ کہا تو اس نے ان کو دو دو طلاقیں دے دی یہاں تک کہ وہ کہے تم آپس میں نو یا اس سے زیادہ طلاقیں تقسیم کرلو تو اس نے ان کو تمام طلاقیں دے دی۔

بَابُ الَّذِي يَحْلِفُ بِالطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَفْعَلُ، ثُمَّ يُطَلِّقُ وَاحِدَةً، وَتَنْقَضِي الْعِدَّةُ، ثُمَّ تَعْمَلُ مَا حَلَفَ

11586 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ عَلَى امْرَأَتِهِ ثَلَاثًا أَنْ لَا تَدْخُلَ دَارَ فُلَانٍ، ثُمَّ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا نَكَحَهَا، ثُمَّ دَخَلَتِ الدَّارَ الَّتِي حَلَفَ أَنْ لَا تَدْخُلَهَا، فَلَمْ يَرَهُ الْحَسَنُ شَيْئًا إِذَا كَانَ ذَلِكَ، عَنْ فُرْقَةٍ وَنِكَاحٍ يَقُولُ: »قَدِ انْهَدَمَ قَوْلُهُ بِالْفُرْقَةِ« ، وَكَانَ قَتَادَةُ يُفْتِي بِهَذَا

ترجمہ: قتادہ نے حسن بصری سے بیان کیا جو شخص تین طلاق کا حلف اٹھائے اپنی بیوی پر کہ وہ فلاں کے گھر داخل نہ ہو پھر اس کو ایک طلاق دے یہاں تک کہ اس کی

عدت گذر جائے پھر وہ نکاح کرے اُس سے اور پھر وہ عورت داخل ہو اُس گھر میں جس میں نہ داخل ہونے کا حلف اُٹھایا تھا جب ایسا ہو تو حسن بصری کی رائے یہ ہے کہ فرقت اور نکاح کی وجہ سے کچھ بھی نہیں اس کا پہلا قول فرقت کی وجہ سے ختم ہو گیا اور قتادہ اسی پر فتوی دیتے تھے۔

11590 -عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: إِنْ فَعَلْتِ كَذَا، وَكَذَا فَهِيَ طَالِقٌ وَاحِدَةٌ، أَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ لَمْ تَفْعَلْ ذَلِكَ حَتَّى طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، وَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَدَخَلَ بِهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلُ فَفَعَلَتِ الَّذِي قَالَ قَالَ: »لَا يَقَعُ عَلَيْهِ حِنْثٌ، لِأَنَّ الثَّلَاثَ تَهْدِمُ مَا قَبْلَهَا«

ترجمہ: مطر الوراق سے مروی ہے کہ حسن بصری اور ابن میب نے اس شخص کے متعلق کہا جو اپنی بیوی کو کہے اگر تو نے ایسے ایسے کیا تجھے ایک یا دو طلاقیں ہیں پھر عورت نے ویسا نہ کیا یہاں تک کے مرد نے اُس کو تین طلاقیں دے دیں اور عورت نے کسی غیر مرد سے نکاح کیا اور اُس شخص نے صحبت کی پھر اُس کو طلاق دے دی پھر پہلے مرد نے اُس سے نکاح کیا پھر اُس عورت نے ویسا ہی کیا جو اُس شخص نے کہا تھا تو فرمایا وہ شخص حانث نہیں ہو گا کیونکہ تین طلاقوں نے پہلے ہی اُسے ختم کر دیا۔

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ میں امام حسن بصری سے 1 روایت ہے

18108 -حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا وَكِيعٌ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا قَالَ: »بَانَتْ مِنْكَ الْعَجُوزُ«

ترجمہ: فضل بن دلہم سے مروی ہے کہ حسن بصری کے پاس ایک شخص آیا اور کہا میں

نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق دی ہے تو آپ نے فرمایا بڑھیا تجھ سے جدا ہو گئی۔

مَكْحُولُ الدِّمَشْقِيُّ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفى 100ھ)

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا میں امام مکحول شامی سے 1 روایت ہے۔

18165 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ مَكْحُولٍ، »فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: حاتم بن وردان نے مکحول سے اُس شخص کے متعلق بیان کیا جو اپنی غیر مدخولہ بیوی کو طلاق دے تو وہ اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کے وہ کسی غیر سے نکاح کرے۔

إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيّ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفى 96ھ)

"سنن سعيد بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ، حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ وَنَحْوُ ذَلِكَ مِنَ الْكِنَايَاتِ، بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا میں امام ابراہیم نخعی سے 10 روایات ہیں

بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ

1070 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: نا مُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ

يطلِّقَ الرَّجلُ امرأتَه ثلاثًا بكلمةٍ واحدةٍ، ويقولُ: »ليطلِّقْها واحدةً، ثمَّ ليدَعْها حتَّى تنقضيَ العدَّةُ«

ترجمہ: مغیرہ سے مروی ہے ابراہیم نخعی اس بات کو ناپسند کرتے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی کلمہ میں دے اور فرماتے مناسب یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو ایک طلاق دے پھر اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اُس کی عدت پوری ہو جائے۔

1078 - حدَّثنا سعيدٌ قالَ: نا حمَّادُ بنُ زيدٍ، عنْ أبي هاشمٍ، عنْ إبراهيمَ في الرَّجلِ يقولُ لامرأتِه ولمْ يدخلْ بها: أنتِ طالقٌ، أنتِ طالقٌ، أنتِ طالقٌ قالَ: »بانتْ بالأولى، والثِّنتانِ ليسَ بشيءٍ، وإنْ طلَّقَها ثلاثًا بفمٍ واحدٍ لمْ تحلَّ لهُ حتَّى تنكحَ زوجًا غيرَه«

ترجمہ: ابو ہاشم نے ابراہیم نخعی سے اُس شخص کے متعلق بیان کیا جو اپنی غیر مدخولہ بیوی کو کہے انت طالق، انت طالق، انت طالق تو وہ پہلی سے جُدا ہو جائے گی اور باقی دو کچھ نہیں اور اگر اُس نے تین طلاق فم واحد ساتھ دی تو وہ حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر سے نکاح کرے۔

1081 - حدَّثنا سعيدٌ، نا أبو عوانةَ، عنْ مغيرةَ، عنْ إبراهيمَ في الرَّجلِ يقولُ لامرأتِه: أنتِ طالقٌ ثلاثًا قبلَ أنْ يدخلَ بها قالَ: »إنْ أخرجهنَّ جميعًا لمْ تحلَّ لهُ، فإذا أخرجهنَّ تترى بانتْ بالأولى، والثِّنتانِ ليستا بشيءٍ«

ترجمہ: مغیر نے ابراہیم سے اُس شخص کے متعلق بیان کیا جو اپنی غیر مدخولہ بیوی کو کہے انت طالق ثلاثا فرمایا اگر تین طلاقیں اکھٹی دی تو وہ اُس کے لئے حلال نہ ہوگی اور جب طلاق دے الگ الگ تو پہلی سے جُدا ہو جائے گی اور آخری دو کچھ نہیں۔

1084 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ "فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا طَلَاقًا مُتَّصِلًا يَقُولُ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ"

ترجمہ: مغیرنے ابراہیم سے اُس شخص کے متعلق بیان کیا جو اپنی غیر مدخولہ بیوی کو متصل طلاق دے یعنی کہے انت طالق، انت طالق، انت طالق فرمایا وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

1090 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنَا مُغِيرَةُ، وَحُصَيْنٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: حصین نے ابراہیم سے بیان کیا (جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے) تو اس کی بیوی اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

1092 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ أَلْفًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: »بَانَتْ مِنْهُ بِثَلَاثٍ وَسَائِرُهُنَّ مَعْصِيَةٌ«

ترجمہ: اعمش سے مروی ہے کہ ابراہیم سے اُس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو اپنی غیر مدخولہ بیوی کو ہزار طلاق دے فرمایا وہ تین سے جدا ہوگئی باقی تمام گناہ۔

حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ وَنَحْوُ ذَلِكَ مِنَ الْكِنَايَاتِ

1159 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنَا مُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: لَيْسَتْ لِي بِامْرَأَةٍ، قَالَ ذَلِكَ مِرَارًا، قَالَ: »مَا أَرَاهُ بَلَغَ الثَّلَاثَ إِلَّا وَهُوَ يُرِيدُ الطَّلَاقَ«

ترجمہ: مغیرہ سے مروی ہے کہ ابراہیم سے میں نے اُس شخص کے متعلق دریافت کیا جو اپنی بیوی کو کہے میری کوئی بیوی نہیں اور یہ کئی مرتبہ کہے تو فرمایا میری رائے یہ ہے کہ وہ تین کو نہیں پہنچتی مگر یہ کہ وہ طلاق کا ارادہ کرے۔

1160 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: مَا أَنْتِ لِي بِامْرَأَةٍ، فَأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: »مَا أَرَاهُ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثًا إِلَّا وَهُوَ يَنْوِي الطَّلَاقَ«

ترجمہ: مغیرہ نے ابراہیم سے اُس شخص کے متعلق بیان کیا جو اپنی بیوی کو کہے میری کوئی بیوی نہیں اور یہ اکثر مرتبہ کہے تو فرمایا میری رائے یہ ہے کہ وہ تین نہیں مگر یہ کہ وہ طلاق کی نیت کرے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ثُمَّ يَجْحَدُ الطَّلَاقَ

1545 - حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ وَبَرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَطْلُبُ رَجُلًا بِثَلَاثَ عَشَرَ دِرْهَمًا، أَوْ عَشَرَةِ دَارِهِمَ أَوْ نَحْوَهَا، فَقَالَ: إِنْ لَمْ أَجِئْ بِهَا فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلَاثًا، فَجَاءَ بِهَا، وَفِيهَا دِرْهَمٌ زَيْفٌ، وَسَتُّوقٌ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: »مُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَعْتَدَّ«

ترجمہ: ابن وبرہ سے مروی ہے کہ ابراہیم نے کہا ایک شخص دوسرے شخص سے تیرہ یا دس یا اس کے لگ بھگ درہم مانگتا تھا تو اُس نے کہا اگر میں نہ لا کر دوں تو میری بیوی کو تین طلاقیں تو وہ لے آیا اور ان میں جعلی اور کھوٹے درہم تھے تو ابراہیم نے کہا اپنی بیوی کو کہے کہ وہ عدت بیٹھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا

1633- حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَامِرٍ، قَالَا فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اخْتَارِي، اخْتَارِي، اخْتَارِي، فَاخْتَارَتْ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَا: هِيَ ثَلَاثٌ وَإِنْ قَالَ لَهَا: اخْتَارِي فَاخْتَارَتْ ثَلَاثًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ"

ترجمہ: عامر شعبی اور مغیرہ سے مروی ہے کہ ابراہیم اور عامر نے کہا اُس شخص کے متعلق جس نے اپنی بیوی کو کہا تو اختیار کر لے، تو اختیار کر لے، تو اختیار کر لے تو اُس عورت نے ایک مرتبہ اختیار کر لیا تو دونوں نے کہا وہ تین ہیں اور اگر مرد نے ایک مرتبہ کہا تو اختیار کر لے تو عورت نے تین مرتبہ اختیار کیا تو وہ ایک ہے۔

" المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ، بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ میں امام ابراہیم نخعی سے 7 روایات ہیں

بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ

11112- عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ ثَلَاثًا، وَلَمْ يَدْخُلْ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَإِنْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، فَقَدْ بَانَتْ بِالْأُولَى وَلَيْسَتِ الثِّنْتَانِ بِشَيْءٍ، وَيَخْطُبُهَا إِنْ شَاءَ"، قَالَ سُفْيَانُ: وَهُوَ الَّذِي نَأْخُذُ بِهِ

ترجمہ: ابو معشر نے ابراہیم سے بیان کیا جب کوئی شخص اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے تو وہ اُس سے جدا ہو جائے گی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے اور اگر کہا انت طالق، انت طالق، انت طالق تو وہ جدا ہو جائے گی پہلی سے اور باقی دو کچھ نہیں اور اگر چاہے تو وہ پیغام نکاح اس کو بھیج دے اور سفیان نے کہا ہم اسی کو لیتے ہیں۔

11113 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ"

ترجمہ: ابو معشر نے ابراہیم سے اسی طرح بیان کیا۔

11126 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا جَمِيعًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالَ: "لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَإِنْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، فَقَدْ بَانَتْ بِالْأُولَى وَيَخْطُبُهَا"

ترجمہ: ابو معشر نے ابراہیم سے اُس شخص کے متعلق بیان کیا جو اپنی غیر مدخولہ باکرہ بیوی کو تین اکھٹی طلاقیں دے تو وہ عورت حلال نہیں ہوگی اس کے لئے یہاں تک وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے اور اگر کہا انت طالق، انت طالق، انت طالق تو وہ جدا ہوگئ پہلی سے اور وہ اس کو پیغام نکاح بھیجے۔

بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ

11233 - عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ: الْبَتَّةُ، وَالْخَلِيَّةُ، وَالْبَرِيَّةُ، وَالْحَرَامُ، نِيَّتُهُ إِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا، وَإِنْ شَاءَ خَطَبَهَا"

ترجمہ: منصور نے ابراہیم سے بیان کیا کہ ہمارے اصحاب کہا کرتے تھے بتہ، خلیہ، بریہ، حرام میں اس کی نیت معتبر ہوگی اگر نیت کرے تین کی تو تین اور اگر نیت کرے ایک کی تو ایک مرد زیادہ حق دار ہے اپنی بیوی کا اور اگر چاہے تو اسے پیغام نکاح بھیجے۔

11238 - عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: »كُلُّ حَدِيثٍ يُشْبِهُ الطَّلَاقَ إِذَا نَوَى صَاحِبُهُ طَلَاقًا فَهُوَ طَلَاقٌ إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ، وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا

فَثَلَاثٌ، وَإِنْ لَمْ يَنْوِ شَيْئًا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ «

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ حماد سے اور وہ ابراہیم سے بیان کرتے ہیں ہر وہ بات جو طلاق سے ملتی جلتی ہو جب مرد اس سے طلاق کی نیت کرے تو وہ طلاق ہے اور اگر ایک کی نیت کرے تو وہ ایک اور اگر تین کی نیت کرے تو تین اور اگر کچھ نیت نہ کرے تو کچھ نہیں۔

بَابُ الْحَرَامِ

11413 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: »إِنْ كَانَ نَوَى وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ«

ترجمہ: منصور نے ابراہیم سے بیان کرکیا (جو شخص بیوی کو کہے تو مجھ پر حرام ہے) اگر وہ اس سے نیت کرے ایک طلاق کی تو ایک اور اگر تین کی نیت کرے تو تین۔

11414 - عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ فِي الْحَرَامِ: نِيَّتُهُ إِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ، وَهِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا، وَإِنْ شَاءَ خَطَبَهَا فِي الْحَرَامِ"

ترجمہ: منصور نے ابراہیم سے بیان کیا کہ ہمارے اصحاب حرام کے لفظ میں نیت کو معتبر کہا کرتے تھے اگر نیت کی تین کی تو تین اور اگر نیت کی ایک کی تو ایک بائنہ اور مرد زیادہ حق دار ہے اپنی بیوی کا اگر چاہے تو وہ پیغام نکاح بھیجے اس کو لفظ حرام میں۔

"المصنف في الأحاديث والآثار" كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا میں امام ابراہیم نخعی سے 2 روایات ہیں

18161 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ

الْمَرْأَةَ، فَيُطَلِّقُهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: "إِنْ كَانَ قَالَ: طَالِقٌ ثَلَاثًا كَلِمَةً وَاحِدَةً، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَإِذَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا مُتَّصِلًا فَهُوَ كَذَلِكَ"

ترجمہ: مغیرہ نے ابراہیم سے اُس شخص کے متعلق بیان کیا جو نکاح کرے کسی عورت سے پھر اس کو دخول سے قبل طلاق دیدے تو ابراہیم نے کہا اگر وہ تین طلاقیں کلمہ واحد کے ساتھ دے تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے اور جب وہ بیوی کو طلاق متصل دے تو اسی طرح ہے۔

18162 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: »إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: حصین سے مروی ہے کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی شخص اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے تو وہ اس کے لئے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر سے نکاح کرے۔

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفی 96ھ)

"المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ میں امیر المومنین عمر بن عبد العزیزؒ سے 1 روایت لائے ہیں

11229 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: "لَوْ كَانَ الطَّلَاقُ أَلْفًا، ثُمَّ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ لَذَهَبْنَ كُلُّهُنَّ لَقَدْ رَمَى الْغَايَةَ الْقُصْوَى"

ترجمہ: ایوب نے عمر بن عبد العزیزؒ سے بیان کیا اگر کوئی ہزار طلاق دے پھر کہے

تجھے طلاق بتہ ہے تو وہ تمام چلی جائیں گی اور وہ شخص انتہاء درجہ کو پہنچ گیا۔

سعید بن المسیّب (المتوفی 94ھ)

المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ، بَابُ الَّذِي يَحْلِفُ بِالطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَفْعَلُ، ثُمَّ يُطَلِّقُ وَاحِدَةً، وَتَنْقَضِي الْعِدَّةُ، ثُمَّ تَعْمَلُ مَا حَلَفَ میں امام سعید ابن میب سے 2 روایات ہیں

بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ

11110- عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: »إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا فَلَا تَحِلُّ لَهُ، حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: قتادہ نے ابن میب سے بیان کیا جب کوئی شخص اپنی باکرہ بیوی کو تین طلاقیں دے تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

بَابُ الَّذِي يَحْلِفُ بِالطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَفْعَلُ، ثُمَّ يُطَلِّقُ وَاحِدَةً، وَتَنْقَضِي الْعِدَّةُ، ثُمَّ تَعْمَلُ مَا حَلَفَ

11590- عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: إِنْ فَعَلْتِ كَذَا، وَكَذَا فَهِيَ طَالِقٌ وَاحِدَةٌ، أَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ لَمْ تَفْعَلْ ذَلِكَ حَتَّى طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، وَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَدَخَلَ بِهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلُ فَفَعَلَتِ الَّذِي قَالَ قَالَ: »لَا يَقَعُ عَلَيْهِ حِنْثٌ، لِأَنَّ الثَّلَاثَ تَهْدِمُ مَا قَبْلَهَا«

ترجمہ: مطر الوراق نے حسن بصری اور ابن میب سے اس شخص کے متعلق بیان کیا

جو اپنی بیوی کو کہے اگر تو نے ایسے ایسے کیا تو تجھے ایک یا دو طلاقیں پھر اس عورت نے ویسا نہیں کیا یہاں تک کہ مرد نے اس کو تین طلاقیں دے دی اور اس عورت نے کسی غیر مرد سے نکاح کیا اور اس مرد نے صحبت کی اور طلاق دے دی پھر اس کے پہلے شوہر نے اس سے نکاح کیا تو عورت نے ویسا ہی کیا (جس سے اسے منع کیا تھا) تو انہوں نے فرمایا مرد حانث نہیں ہوگا کیوں کہ تین طلاقیں ما قبل کو ختم کر دیں گی۔

''المصنف في الأحاديث والآثار ''كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا میں امام سعید ابن میسب سے 1 روایت ہے

18167 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: قتادہ نے سعید ابن میسب، سعید بن جبیر، حمید بن عبد الرحمن سے (اُس شخص کے متعلق بیان کیا جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے) تو اس کی بیوی اس کے لئے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفى 109ھ)

''سنن سعید بن منصور ''كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ، حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ وَنَحْوُ ذَلِكَ مِنَ الْكِنَايَاتِ، بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا میں امام عامر شعبی سے 4 روایات ہیں

بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ

1072 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: "أَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ إِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسْتَرِيحَ مِنَ امْرَأَتِهِ. قَالَ: فَطَلِّقْهَا ثَلَاثًا إِنْ شِئْتَ"

ترجمہ: زکریا نے بیان کیا کہ شعبی کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا وہ اپنی بیوی سے خلاصی پانا چاہتا ہے تو آپ نے فرمایا تو اگر چاہتا ہے تو اس کو تین طلاقیں دیدے۔

1091 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا (»لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«)

ترجمہ: داود بن ابی ہند نے شعبی سے اسی طرح بیان کیا اور مزید کہ عورت اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا

1631 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا مُغِيرَةُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: »إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاخْتَارَتْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَهِيَ ثَلَاثٌ، وَإِذَا خَيَّرَهَا مَرَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَارَتْ ثَلَاثًا فَوَاحِدَةٌ«

ترجمہ: مغیرہ سے مروی ہے کہ شعبی نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے تین مرتبہ اور عورت اختیار کرلے ایک مرتبہ تو وہ تین طلاقیں ہیں اور جب مرد اختیار دے عورت کو ایک مرتبہ اور عورت تین اختیار کرے تو ایک طلاق ہے۔

1633 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَامِرٍ، قَالَا فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اخْتَارِي، اخْتَارِي،

اخْتَارِي، فَاخْتَارَتْ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَا: هِيَ ثَلَاثٌ وَإِنْ قَالَ لَهَا: اخْتَارِي فَاخْتَارَتْ ثَلَاثًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ"

ترجمہ: مغیرہ سے مروی ہے کہ ابراہیم اور عامر نے کہا جو شخص اپنی بیوی کو کہے تو اختیار کرلے، تو اختیار کرلے، تو اختیار کرلے پھر عورت ایک مرتبہ اختیار کرلے تو وہ تین طلاقیں ہیں اور اگر ایک مرتبہ کہا کہ تو اختیار کرلے اور عورت نے تین مرتبہ اختیار کیا تو وہ ایک طلاق ہے۔

"المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ میں امام عامر شعبی سے 1 روایت ہے

11127 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ (قَالَ: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا جَمِيعًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالَ: "لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَإِنْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، فَقَدْ بَانَتْ بِالْأُولَى وَيَخْطُبُهَا ")

ترجمہ: سائب نے شعبی سے اسی طرح بیان کیا (فرمایا جب کوئی شخص اپنی باکرہ غیر مدخولہ بیوی کو تین اکھٹی طلاقیں دے تو وہ عورت حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے اور اگر کہے انت طالق، انت طالق، انت طالق تو وہ پہلی سے جدا ہو جائے گی اور وہ اس کو پیغام نکاح بھیج سکتا ہے۔

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: مَنْ رَخَّصَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُطَلِّقَ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ، فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا میں امام عامر شعبی سے 2 روایات ہیں

مَنْ رَخَّصَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُطَلِّقَ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ

18096 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ،

عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي رَجُلٍ أَرَادَ أَنْ تَبِينَ مِنْهُ امْرَأَتُهُ، قَالَ: »يُطَلِّقُهَا ثَلَاثًا«

ترجمہ: عبداللہ بن ابی سفر نے شعبی سے اس شخص کے متعلق بیان کیا جو چاہتا کہ اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے تو فرمایا وہ اس کو تین طلاقیں دیدے۔

فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا

18163-حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، قَالَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: عاصم نے شعبی سے بیان کیا اس شخص کے متعلق جو اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے فرمایا وہ عورت اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

شُرَيْحِ بْنِ الْحَارِثِ الْقَاضِي رحمه الله (المتوفی 80ھ)

"سنن سعید بن منصور" كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، میں قاضی شریح سے 1 روایت ہے

1551-حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أنا لَيْثٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ: إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: »أَخْلَطْتَ حَلَالًا بِحَرَامٍ وَخَبِيثًا بِطَيِّبٍ؟ أَمْهِلْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَأْتَنِفَ حَيْضًا ثُمَّ لَا تَحِلُّ يَعْنِي لَكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: لیث نے شعبی سے بیان کیا کہ ایک شخص شریح کے پاس آیا اور کہا اس

نے اپنی حائضہ بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں تو شریح نے فرمایا کیا تو نے ملا دیا ہے حلال کو ساتھ حرام کے اور خبیث کو ساتھ طیب کے؟ اب تو اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ پاک ہو پھر اس کو نیا حیض آئے اور وہ تمہارے لئے حلال نہیں یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

"المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ میں امام قاضی شریح سے 4 روایات ہیں

11220-عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ فِي الْخَلِيَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ، وَالْبَتَّةِ، وَالْبَائِنَةِ: »هِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا «. قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: »هِيَ ثَلَاثٌ«، وَقَالَ شُرَيْحٌ: نِيَّتُهُ إِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ". قَالَ سُفْيَانُ: »وَيُسْتَحْلَفُ مَعَ الدِّينِ«

ترجمہ: حماد نے حضرت ابراہیم سے بیان کہ حضرت عمر خلیہ، بریہ، بتہ بائنہ کو ایک قرار دیتے تھے اور مرد کو عورت کا زیادہ حق دار اور حضرت علی نے فرمایا وہ تین ہے اور قاضی شریح نے فرمایا مرد کی نیت کا اعتبار ہوگا اگر نیت کرے تین کی تو تین اور اگر نیت کرے ایک کی تو ایک اور سفیان نے کہا اس سے دیانۃً حلف لیا جائے گا۔

11225-عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ ابْنُ أَخِي الْحَارِثِ بْنِ رَبِيعَةَ إِلَى عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: لَعَلَّكَ أَتَيْتَنَا زَائِرًا مَعَ امْرَأَتِكَ قَالَ: وَأَيْنَ امْرَأَتِي؟ قَالَ: تَرَكْتُهَا عِنْدَ بَيْضَاءَ -يَعْنِي امْرَأَتَهُ- قَالَ: فَهِيَ إِذًا طَالِقٌ الْبَتَّةَ قَالَ: وَإِذَا هِيَ عِنْدَهَا قَالَ: فَسَأَلَ فَشَهِدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ »أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا «،

ثُمَّ سَأَلَ فَشَهِدَ رَجُلٌ مِنْ طَيِّئٍ يُقَالُ لَهُ رِيَاشُ بْنُ عَدِيٍّ »أَنَّ عَلِيًّا جَعَلَهَا ثَلَاثَةً« ، فَقَالَ عُرْوَةُ: إِنَّ هَذَا لَهُوَ الِاخْتِلَافُ، فَأَرْسَلَ إِلَى شُرَيْحٍ، فَسَأَلَهُ، وَقَدْ كَانَ عُزِلَ عَنِ الْقَضَاءِ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: »الطَّلَاقُ سُنَّةٌ، وَالْبَتَّةُ بِدْعَةٌ فَنَقِفُ عِنْدَ بِدْعَتِهِ فَنَنْظُرُ مَا أَرَادَ بِهَا«

ترجمہ: شعبی فرماتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ کے بھائی کا بیٹا عروہ بن مغیرہ کے پاس گیا جبکہ وہ کوفہ کا امیر تھا تو عروہ نے کہا شاید تم اپنی اہلیہ کے ساتھ ہمارے پاس آئے ہو تو حارث نے پوچھا کہ میری اہلیہ کہاں ہے؟ عروہ نے کہا میں اُنہیں اپنی اہلیہ کے ہاں چھوڑ آیا ہوں تو حارث نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو اُسے بتہ طلاق جب کہ معاملہ ایسا ہی تھا تو اِس مسئلہ کے متعلق انہوں نے پوچھا تو عبداللہ بن شداد نے گواہی دی کہ حضرت عمر بن خطاب نے بتہ کو ایک رجعی طلاق بنایا تھا اُنہوں نے پھر پوچھا تو قبیلہ طے کے ریاش بن عدی نامی شخص نے گواہی دی کہ حضرت علی نے بتہ کو تین طلاقیں بنایا تھا تو عروہ نے کہا یہ اختلاف ہو گیا ہے تو قاضی شُریح سے پوچھوایا جب کہ وہ قضاء سے معزول ہو چکے تھے تو شُریح نے فرمایا طلاق کا لفظ سُنّت ہے اور بتہ کا لفظ بدعت ہے تو ہم اُس کی بدعت کے وقت توقف کریں گے اور دیکھیں گے کہ اُس نے کیا ارادہ کیا۔

11226- عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ شُرَيْحًا دَعَاهُ بَعْضُ أُمَرَائِهِمْ فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ، فَاسْتَعْفَاهُ، فَأَبَى أَنْ يُعْفِيَهُ، فَقَالَ: »أَمَّا الطَّلَاقُ فَسُنَّةٌ، وَأَمَّا الْبَتَّةُ فَبِدْعَةٌ، وَأَمَّا السُّنَّةُ فِي الطَّلَاقِ فَأَمْضُوهُ، وَأَمَّا الْبِدْعَةُ الْبَتَّةُ فَقَلِّدُوهَا إِيَّاهُ يَنْوِي فِيهَا«

ترجمہ: ابن جریج نے کہا مجھے خبر دی عطاء نے کہ بعض امراء نے قاضی شریح کو بلایا

اور ان سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے اپنی بیوی کو کہا انت طالق البتۃ اور اس نے معافی کی درخواست کی تو معافی دی جانے سے انکار کیا گیا تو آپ نے فرمایا طلاق سنت ہے اور بتہ بدعت ہے سنت کو طلاق میں جاری رکھو

11227 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْبَتَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ، وَالْبَائِنَةِ، وَالْخَلِيَّةِ، وَخَلَوْتِ مِنِّي قَالَ: »يُدَيَّنُ فِيهَا«

ترجمہ: عبدالکریم نے شریح سے بیان کیا کہ طلاق بتہ، بریہ، بائنہ، خلیہ، اور خلوت منی میں مرد سے دیانت طلب کی جائے گی۔

"المصنف في الأحاديث والآثار" كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ، مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ النُّجُومِ، میں امام قاضی شریح سے 2 روایات لائے ہیں

فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِائَةً، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ

18107 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ رَجُلٌ: إِنِّي طَلَّقْتُهَا مِائَةً، قَالَ: »بَانَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ، وَسَائِرُهُنَّ إِسْرَافٌ، وَمَعْصِيَةٌ«

ترجمہ: شعبی نے شریح سے بیان کیا کہ ایک شخص نے کہا میں نے اپنی بیوی کو سو طلاق دی فرمایا وہ تین سے تجھ سے جدا ہو جائے گی اور باقی تمام لغو اور گناہ۔

مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ النُّجُومِ

18011 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: »لَوْ قَالَهَا لِنِسَاءِ الْعَالَمِينَ بَعْدَ أَنْ يَمْلِكَهُنَّ كُنَّ عَلَيْهِ حَرَامًا«

ترجمہ: ابن سرین نے شریح سے بیان کیا کہ اگر کوئی شخص تمام جہان کی عورتوں کا مالک ہونے کے بعد اگر ان کو ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق دے تو وہ تمام اس شخص پر حرام ہو جائیں گی۔

الحَكَمُ بنُ عُتَيبَة رَحِمَهُ الله (المتوفیٰ 113ھ)

"سنن سعید بن منصور "کِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ میں امام حکم بن عتیبہ سے 1 روایت ہے

1080 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا مُطَرِّفٌ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا قَالَ: " هِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَإِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، بَانَتْ بِالْأُولَى، وَلَمْ تَكُنِ الْأُخْرَيَانِ بِشَيْءٍ. فَقِيلَ لَهُ: عَمَّنْ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: عَنْ عَلِيٍّ، وَعَبْدِ اللَّهِ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ"

ترجمہ: مطرف نے حکم سے بیان کیا کہ جب مرد اپنی بیوی کو کہے اسے تین طلاقیں ہیں تو وہ اس کے لئے حلال نہ ہو گی یہاں تک کسی اور مرد سے نکاح کرے۔

" المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ میں امام حکم بن عتیبہ سے 1 روایت ہے

11129 - عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ مِثْلَهُ (»إِذَا طَلَّقَ الْبِكْرَ ثَلَاثًا فَجَمَعَهَا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَإِنْ فَرَّقَهَا بَانَتْ بِالْأُولَى، وَلَمْ تَكُنِ الْأُخْرَيَيْنِ شَيْئًا «

ترجمہ: مطرف نے حکم سے اسی طرح بیان کیا (جب کوئی شخص باکرہ کو تین اکھٹی طلاقیں دے تو عورت اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ غیر مرد سے نکاح کرے اور اگر طلاق دے جدا جدا تو وہ پہلی سے بائنہ ہو جائے گی اور آخری دو کچھ نہیں۔

عَاصِمُ بن عُمَرَبنِ الخَطَّابِ رَحِمَهُ الله (المتوفیٰ 70ھ)

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، میں امام عاصم بن عمر فاروق سے 1 روایت ہے

18446 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَ بِظِئْرٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: إِنَّ ظِئْرِي هَذَا، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَهَلْ عِنْدَكُمَا بِذَلِكَ عِلْمٌ؟ أَوْ هَلْ تَجِدَانِ لَهُ رُخْصَةً؟ فَقَالَا: لَا، وَلَكِنَّا تَرَكْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، عِنْدَ عَائِشَةَ فَأْتِهِمْ فَسَلْهُمْ، ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيْنَا فَأَخْبِرْنَا، فَأَتَاهُمْ فَسَأَلَهُمْ، فَقَالَ لَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »بَتَّتْ«، وَذَكَرَ مِنْ عَائِشَةَ مُتَابَعَةً لَهُمَا

ترجمہ: ترجمہ: نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر اپنے رضاعی والد کے ساتھ عاصم بن عمر اور ابن زبیر کے پاس آئے اور کہا کہ میرے اس رضاعی والد نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو طلاقِ بتہ دی ہے تو کیا آپ کے پاس اس کا کوئی علم ہے یا آپ اِن کے لئے کوئی رخصت پاتے ہیں؟ دونوں نے جواب دیا نہیں لیکن ہم نے ابوہریرہ اور ابن عباس کو حضرت عائشہ کے پاس چھوڑا ہے اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے پوچھو اور پھر

ہمارے پاس آ کر ہم کو بھی بتانا تو وہ اُن کے پاس گئے اور اُن سے پوچھا تو ابو ہریرہ نے فرمایا وہ اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرلے اور ابن عباس نے فرمایا کہ وہ جُدا ہوگئی پھر ابن عمر نے حضرت عائشہ سے ان دونوں کی متابعت ذکر فرمائی۔

أَبُو عِيَاضٍ عَمْرُو بْنُ الأَسْوَدِ العَنْسِيُّ رَحِمَهُ اللهُ

"المصنف في الأحاديث و الآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ، مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا فَتُطَلِّقُ نَفْسَهَا؟ میں امام ابو عیاض عمرو بن اسود عنسی سے 1 روایت ہے

18385 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، »الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ«

ترجمہ: عبد ربہ نے ابو عیاض سے (اس شخص کے متعلق بیان کیا جو اپنا معاملہ بیوی کے سپرد کردے اور وہ خود کو طلاق دیدے) فرمایا فیصلہ وہی ہے جو عورت نے کیا۔

الحَارِثُ بنُ يَزِيدَ العُكْلِيُّ رَحِمَهُ اللهُ

"سنن سعيد بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيَقُولُ: بَيْنَكُنَّ تَطْلِيقَةٌ میں امام حارث بن یزید عکلی سے 1 روایت ہے

1175 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحَارِثِ

الْعُكْلِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِأَرْبَعِ نِسْوَةٍ لَهُ: بَيْنَكُنَّ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ، قَالَ: تَبِينُ كُلُّ وَاحِدَةٍ بِثَلَاثٍ، وَإِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ رُبُعًا، أَوْ ثُلُثًا، أَوْ نِصْفًا فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ تَامَّةٌ"

ترجمہ: مغیرہ نے حارث عکلی سے اُس شخص کے متعلق بیان کیا جس کی چار بیویاں ہوں اور وہ کہے تمہارے درمیان تین طلاقیں ہیں تو فرمایا ہر ایک جدا ہو جائے گی تین طلاقوں کے ساتھ اور اگر اپنی بیوی کو کہے تجھے طلاق کا چوتھا یا تیسرا یا آدھا حصہ تو وہ پوری ایک طلاق ہو جائے گی۔

"المصنف في الأحاديث والآثار" كِتَابُ الطَّلَاقِ: مَا قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ نِصْفَ تَطْلِيقَةٍ، میں امام حارث بن یزید عکلی سے 1 روایت ہے

18361 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ، فِي رَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَهُنَّ: بَيْنَكُنَّ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ قَالَ: »بَانَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ بِثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ« وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ نِصْفَ تَطْلِيقَةٍ قَالَ: »هِيَ تَطْلِيقَةٌ تَامَّةٌ«

ترجمہ: مغیرہ نے حارث عکلی سے اُس شخص کے متعلق بیان کیا جس کی چار بیویاں ہوں اور وہ کہے تمہارے درمیان تین طلاقیں ہیں تو فرمایا ہر ایک جدا ہو جائے گی تین طلاقوں کے ساتھ اور اگر اپنی بیوی کو آدھی طلاق دے تو فرمایا وہ پوری ایک طلاق ہو جائے گی۔

مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفی 110ھ)

"سنن سعيد بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ میں امام محمد بن سیرین سے 1 روایت ہے

1071 - أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا أَبُو عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ «أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُطَلِّقَ ثَلَاثًا»

ترجمہ: ابوعون نے بیان کیا ابن سیرین تین طلاق دینے میں حرج نہیں سمجھتے تھے۔

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: مَنْ رَخَّصَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُطَلِّقَ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ، فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا میں امام محمد بن سیرین سے 3 روایات ہیں

مَنْ رَخَّصَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُطَلِّقَ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ

18094 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ، قَالَ: «لَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ بَأْسًا، قَدْ طَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُعَبْ عَلَيْهِ ذَلِكَ»

ترجمہ: ہشام سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین سے اُس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو مجلس واحد میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو فرمایا میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا عبدالرحمن بن عوف نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی اور یہ بات ان پر عیب نہیں بنی۔

18095 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: «كَانَ لَا يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا»

ترجمہ: ابن عون سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین (مجلس واحد کی تین طلاقوں) کے متعلق فرماتے اس میں کوئی حرج نہیں۔

فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا

18164 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: خالد سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین نے کہا (جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے) اُس کی بیوی اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے ۔

عَطَاءُ بنُ أَبِي رَبَاحٍ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفی 114ھ)

"سنن سعید بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ میں امام عطاء بن ابی رباح سے 1 روایت ہے

1077 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَا: »إِذَا طَلَّقَتِ الْبِكْرُ ثَلَاثًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ«

ترجمہ: عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ عطاء اور جابر نے کہا جب باکرہ کو تین طلاقیں دی جائیں تو وہ ایک ہے۔

"المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابٌ: يُخَيِّرُهَا ثَلَاثًا میں امام عطاء بن ابی رباح سے 1 روایت ہے

12036 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِنْ قَالَ: اخْتَارِي، ثُمَّ اخْتَارِي، ثُمَّ اخْتَارِي، فَقَالَتْ: قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي، قَالَ: فَإِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ. قَالَ: " وَلَكِنْ لَوْ قَالَ: اخْتَارِي فَقَالَتْ: اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ

قَالَ: اخْتَارِي فَقَالَتْ: قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: اخْتَارِي فَقَالَتْ: قَدِ اخْتَرْتُ نَفْسِي. كُلُّ ذَلِكَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ كُنَّ ثَلَاثًا ". قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَقُلْتُ: أَنْتِ طَالِقٌ، وَأَنَا طَالِقٌ. قَالَ: »هِيَ وَاحِدَةٌ«

ترجمہ: ابن جریج سے مروی ہے میں نے عطاء سے کہا اگر مرد بیوی کو کہے تو اختیار کر لے، تو اختیار کر لے، تو اختیار کر لے تو اُس عورت نے کہا میں نے خود کو اختیار کرلیا ہے میں نے خود کو اختیار کرلیا ہے میں نے خود کو اختیار کرلیا ہے تو فرمایا یہ ایک ہی ہے لیکن اگر مرد کہے تو اختیار کر لے اور عورت کہے میں نے خود کو اختیار کرلیا پھر کہے تو اختیار کر لے اور عورت کہے میں نے خود کو اختیار کرلیا پھر کہے تو اختیار کر لے اور عورت کہے میں نے خود کو اختیار کرلیا یہ سب مجلس واحد میں تین ہوں گی جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا انت طالق اور انا طالق ؟ تو فرمایا یہ ایک طلاق ہے۔

جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفیٰ 103ھ)

"سنن سعید بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ میں امام جابر بن زید سے 1 روایت ہے

1077 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَا: »إِذَا طَلَّقَتِ الْبِكْرُ ثَلَاثًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ«

ترجمہ: عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ عطاء اور جابر بن زید نے فرمایا جب باکرہ کو تین طلاقیں دی جائیں تو وہ ایک ہے۔

مَسْرُوقُ بنُ الأَجْدَعِ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفى 63ھ)

"سنن سعید بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ میں امام مسروق سے 1 روایت ہے

1079 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالَ: "لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. وَإِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، بَانَتْ بِالْأُولَى، وَلَمْ يَكُنِ الْأُخْرَيَانِ بِشَيْءٍ"

ترجمہ: شعبی سے مروی ہے مسروق نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں اکھٹی دینے والے کے متعلق کہا اُس کی بیوی اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے اور جب کہے انت طالق، انت طالق، انت طالق پہلی سے بائنہ ہوگی اور آخری دو کچھ نہیں۔

مُغِيرَةُ بنُ مِقْسَمٍ أَبُو هِشَامٍ الضَّبِّيُّ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفى 136ھ)

"سنن سعید بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ میں امام مغیرہ ضبی سے 1 روایت ہے

1082 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنَا مُغِيرَةُ، قَالَ: "إِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ قَالَ: إِذَا كَانَ كَلَامًا مُتَّصِلًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ،

وَإِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ ثُمَّ سَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، بَانَتْ بِالْأُولَى، وَلَمْ تَكُنِ الْأُخْرَيَانِ شَيْئًا"

ترجمہ: ہشیم نے مغیرہ سے بیان کیا فرمایا جب کوئی شخص انت طالق، انت طالق، انت طالق اکھٹے کہے تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے اور جب کہے انت طالق پھر خاموش ہو پھر کہے انت طالق انت طالق جدا ہوگئی پہلی سے آخری دو کچھ نہیں۔

عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ الْمَدَنِيُّ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفی 94ھ)

"سنن سعید بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ میں امام عطاء بن یسار سے 1 روایت ہے

1095- حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، قَالَ: »الثَّلَاثُ وَالْوَاحِدَةُ لِلْبِكْرِ سَوَاءٌ«، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: »إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ وَلَسْتَ بِمُفْتٍ، الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا، وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: بکیر سے مروی ہے کہ عطاء بن یسار سے پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو قبل از دخول تین طلاقیں دیں تو فرمایا تین اور ایک باکرہ کے لئے برابر ہیں تو ان کو عبد اللہ بن عمرو نے فرمایا تو نقل کرنے والا ہے مفتی نہیں ایک طلاق عورت کو جدا کردے گی اور تین اس کو حرام کردیں گی یہاں تک کہ کسی اور سے نکاح کرلے۔

سعید بن جبیر رحمہ اللہ (المتوفی 95ھ)

"سنن سعید بن منصور "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ میں امام سعید بن جبیر سے 1 روایت ہے

1087 -حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: "إِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ"

ترجمہ: ابو بشر سے مروی ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا جب کوئی شخص اپنی غیر مدخولہ بیوی کو کہے انت طالق ثلاثا تو وہ اپنے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

"المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ میں امام سعید بن جبیر سے 1 روایت ہے

11119 -عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: قتادہ سے مروی ہے کہ سعید بن المسیب، سعید بن جبیر اور حمید بن عبد الرحمن نے کہا (جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے) اُس کی بیوی اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا میں امام سعید بن جبیر سے 1 روایت ہے

18167 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: قتادہ سے مروی ہے کہ سعید بن المسیب، سعید بن جبیر اور حمید بن عبد الرحمن نے کہا (جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے) اُس کی بیوی اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

عِكْرِمَةُ أَبُو عَبْدِ اللهِ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفیٰ 103ھ)

"المصنف" "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ میں امام عکرمہ سے 1 روایت ہے

11125 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: سُئِلَ عِكْرِمَةُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بِكْرًا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَقَالَ: "إِنْ كَانَ جَمَعَهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَإِنْ كَانَ فَرَّقَهَا فَقَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، فَقَدْ بَانَتْ بِالْأُولَى، وَلَيْسَتِ الثِّنْتَانِ بِشَيْءٍ" قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي، فَقَالَ: »سَوَاءٌ، هِيَ وَاحِدَةٌ عَلَى كُلِّ حَالٍ«

ترجمہ: ابن طاؤس سے مروی ہے کہ عکرمہ سے دریافت کیا گیا اُس شخص کے متعلق جو اپنی باکرہ غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دے تو آپ نے فرمایا اگر اُس نے اکٹھی دیں تو وہ اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے اور اگر اُس نے جُدا جُدا دیں یعنی کہا انت طالق .انت طالق .انت طالق پس وہ بائنہ ہوگئی پہلی سے

اور باقی دو کچھ نہیں ابن طاؤس نے فرمایا میں نے یہ ذکر کیا اپنے والد سے انہوں نے فرمایا ہر حال میں وہ ایک ہی ہے۔

حَمَّادُ بنُ أَبِي سُلَيمَانَ رَحِمَهُ الله (المتوفی 120ھ)

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ وَاحِدَةً، فَيَلْقَاهُ الرَّجُلُ، فَيَقُولُ: طَلَّقْتَ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ، ثُمَّ يَلْقَاهُ آخَرُ فَيَقُولُ: طَلَّقْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ میں امام حماد بن ابی سلیمان سے 1 روایت ہے

18185 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ قَالَ لَهَا: "إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَوَى الْأُولَى، وَإِذَا قَالَ: اعْتَدِّي فَمِثْلُ ذَلِكَ"

ترجمہ: شعبہ سے مروی ہے میں نے حکم سے اُس شخص کے متعلق دریافت کیا جو اپنی بیوی کو کہے انت طالق، انت طالق، انت طالق تو فرمایا یہ تین طلاقیں ہیں مگر وہ پہلی کی نیت کرے، اور جب کہے تو عدت بیٹھ تو اسی طرح ہے۔

" المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ میں امام حماد بن ابی سلیمان سے 1 روایت ہے

11130 - عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، مِثْلَ قَوْلِهِمْ «إِذَا طَلَّقَ الْبِكْرَ ثَلَاثًا فَجَمَعَهَا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَإِنْ فَرَّقَهَا بَانَتْ بِالْأُولَى، وَلَمْ تَكُنِ الْأُخْرَيَيْنِ شَيْئًا«

ترجمہ: مسعر سے مروی ہے کہ حماد نے اُن کی مثل کہا (جب شوہر باکرہ کو تین طلاقیں اکٹھی دے تو وہ اُس کے لئے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے اور اگر جُدا جُدا دے تو پہلی سے بائنہ اور آخری دو کچھ نہیں۔

عُرْوَۃَ بنِ الزُّبَیْرِ رَحِمَہُ اللہ (المتوفیٰ 93ھ)

أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني (المتوفى: 211ھ) اپنی کتاب " المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ میں امام عروۃ بن زبیر سے 1 روایت لائے ہیں

11224 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: »إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَهِيَ بَائِنَةٌ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ الثَّلَاثِ«

ترجمہ: ہشام بن عروہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے تو اپنے شوہر سے جدا ہو جائے گی بمنزل تین طلاقوں کے۔

قَتَادَۃُ بنُ دِعَامَۃَ رَحِمَہُ اللہ (المتوفیٰ 100ھ)

" المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ، بَابُ قَوْلِهِ: اعْتَدِّي، بَابُ حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ میں امام قتادہ سے 3 روایات ہیں

بَابُ الْبَتَةِ، وَالْخَلِيَةِ

11230 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي الْبَتَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ، وَالْبَائِنَةِ: »هِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ«. وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ

ترجمہ: معمر نے قتادہ سے روایت کیا کہ حضرت علی نے طلاق بتہ، بریہ اور بائنہ کے متعلق فرمایا یہ تین طلاقیں ہیں اور یہی قتادہ کا قول ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ: اعْتَدِّي

11248 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اعْتَدِّي، اعْتَدِّي، اعْتَدِّي: »هِيَ ثَلَاثٌ إِلَّا أَنْ يَقُولَ كُنْتُ أُقِيمُهَا الْأَوَّلَ فَهُوَ عَلَى مَا قَالَ«

ترجمہ: قتادہ سے اُس شخص کے متعلق مروی ہے کہ جو اپنی بیوی کو کہے تو عدت بیٹھ، تو عدت بیٹھ، تو عدت بیٹھ تو وہ تین ہے مگر مرد کہے میں تینوں کو اول کے قائم مقام کرتا ہوں تو یہ اُس کے قول کے مطابق ہے۔

بَابُ حَبْلُکِ عَلَى غَارِبِکِ

11278 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِذَا قَالَ: حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَمَا نَوَى، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا"

ترجمہ: معمر سے مروی ہے کہ قتادہ نے فرمایا جب کوئی شخص کہے تیری رسی تیرے کندھے پر پس وہ ایک طلاق ہے یا جتنی کی اُس نے نیت کی اور مرد اُس کا زیادہ حق دار ہے۔

"المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الطلاق: ما قالوا: إذا طلق امرأته ثلاثا، قبل أن يدخل بها فهي واحدة" میں امام قتادہ سے 1 روایت ہے

18179 -حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُمْ قَالُوا: »إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ«

ترجمہ: قتادہ سے مروی ہے کہ طاؤس، عطاء اور جابر بن زید نے کہا جب مرد اپنی غیر مدخولہ کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک طلاق ہے۔

الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفی 70ھ)

"المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابٌ: يُمَلِّكُ امْرَأَتَهُ غَيْرَهَا، بَابُ الْمَرْأَةِ تُمَلَّكُ أَمْرَهَا فَرَدَّتْهُ، هَلْ تُسْتَحْلَفُ؟ میں امام حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے 2 روایات ہیں

بَاب: يُمَلِّكُ امْرَأَتَهُ غَيْرَهَا

11990 -عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ: »إِذَا جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ وَلِيِّهَا فَطَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ«

ترجمہ: ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے سنا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کی طلاق کا معاملہ اُس کے ولی کے سپرد کر دے اور وہ اُس کو تین طلاقیں دے دے تو وہ خاوند سے جدا ہو جائے گی۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تُمَلَّكُ أَمْرَهَا فَرَدَّتْهُ، هَلْ تُسْتَحْلَفُ؟

11951 -عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: »أَيُّمَا امْرَأَةٍ جُعِلَ أَمْرُهَا بِيَدِهَا، أَوْ بِيَدِ وَلِيِّهَا،

فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ«

ترجمہ: ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے حارث بن عبداللہ سے سنا کہ جب طلاق کا معاملہ عورت کے یا اُس کے ولی کے ہاتھ میں دے دیا جائے اور وہ تین طلاقیں دے دے تو عورت خاوند سے جُدا ہو جائے گی۔

سُلَيْمَانُ بنُ مِهْرَانَ الأَعْمَشُ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفیٰ 147ھ)

"المصنف "كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ طَالِقٌ وَاحِدَةً كَأَلْفٍ میں امام اعمش کوفی سے 1 روایت ہے

11306 - عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ وَاحِدَةً كَأَلْفٍ، فَقَالَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«، قَالَ سُفْيَانُ: " وَأَمَّا أَصْحَابُنَا فَلَا يَقُولُونَ ذَلِكَ، يَقُولُونَ: هِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهِ"

ترجمہ: امام اعمش سے روایت ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو کہے کہ تجھے ہزار طلاق جیسی ایک طلاق ہے تو انہوں نے فرمایا وہ عورت اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی شخص سے نکاح نہ کرے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں ہمارے اصحاب اس کے قائل نہیں ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ اُسے ایک طلاق ہے اور وہ شخص حق رکھتا ہے (کیونکہ اُس نے ایک طلاق دی ہے)۔

عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُزَنِيّ رَحِمَہُ اللّٰہُ (المتوفی 88ھ)

"سنن سعید بن منصور "کِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ میں عبداللہ بن معقل مزنی سے 1 روایت ہے

1083 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا هُشَيْمٌ، قَالَ: أنا مُغِيرَةُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: »إِذَا كَانَ مُتَّصِلًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: شعبی سے مروی ہے کہ عبداللہ بن معقل نے فرمایا (اُس شخص کے متعلق جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے) جب متصل ہوں تو عورت اپنے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کے کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

"المصنف "کِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ يُقِرُّ عِنْدَ نَفَرٍ شَتَّى بِالطَّلَاقِ میں امام عبداللہ بن معقل مزنی سے 1 روایت ہے

11304 - عَنِ الثَّوْرِيِّ، أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَ آخَرَ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَقِيَ آخَرَ، فَقَالَ: طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ قَالَ: نَعَمْ، قَالَا: »نِيَّتُهُ فِي ذَلِكَ

ترجمہ: ابواسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی اور عبداللہ بن معقل سے پوچھا کہ ایک شخص نے بیوی کو طلاق دی تو اُسے ایک شخص ملا اور پوچھا کہ تو نے طلاق دی ہے؟ تو اُس نے کہا ہاں پھر دوسرا شخص ملا اور کہا تو نے طلاق دی ہے؟ تو اُس نے کہا ہاں پھر ایک اور شخص ملا اور کہا کہ کیا تو نے طلاق دی ہے؟ تو اُس نے کہا ہاں تو

اُن دونوں نے فرمایا کہ اُس کی نیت کا اعتبار ہے (یعنی اگر نئی طلاق کے اعتبار سے ہاں کہتا رہا تو تین ہو جائیں گی اور اگر اُسی طلاق کی خبر دینا مقصود تھا تو ایک ہوگی)۔

''المصنف في الأحاديث والآثار ''كِتَابُ الطَّلَاقِ: مَا قَالُوا: إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ' میں امام عبداللہ بن معقل مزنی سے 1 روایت ہے

18160 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ، فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، قَالَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ابن معقل سے مروی ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو ہم بستری سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح کرے۔

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفیٰ 86ھ)

''المصنف ''كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الْمَرْأَةِ تُمَلَّكُ أَمْرَهَا فَرَدَّتْهُ، هَلْ تُسْتَحْلَفُ؟' میں عبدالملک بن مروان سے 1 روایت ہے

11952 - عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ، قَضَى بِذَلِكَ (11951 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: »أَيُّمَا امْرَأَةٍ جُعِلَ أَمْرُهَا بِيَدِهَا، أَوْ بِيَدِ وَلِيِّهَا، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ«

ترجمہ: ابن شہاب سے مروی ہے کہ میں نے حارث بن عبد اللہ سے سُنا انہوں نے کہا ہر وہ عورت جس کی طلاق اُس کے سپرد کی جائے یا اُس کے ولی کے سپرد کی جائے پھر وہ خود کو تین طلاقیں دے دے تو وہ شوہر سے بری ہو جائے گی۔

حُمَيْدُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الحِمْيَرِيُّ رَحِمَهُ اللهُ

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا میں حمید بن عبد الرحمن حمیری سے 1 روایت ہے

18167- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: قتادہ سے مروی ہے کہ سعید بن المسیب، سعید بن جبیر اور حمید بن عبد الرحمن نے کہا (جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے) عورت اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

مُصْعَبُ بنُ سَعْدٍ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفیٰ 103ھ)

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: مَنْ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَامِلٌ لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ میں مصعب بن سعد سے 1 روایت ہے

18299 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ عَفَّانَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، وَأَبِي مَالِكٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالُوا: »إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، وَهِيَ حَامِلٌ لَمْ تَحِلَّ لَهُ، حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ابن عفان سے مروی ہے کہ مصعب بن سعد، ابو مالک اور عبداللہ بن شداد نے فرمایا جب مرد اپنی حاملہ بیوی کو تین طلاقیں دے تو وہ عورت اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

عَبْدُ اللہ بن شَدَّاد رَحِمَهُ اللہ (المتوفیٰ 81ھ)

"المصنف في الأحاديث والآثار" كِتَابُ الطَّلَاقِ: مَنْ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَامِلٌ لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ میں عبداللہ بن شداد سے 1 روایت ہے

18299 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ عَفَّانَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، وَأَبِي مَالِكٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالُوا: »إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَامِلٌ لَمْ تَحِلَّ لَهُ، حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ابن عفان سے مروی ہے کہ مصعب بن سعد، ابو مالک اور عبداللہ بن شداد نے فرمایا جب مرد اپنی حاملہ بیوی کو تین طلاقیں دے تو وہ عورت اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

أَبُو مَالِكٍ الْغِفَارِيُّ رَحِمَهُ اللهُ (المتوفیٰ 91ھ)

"المصنف في الأحاديث والآثار "كِتَابُ الطَّلَاقِ: مَنْ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَامِلٌ لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ میں ابو مالک سے 1 روایت ہے

18299 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ عَفَّانَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، وَأَبِي مَالِكٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالُوا: »إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، وَهِيَ حَامِلٌ لَمْ تَحِلَّ لَهُ، حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

ترجمہ: ابن عفان سے مروی ہے کہ مصعب بن سعد، ابو مالک اور عبد اللہ بن شداد نے فرمایا جب مرد اپنی حاملہ بیوی کو تین طلاقیں دے تو وہ عورت اُس کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی غیر مرد سے نکاح کرے۔

✵ جن حضرات کرام کے اقوال مع انقال نظر سے گذرے ان کا تو مسئلہ طلاق ثلاثہ پر اجماع قولی ہو گیا اور دوسرے حضرات جن کے اقوال اس کی مخالفت میں کہیں نہیں پائے گئے اور نہ ہی پائے جا سکتے ہیں ان کا اجماع سکوتی ہوگا اسی لئے شمس الدین محمد بن عبد اللہ الزركشي المصري الحنبلي (المتوفی: 772ھ) شرح الزركشي على مختصر الخرقی میں فرماتے ہیں

"وهذا كالإجماع من الصحابة على صحة وقوع الطلاق الثلاث بكلمة واحدة"

(شرح الزركشي على مختصر الخرقی فی الفقه علی مذهب الإمام احمد ابن حنبل، باب صريح

الطلاق وغيره، تعليق الطلاق على الطـلاق 5/426 رقم 2728 دار الافهام للنشر والتوزيع الرياض الطبعة الرابعة 2009ء)

لہٰذا بحمد اللہ تعالیٰ مدخولہ کی طلاق ثلاثہ کا تین واقع ہونے کا مسئلہ سلف کا اجماعی اتفاقی ہونا روز روشن کی طرح واضح ہوگیا اور یہی ہمارا اصل مدعا ہے اس رسالہ شریفہ میں اب مزید برآں چند ائمہ اعلام کی وہ نصوص اور عبارات پیش کی جاتی ہیں جن میں اس مسئلہ کے اجماعی ہونے کی صراحت ہے۔

أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ) الاستذكار، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَتَّـةِ میں لکھتے ہیں قَالَ أَبُو عُمَرَ لَيْسَ فِي هَذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ ذِكْرُ الْبَتَّةِ وَإِنَّمَا فِيهِمَا وُقُوعُ الثَّلَاثَـةِ مُجْتَمِعَاتٍ غَيْرَ مُتَفَرِّقَاتٍ وَلُزُومُهَا وَهُوَ مَا لَا خِلَافَ فِيهِ بَيْنَ أَئِمَّةِ الْفَتْوَى بِالْأَمْصَارِ وَهُوَ الْمَأْثُورُ عَنْ جُمْهُورِ السَّلَفِ وَالْخِلَافُ فِيهِ شُذُوذٌ تَعَلَّقَ بِهِ أَهْلُ الْبِدَعِ وَمَنْ لَا يُلْتَفَتُ إِلَى قَوْلِهِ لِشُذُوذِهِ عَنْ جَمَاعَةٍ لَا يَجُوزُ عَلَى مِثْلِهَا التَّوَاطُؤُ عَلَى تَحْرِيفِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

پھر اسی میں أبو سليمان داود بن علي بن خلف، البغدادي المعروف بالأصبهاني الملقب بالظاهري (المتوفى: 270هـ) (أحد الأئمة المجتهدين في الإسلام) کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے اس مسئلہ پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے اور حجاج بن ارطاۃ وغیرہ کو غیر فقیہ کہہ کر ان کے قول کو مخل در اجماع قرار نہیں دیا اور ان کے جملہ اصحاب کا اس بات کے امام داود الظاہری کی جانب سے نقل کرنے پر اتفاق ظاہر فرمایا کہ ان کے نزدیک ایک مجلس کی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں

قَالَ أَبُو عُمَرَ ادَّعَى دَاوُدُ الْإِجْمَاعَ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ وَقَالَ لَيْسَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ وَمَنْ قَالَ بِقَوْلِهِ مِنَ الرَّافِضَةِ مِمَّنْ يُعْتَرَضُ بِهِ عَلَى الْإِجْمَاعِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ حَكَى ذَلِكَ عَنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ دَاوُدَ عَنْهُ وَأَنْكَرَ ذَلِكَ...

وُقُوعِهَا مُجْتَمِعَاتٍ

(الإجماع، كتاب الطلاق، صفحه 93 رقم 415 نشرة دائرة المعارف الاسلامية-بلوجستان)

اور الاستذكار، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَتَّةِ **میں ہے**

قَالَ أَبُو عُمَرَ لَيْسَ فِي هَذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ ذِكْرُ الْبَتَّةِ وَإِنَّمَا فِيهِمَا وُقُوعُ الثَّلَاثَةِ مُجْتَمِعَاتٍ غَيْرَ مُتَفَرِّقَاتٍ وَلُزُومُهَا وَهُوَ مَا لَا خِلَافَ فِيهِ بَيْنَ أَئِمَّةِ الْفَتْوَى بِالْأَمْصَارِ وَهُوَ الْمَأْثُورُ عَنْ جُمْهُورِ السَّلَفِ وَالْخِلَافُ فِيهِ شُذُوذٌ تَعَلَّقَ بِهِ أَهْلُ الْبِدَعِ وَمَنْ لَا يُلْتَفَتُ إِلَى قَوْلِهِ لِشُذُوذِهِ عَنْ جَمَاعَةٍ لَا يَجُوزُ عَلَى مِثْلِهَا التَّوَاطُؤُ عَلَى تَحْرِيفِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ إلا أنهم يحتجون فيه بابن عباس

اور انہیں کی دوسری کتاب التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، حَدِيثٌ سَابِعٌ وَأَرْبَعُونَ لِنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ **کے تحت ہے۔**

وَعَلَى هَذَا جَمَاعَةُ فُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ وَجُمْهُورُ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ كَانَ الطَّلَاقُ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ فِي الْحَيْضِ بِدْعَةٌ غَيْرُ سُنَّةٍ فَهُوَ لَازِمٌ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ وَلَا مُخَالِفَ فِي ذَلِكَ إِلَّا أَهْلُ الْبِدَعِ وَالضَّلَالِ وَالْجَهْلِ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ الطَّلَاقَ لِغَيْرِ السُّنَّةِ غَيْرُ وَاقِعٍ وَلَا لَازِمٍ وَرُوِيَ مِثْلُ ذَلِكَ عَنْ بَعْضِ التَّابِعِينَ وَهُوَ شُذُوذٌ لَمْ يُعَرِّجْ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْأَثَرِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ لِمَا ذَكَرْنَا

أبو بكر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوري (المتوفى: 319ھ) اپنی کتاب الإجماع، كتاب الطلاق **میں لکھتے ہیں**

" وأجمعوا على أنه ان قال لها: أنت طالق ثلاثا الا ثلاثا، أنها تطلق ثلاثا"

تنبیہ: اس طرح کے استثناء کو فقہائے اسلام اور نحات حضرات علیہم الرضوان استثناء مستغرق یا مساوی کہتے ہیں اس میں اختلاف ہے کہ استثناء صحیح ہے یا باطل یہاں پر اس کی تحقیق میں پڑنا مقصود نہیں فقط اتنا بیان کرنا مقصود ہے کہ دونوں مذہبوں میں

صورت مذکورہ میں تین طلاقیں ہی واقع ہوں گی جو بطلان کے قائل ہیں ان کے نزدیک اصل یعنی مستثنیٰ منہ کے ساتھ تین واقع ہوں گی اور جو قائلین صحت ہیں ان کے نزدیک مستثنیٰ کے ساتھ تین واقع ہو جائیں گی اسی لئے ابن المنذر النیسابوري نے اس کو مسائل اجماعیہ میں ذکر فرمایا ہے۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

فرقہ تیمویہ کا وکیل الوکلاء عبد الرحمن بن یحیی بن علي بن محمد المعلمي العتمي الیماني (المتوفی:1386ھ) اپنی کتاب التنکیل بما في تأنیب الکوثري من الأباطیل (مع تخریجات وتعلیقات: محمد ناصر الدین الألباني - زهیر الشاویش - عبد الرزاق حمزة) کی الفصل الأول میں لکھتا ہے

وحسبك أنَّ المقرر عند أهل العلم أنه إذا نقل عن جماعة من الصحابة القول بتحريم شيء ولم ينقل عن أحد منهم أو ممن عاصرهم من علماء التابعين قول بالحل، عد ذلك الشيء مجمعا على حرمته، لا يسوغ لمجتهد أن يذهب إلى حله، فإن ذهب إلى حله غافلاً عن الاجماع كان قوله مردوداً، أو عالماً بالإجماع فمن أهل العلم من يضلله، ومنهم من قد يكفره.

اس کے کلام کالازم یہ ہے کہ طلاق ثلاثہ کے منکرین کا یا تو قول مردود ہے اور یا وہ گمراہ ہیں اور یا کافر ہیں لیکن فرقہ تیمویہ کے حق میں غالب گمان آخری دو شقوں میں سے ایک کا ہے اگرچہ شق اول کا احتمال بھی موجود ہے اور متقدمین کے حق میں اسی کا غالب گمان ہے کیونکہ اجماع کا اُن سے مخفی ہونا قریب ہے

فرقہ تیمویہ وہابیہ کے انکار اجماعِ اصولی کی کہانی اور اس کا رد بلیغ

خیال رہے: وہابی لوگ متواترات کو اجماعی مانتے ہیں اور متواترات کے علاوہ کسی اور مسئلے کو اجماعی ماننے کے لئے ہر گز تیار نہیں اسی لئے یہ لوگ طلاق ثلاثہ پر جب ہمارے فقہاء کی طرف سے دعویٰ اجماع سنتے ہیں تو اس کے ابطال میں سب سے بڑی دلیل یہی پیش کرتے ہیں کہ اجماع اصولی تو ممکن ہی نہیں اگر اجماع ممکن ہے تو صرف اور صرف متواترات میں جیسے نماز روزہ وغیرہ چنانچہ أحمد بن محمد عبد القادر (معروف بأحمد شاکر) (المتوفی: 1377ھ) نے اپنی کتاب نظام الطلاق في الإسلام میں صاف لکھ دیا

والإجماع الصحيح الذي تثبته الأدلة، والذي لا يجوز لأحد خلافه: هو الأمور المعلومة من الدين بالضرورة كلها، وليس شيء غيرها يسمى إجماعاً. وقد ذكرت رأيي هنا في التعليق على كتاب (الإحكام في أصول الأحكام) للإمام الحافظ أبي محمد بن حزم (طبعة الخانجي سنة ١٣٤٦ ج ٤ ص ١٤٢ - ١٤٤) وقلت هناك: "وأما الإجماع الذي يدعيه الأصوليون فلا يتصور وقوعه، ولا يكون أبداً، وما هو إلا خيال؟ وكثيراً ما ماترى الفقهاء إذا حَزَبهم الأمر وأعوزتهم الحجة: ادعوا الإجماع ونبزوا مخالفه بالكفر، وحاش لله. إنما الإجماع الذي يكفر مخالفه هو المتواتر المعلوم من الدين بالضرورة

پھر اس کے حاشیہ میں البانی کے شاگرد عبد المنعم سلیم نے امام شہاب الدین أبو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الرومي الحموي (المتوفی: 626ھ) کی معجم الأدباء

=إرشاد الأريب إلى معرفة الأديب کے حوالے سے امام محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري (المتوفى: 310هـ) کا یہ قول نقل کیا کہ وہ اجماع کی یہ تعریف کرتے ہیں

وقال ابن جرير الطبري في كثير من كتبه: (إن الإجماع هو نقل المتواترين لما أجمع عليه أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من الآثار، دون أن يكون ذلك رأياً أو مأخوذاً من جهة القياس) نقله ياقوت في معجم الأدباء (ج ٦ ص ٤٤٦ - ٤٤٧) وهو موافق لما ذهبت إليه تماماً والحمد لله رب العالمين.[هذا التعليق زيادة من الطبعة الثانية. الناشر]

اور مزید یہ لوگ ایسے موقع پر امام احمد بن حنبل کا یہ قول بھی نقل کرتے رہتے ہیں جیسا کہ اسی نظام الطلاق في الإسلام میں ہے

ورحم الله الإمام أحمد بن حنبل إذ يقول: من ادعى الإجماع فهو كاذب، ما يدريه؟ لعل الناس اختلفوا! وصدق، رضي الله عنه

بلکہ اس ضلالت میں ان کا امامِ اول ابن حزم الأندلسي القرطبي الظاهري ہے اور امام ثانی ابن قيم الجوزية ہے جس نے إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان میں لکھا ہے

قال الآخرون: قد عرفتم ما فى دعوى الإجماع الذى لم يعلم فيه مخالف: أنه راجع إلى عدم العلم لا إلى العلم بانتفاء المخالف، وعدم العلم ليس بعلم حتى يحتج به ويقدم على النصوص الثابتة

اگرچہ ابن قيم الجوزية نے إعلام الموقعين عن رب العالمين میں فصل: حجية الاجماع السكوتى، وقول الصحابى (فَصْلٌ: رَأْيُ الشَّافِعِيِّ فِي أَقْوَالِ الصَّحَابَةِ) کا عنوان باندھ کر اجماعِ سکوتی کی حجیت کا قول ان لفظوں کے ساتھ کیا ہے

وَإِنْ لَمْ يُخَالِفِ الصَّحَابِيُّ صَحَابِيًّا آخَرَ فَإِمَّا أَنْ يَشْتَهِرَ قَوْلُهُ فِي الصَّحَابَةِ أَوْ لَا يَشْتَهِرُ، فَإِنِ اشْتَهَرَ فَالَّذِي عَلَيْهِ جَمَاهِيرُ الطَّوَائِفِ مِنَ الْفُقَهَاءِ أَنَّهُ إِجْمَاعٌ وَحُجَّةٌ، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ: هُوَ حُجَّةٌ وَلَيْسَ بِإِجْمَاعٍ، وَقَالَتْ شِرْذِمَةٌ مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ وَبَعْضُ الْفُقَهَاءِ الْمُتَأَخِّرِينَ: لَا يَكُونُ إِجْمَاعًا وَلَا حُجَّةً

اور اس طرح اس نے اپنا اور اپنے ہم نواؤں کا منہ توڑا ہے جس کو مناظرہ کی اصطلاح میں مناقضہ مع نفسہ کہتے ہیں بلکہ اس نے تو اپنے مناقضے میں ایک ایسا عجوبہ چھوڑا ہے جس پر جتنا تعجب کیا جائے کم ہے اور اس کے رد کے لئے وہی کافی ہے کیونکہ ان کا یہ دعوی ہے کہ اجماع محال ہے جبکہ إعلام الموقعين عن رب العالمين میں ہے ابن تیمیہ یا ابن قیم جیسا ایک شخص ہی اجماع ہے اور عبارت یہ ہے

وَاعْلَمْ أَنَّ الْإِجْمَاعَ وَالْحُجَّةَ وَالسَّوَادَ الْأَعْظَمَ هُوَ الْعَالِمُ صَاحِبُ الْحَقِّ، وَإِنْ كَانَ وَحْدَهُ، وَإِنْ خَالَفَهُ أَهْلُ الْأَرْضِ، (فائدة فى الاجماع والجماعة)

اب اس وسوسہ شیطانی اور ضلالت نفسانی کے تفصیلی رد کے لئے تو کتب اصول متقدمین جیسے أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (المتوفى: 463ھ) کی الفقيه و المتفقه اور محمد بن أحمد بن أبي سهل شمس الأئمة السرخسي (المتوفى: 483ھ) کی المحرر في اصول الفقه کا مطالعہ کرنا ضروری ہے لیکن یہاں چندلا جواب گزارشات پیش کی جاتی ہیں

1: ان کم فہموں کا اجماع کو متواتر کا مترادف قرار دینا سراسر باطل ہے کیونکہ متواتر دینی اور ضروری دینی کے درمیان مساوات ہے اور اجماعی اور ضروریات دین کے درمیان نسبت عموم خصوص مطلق ہے ہر ضروری اجماعی ہوتا ہے جب کہ ہر اجماعی ضروری نہیں مثلاً فرضیت روزہ رمضان ضروریات دین میں سے ہے اور اجماعی بھی ہے اور وراثت میں سدس جدہ یعنی نانی کا چھٹا حصہ اجماعی ہے مگر ضروریات دین میں سے

نہیں ہے

2: ان کم فہموں کے وسوسہ کے مطابق صحابہ کرام اور اہلسنت کے تمام اجماعات اجماع کی حدود سے خارج ہو جائیں گے جس کا بطلان اظہر من الشمس ہے

3: یہ کم فہم ایک طرف تو خود کو اہل حدیث اور سلفی کہتے ہیں اور دوسری طرف حجیت اجماع کی احادیث اور اُس کے کثیر آثار کے منکر بنے ہوے ہیں حالانکہ ان کے زعیم اکبر اور امام اعظم ابن تیمیہ نے اپنی کتاب المسودة في أصول الفقه کی کتاب الإجماع میں لکھا ہے

وقد جاء الإعتماد على الكتاب والسنة والإجماع في كلام عمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود وغيرهما حيث- يقول كل منهما اقض بما في كتاب الله فإن لم يكن فبما في سنةرسول الله فإن لم يكن فبما أجمع عليه الصالحون وفى لفظ بما قضى به الصالحون وفى لفظ بما أجمع عليه الناس

4: امام احمد کے قول سے اجماع اصولی فقہی کے ابطال کا وسوسہ یقینا دور ہو جاتا اگر یہ کمبخت امام کے قول کو ابن تیمیہ اور ابن قیم کے کلام کے تناظر میں دیکھ لیتے یا امام احمد کے دوسرے اقوال کی روشنی میں اُس کو سمجھنے کی کوشش کرتے چنانچہ ابن تیمیہ نے المسودة في أصول الفقه میں امام احمد کے مختلف اقوال ذکر کیئے ہیں جو درج ذیل ہیں

پہلا قول بروایت عبداللہ و بروایت ابوبکر مروذی و بروایت ابوالحارث و بروایت ابوطالب عکبری وقد أطلق القول في رواية عبد الله فقال من أدعى الإجماع فهو كاذب لعل الناس قد اختلفوا وهذه دعوى بشر المريسى والأصم ولكن يقول لا نعلم الناس اختلفوا إذا لم يبلغه وكذلك نقل المروذى عنه أنه قال كيف يجوز للرجل أن يقول أجمعوا إذا سمعتهم يقولون أجمعوا فاتهمهم لو قال إني لم أعلم مخالفا كان ذلك ونقل أبو

طالب عنه أنه قال هذا كذب ما أعلمه أن الناس مجمعون ولكن يقول لا أعلم فيه اختلافا فهو أحسن من قوله إجماع الناس وكذلك نقل أبو الحارث لا ينبغي لاحد أن يدعى الإجماع لعل لناس اختلفوا.

ان روایتوں پر سرسری نظر ڈالنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اجماع ممکن نہیں

دوسرا قول بروایت عبداللہ وابوالحارث یہ ہے أرأيت إن أجمعوا(اى الصحابة) له أن يخرج من أقاويلهم هذا قول خبيث قول أهل البدع لا ينبغي لاحد أن يخرج من أقاويل الصحابة إذا اختلفوا.

اور بروایت الحسن ابن ثواب فرمایا أذهب في التكبير من غداة يوم عرفة إلى آخر أيام التشريق فقيل له إلى أى شيء تذهب فقال بالإجماع عمر وعلي وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عباس

أبوالحسين ابن أبي يعلى، محمد بن محمد (المتوفى: 526هـ) کی طبقات الحنابلة، مطبوعة دارالكتب العلمية کی دوسری جلد کے ساتھ ایک رسالہ ملحق ہے جس کا نام ہے قطعة من مقدمة الشيخ الامام ابى محمد بن تميم الحنبلى فى عقيدة الامام احمد

صاحب رسالہ کا ذکر شریف طبقات الحنابلة سے چند لفظوں کے ساتھ یہ ہے۔

أَبُومُحَمَّد رزق اللَّه بْن عبد الوهاب بْن عبد العزيز بْن الحرث بْن أسد التميمي: أحد الحنابلة المشهورين في الحنبلية هُوَ وأبوه وعمه وجده. (المولد :401ھ/المتوفى: 488ھ) مذکورہ رسالے میں اجماع کے متعلق امام احمد کا عقیدہ ان الفاظ میں موجود ہے اجماع اہل العصر من العلماء اہل العقد والحل اذا لم يختلفوا فان خالف بعضهم ولو واحد منهم لم يكن اجماعا و اذا انتشر القول عن بعضهم و علمہ جميعهم فلم ينكروا شيئا منہ فهو اجماع و كان يقول :الاجماع اجماع الصحابة و من سواهم تبع لهم

ان روایات کو پڑھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام احمد کے نزدیک اجماع عملی یقینی طور پر واقع اور موجود ہے اب رفع تعارض خود ابن تیمیہ نے اس طرح کیا ہے کہ روایات اثبات سے قرون ثلاثہ کا اجماع مراد ہے اور روایات انکار سے قرون ثلاثہ کے غیر کا اور ابن قیم نے إعلام الموقعين عن رب العالمين میں تعارض کو اس طرح رفع کیا ہے اثبات سے اجماع نطقی کا اثبات مراد ہے اور انکار سے اجماع سکوتی کا انکار مراد ہے۔ (فلا تعارض)

اور القاضي أبويعلى، محمد بن الحسين بن محمد بن خلف ابن الفراء (المتوفى: 458ھ) اپنی کتاب العُدَة في أصول الفقه میں تعارض کو اس طرح اٹھایا ہے کہ انکار تورع اور تقویٰ پر محمول ہے یعنی دعویٰ اجماع کے الفاظ میں احتیاط کرنا اور یا انکار اس شخص کے لئے ہے جو سلف کے اتفاق اور اختلاف کا صحیح علم نہ رکھتا ہو

قاضی کی عبارت المسودة في أصول الفقه میں بھی موجود ہے اسی لئے تیموی خاندان کے المسودة في أصول الفقه ،كتاب الإجماع کے شروع میں یہ فیصلہ محفوظ ہے (مسألة: الإجماع متصور وهو حجة قاطعة)

5: شهاب الدين أبو عبد الله ياقوت بن عبد الله الرومي الحموي (المتوفى: 626ھ) نے اجماع کی جو تعریف معجم الأدباء = إرشاد الأريب إلى معرفة الأديب میں امام محمد بن جرير الطبري (المتوفى: 310ھ) کی طرف منسوب کی ہے یہ اُن کا اپنا فہم ہے اور نقل نہیں اسی لئے تعریف سے پہلے یہ لفظ موجود ہیں

ولو رجع إلى كتابه في »رسالة اللطيف« وفي »رسالة الاختلاف« وما أودعه كثيرا من كتبه- اور ان کا یہ فہم صحیح نہیں لگتا

اولا: اس وجہ سے کہ اس کا معارض اقویٰ موجود ہے اور وہ ہے جس کا دعویٰ ابن حزم الظاهري نے اپنی کتاب الإحكام في أصول الأحكام (المحقق: أحمد

محمد شاکر) الباب الثاني والعشرون في الإجماع وعن أي شيء يكون الإجماع وكيف ينقل الإجماع، فصل في اختلاف الناس في وجوه من الإجماع میں کیا ہے چنانچہ لکھتا ہے

وقالت طائفة إذا اتفق الجمهور على قول خالفهم واحد من العلماء فلا يلتفت إلى ذلك الواحد وقول الجمهور هو إجماع صحيح وهذا قول محمد بن جرير الطبري

ثانیا: محمد بن جرير الطبري کی اختلاف الفقهاء کی طرف مراجعت کرنے سے بھی یقینا معلوم ہوتا ہے کہ أبو عبد الله ياقوت الحموي کا دعویٰ درست نہیں چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں

"أجمعت الحجة التي لا يجوز خلافها""علة من قال بقول مسروق فيه القياس على ما أجمعت الحجة عليه من حكم أم الولد أنها مملوكة لسيدها لا تباع ولا توهب ويستمتع بها سيدها""وعلة من جعل وليه يقوم مقامه إذا زال عقله القياس على اجماع الكل أن من أصيب بعقله فعلى الحاكم إحراز ماله إذا لم يكن له ولي يكون أحق بالقيام بذلك من الحاكم فكذلك حكمه في القيام بما له من الخيار لأن ذلك من مصلحة ماله""وعلة من قال بقول الثوري إذا كان الخيار للبائع إجماع الجميع من الحجة أن ملك المشتري لم يتم على السلعة""وأما علة من قال بقول أبي يوسف ومحمد فالقياس على إجماع الكل على جواز المقارضة""وقد أجمع الكل أن الإجارة لا تجوز إلا أن تكون معلومة"

ابھی بہت سے اقتباسات طوالت کے خوف سے ترک کر دیئے ہیں

وما ذكرنا فيه كفاية لمن لهم دراية

6: ابن حزم الظاهري کا معاملہ عجیب تر ہے اس کی بحث اجماع کو پڑھتے ہوئے ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے اس شخص کا کلام ہے جس کو ائمہ دین کی مخالفت اور

توہین مطلوب ہے لیکن اپنے سر سے نکلے ہوئے کلام کو نہیں جانتا صحیح ہے یا غلط متناقض ہے یا متوافق چنانچہ اُسی بحث اجماع میں کہیں کہتا ہے اجماع موجود تو ہے لیکن اجماع اور اختلاف کو تلاش کرنے کی حاجت ہی نہیں ہے قرآن وسنت ہی کافی ہیں

فإن قيل فقد صححتم الإجماع آنفا ثم توجبون الآن أنه لا معنى له قلنا الإجماع موجود كما الاختلاف موجود إلا أننا لم يكلفنا الله تعالى معرفة شيء من ذلك إنما كلفنا اتباع القرآن وبيان رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي نقله إلينا الأمر منا على ما بينا فقط **(فصل في اختلاف الناس في وجوه من الإجماع)**

قال أبو محمد ثم اختلف الناس في وجوه من الإجماع لا علينا أننذكرها إن شاء الله تعالى وإن كنا قد بينا آنفا أنه لا حاجة بأحد إلى طلب إجماع أو اختلاف وإنما الفرض على الجميع والذي يحتاج إليه الكل فهو معرفة أحكام القرآن وما ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقط كما بينا أن أهل العلم مالوا إلى معرفة الإجماع ليعظموا خلاف من خالفه ويزجروه عن خلافه فقط وكذلك مالوا إلى معرفة اختلاف الناس لتكذيب من لا يبالي بادعاء الإجماع جرأة على الكذب حيث الاختلاف موجود فيردعونه بإيراده عن اللجاج في كذبه فقط وبالله تعالى التوفيق

کہیں لکھتا ہے اجماع وہی ہے جو ضروریات دین پر ہے یا متواترات پر اُس کی نص یہ ہے

ثم ينقسم كل ذلك ثلاثة أقسام لا رابع لها إما شيء نقلته الأمة كلها عصرا بعد عصر كالإيمان والصلوات والصيام ونحو ذلك وهذا هو الإجماع ليس من هذا القسم شيء لم يجمع عليه وإما شيء نقل نقل تواتر كافة عن كافة من عندنا كذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ككثير من السنن وقد يجمع على بعض ذلك وقد يختلف فيه كصلاة النبي صلى الله عليه وسلم قاعدا بجميع الحاضرين من أصحابه وكدفعه خيبر إلى

يهود بنصف ما يخرج منها من زرع أو تمر يخرجهم إذا شاء وغير ذلك كثير واما شيء
نقله الثقة عن الثقة كذلك مبلغا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فمنه ما أجمع على
القول به ومنه ما اختلف فيه فهذا معنى الإجماع الذي لا إجماع في الديانة غيره البتة
ومن ادعى غير هذا فإنما يخبط فيما لا يدري ويقول ما لا علم له ويقول بما لا يفهم ويدين
بما لا يعرف حقيقته وبالله تعالى التوفيق وبه نعوذ من التخليط في الدين بما لا يعقل

کبھی کہتا ہے وہ اجماع صحیح ہے جس کی سند اور مبنیٰ نص ہو اور وہ اجماع باطل ہے جس کی سند اور مبنیٰ قیاس اور رائے ہو

ثم اتفقنا نحن وأكثر المخالفين لنا على أن الإجماع من علماء أهل الإسلام حجة وحق مقطوع به في دين الله عز وجل ثم اختلفنا فقالت طائفة هو شيء غير القرآن وغير ما جاء عن النبي صلى الله عليه وسلم لكنه أن يجتمع علماء المسلمين على حكم لا نص فيه لكن برأي منهم أو بقياس منهم عن منصوص وقلنا نحن هذا باطل ولا يمكن البتة أن يكون إجماع من علماء الأمة على غير نص من قرآن أو سنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور اپنی کتاب مراتب الإجماع في العبادات والمعاملات والاعتقادات کے شروع میں تو یہاں تک ثبوت اجماع میں غلو اور افراط کرتا ہے کہ اجماع کی دو قسمیں اجماع لازمی اور اجماع جوازی بنا کر اُس سے پہلے لکھتا ہے کہ اجماع ملت حنیفیہ کے قواعد میں سے ایک قاعدہ ہے جس کا مخالف اُس کو جاننے کے بعد کافر ہوتا ہے عبارت یہ ہے

أما بعد فإن الإجْمَاع قَاعِدَة من قَوَاعِد المْلَّة الحنيفية يرجع إليه ويفزع نحوه ويكفر من خالفه إذا قَامَت عَلَيْهِ الْحجَّة بأنه إجماع نیز تھوڑا سا آگے لکھتا ہے

وأيضا فَإِنَّهُم لَا يكفرون من خالفهم فِي هَذِه المْعَانِي وَمن شَرط الإجماع الصَّحِيح

أن يكَفَّر من خَالفه بِلَا اختِلَاف بَين أحد من المُسلمين فِي ذَلِك فَلَو كَانَ مَا ذكرُوهُ إجماعا لكفر مخالفوهم بل لكفروا هم لأنهم يخالفونها كثيرا اسی لئے ابن تیمیہ نے نقد کرتے ہوے نقد میں کہا

أهل العلم والدين لا يعاندون، ولكن قد يعتقد أحدهم إجماعا ما ليس بإجماع، لكون الخلاف لم يبلغه، وقد يكون هناك إجماع لم يعلمه، فهم في الاستدلال بذلك كما هم في الاستدلال بالنصوص: تارة يكون هناك نص لم يبلغ أحدهم، وتارة يعتقد أحدهم وجود نص، ويكون ضعيفا أو منسوخا.وأيضا فما وصفهم هو به قد اتصف هو به، فإنه يترك في بعض مسائله ما قد ذكر في هذا الكتاب أنه إجماع.وكذلك ما ألزمهم إياه من تكفير المخالف غير لازم؛ فإن كثيرا من العلماء لا يكفرون مخالف الإجماع.وقوله: " إن مخالف الإجماع يكفر بلا اختلاف من أحد المسلمين " هو من هذا الباب، فلعله لم يبلغه الخلاف في ذلك، مع أن الخلاف في ذلك مشهور مذكور في كتب متعددة، والنَّظَّامُ نفسه المخالف في كون الإجماع حجة لا يكفره ابن حزم والناس أيضا. فمن كفَّر مخالف الإجماع إنما يكفره إذا بلغه الإجماع المعلوم، وكثير من الإجماعات لم تبلغ كثيرا من الناس، وكثير من موارد النزاع بين المتأخرين يَدَّعي أحدهما الإجماع في ذلك، إما أنه ظني ليس بقطعي، وإما أنه لم يبلغ الآخر، وإما لاعتقاده انتفاء شروط الإجماع.وأيضا: فقد تنازع الناس في كثير من الأنواع: هل هي إجماع يُحتج به؟ كالإجماع الإقراري، وإجماع الخلفاء الأربعة، وإجماع العصر الثاني على أحد القولين للعصر الأول، والإجماع الذي خالف فيه بعض أهله قبل انقراض عصرهم، فإنه مبني على انقراض العصر، بل هو شرط في الإجماع، وغير ذلك.فتنازعهم في بعض الأنواع، هل هو من الإجماع الذي يجب اتباعهم فيه، كتنازعهم في بعض أنواع الخطاب، هل هو مما يحتج به، كالعموم المخصوص، ودليل الخطاب، والقياس، وغير ذلك. فهذا ونحوه

مما يتبين به بعض أعذار العلماء. نیز مزید لکھتا ہے

وإنما ندخل فِي هَذَا الْكتاب الإجماع التَّام الَّذِي لَا مُخَالف فِيهِ الْبَتَّةَ الَّذِي يعلم كَمَا يعلم أن الصُّبْح فِي الْأَمْن وَالْخَوْف رَكْعَتَانِ وَأن شهر رَمَضَان هُوَ الَّذِي بَين شَوَّال وَشَعْبَان وَأن الَّذِي فِي الْمَصَاحِف هُوَ الَّذِي أَتَى بِهِ مُحَمَّد صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَأخبر أنه وَحي من الله وَأن فِي خمس من الإبل شَاة وَنَحْو ذَلِك وَهِي ضَرُورَة تقع فِي نفس الباحث عَن الْخَبَر المشرف على وُجُوه نَقله إذا تتبعها الْمَرْء من نَفسه فِي كل مَا يمر بِهِ من أَحْوَال دُنْيَاهُ وَأهل زَمَانه وجده ثَابتا مُسْتَقرًّا فِي نَفسه وَمَا توفيقنا إلا بِاللَّه

اس کے تحت ابن تیمیہ کے نقد میں ہے

قلت (أي ابن تيمية) :فقد اشترط في الإجماع ما يشترطه كثير من أهل الكلام والفقه كما تقدم:وهو العلم بنفي الخلاف، وأن يكون العلم بالإجماع تواترا.وجعل العلم بالإجماع من العلوم الضرورية، كالعلم بعلوم الأخبار المتواترة عند الأكثرين.ومعلوم أن كثيرا من الإجماعات التي حكاها ليست قريبةً من هذا الوصف، فضلا عن أن تكون منه، فكيف وفيها ما فيه خلاف معروف! وفيها ما هو نفسه ينكر الإجماع فيه ويختار خلافه من غير ظهورِ مخالف!

اور کبھی اپنا مناقضہ اس طرح کرتا ہے کہ صحابہ کرام کے اجماع سکوتی کو اجماع قرار دیتا ہے چنانچہ **الإحكام في أصول الأحكام**،فصل في اختلاف الناس في وجوه من الإجماع میں ہے

واعلموا أن جميع هذه الفرق متفقة على أن إجماع الصحابة رضي الله عنهم إجماع صحيح وقائلون بأن كل ما اشتهر فيهم رضي الله عنهم ولم يقع منهم نكير له فهو إجماع صحيح فاعلموا أن إجماع هذه الفرق على ما ذكرنا حاكم لنا عليهم وموجب لنا أننا المتبعون للإجماع وأن مخالفينا كلهم مخالفون للإجماع بإقرارهم

پھر اس کے مخالف یہ تحریر کرتا ہے قال أبو محمد قد ذكرنا قبل قسمي الإجماع الذي لا إجماع في العالم غيرهما أصلا وهما إما شيء لا يكون مسلما من لا يعتقده الخ والثاني شيء يوقن بالنقل المتصل الثابت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم علمه وفعله جميع من بحضرته ومن كان مستضعفا أو غائبا بغير حضرته كفتح خيبر وإعطائه إياها بعد قسمتها على المسلمين لليهود على أن يعملوها بأموالهم وأنفسهم ولهم نصف ما يخرج منها من زرع أو تمر على أن المسلمين يخرجونهم متى شاؤوا وهكذا كل ما جاء هذا المجيء فهو إجماع مقطوع على صحته من كل مسلم علمه أو بلغه على أنه قد خالف في هذا بعد ذلك من وهم أو خطأ فعذر لجهله ما لم تقم عليه الحجة وكما ذكرنا قبل ولا فرق فلا إجماع في الإسلام إلا ما جاء هذا المجيء ومن ادعى إجماعا فيما عدا ما ذكرنا فهو كاذب آفك مفتر على جميع المسلمين قائل عليهم ما لا علم له به

7:نظام الطلاق في الإسلام میں أحمد بن محمد عبد القادر (معروف بأحمد شاکر) (المتوفی:1377ھ) نے اپنی کتاب کا حجم بڑھانے اور کم علموں کو دھوکا دینے اور اپنا نقصان کرنے کے لئے اس موقع پر أبو الولید محمد بن أحمد بن محمد بن أحمد بن رشد القرطبي الشهير با بن رشد الحفید الفلسفی (المتوفی:595ھ) کا حوالہ بھی دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسائل دو قسم ہیں نظریات اور عملیات اول الذکر میں ثبوت اجماع کے لئے کڑی شرائط ہیں

1:اہل اتفاق محصور ہوں یعنی شمار میں آسکتے ہوں

2:تمام معلوم ہوں

3:ہر ایک کا مذہب تواتر کے ساتھ منقول ہو

4: وہ لوگ اس بات پر متفق ہوں کہ شریعت ظاہر ہی ظاہر ہے اور باطن نہیں
اور متوخر الذکر میں ثبوت اجماع کے لیے مذکورہ شرائط میں سے کوئی شرط نہیں بس اتنا کافی ہے کہ اُس زمانے میں مسئلہ مشہور ہو جائے اور اُس کا مخالف قول منقول نہ ہو
معز زقارئین جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں ابن رشد کا یہ قول احمد شاکر اور اُس کی ہمنوا جماعت منکرِ اجماع کے سراسر خلاف ہے کیونکہ طلاق کا مسئلہ نظریات سے نہیں عملیات سے ہے لہذا اس کے اندر اجماع کے ثبوت کے لئے فقط اتنا ہی کافی ہے کہ تین طلاقوں کا تین ہی واقع ہونا دور میں مشہور ہو اور مخالف قول منقول نہ ہو اور بحمد اللہ تعالیٰ مسئلہ طلاق دورِ صحابہ میں ایسا ہی ہے اب کیونکہ ابن رشد کی یہ ساری بات احمد شاکر کے سارے نظام کو درہم برہم کر رہی تھی تو اُس احمق نے یہ لکھ کر جان چھوڑائی

۱۲۷ - " ونحن لا نوافقه على الكلمة الأخيرة التي معناها الإجماع السكوتي، إلا إن كان يريد به العملي فقط، وأما أن يفتي مفت أو يحكم حاكم بأمر من أمور الشريعة ثم لا يخالفه -فيما يصل إلينا- أحد من أهل عصره: فليس هذا إجماعاً ولا شبيهاً به، وهو واضح.

یعنی ابن رشد کی آخری بات کے ساتھ ہمارا اتفاق نہیں (یعنی اس لئے کہ وہ ہمارے خلاف ہے)

8: شیخین وہابیہ ابن تیمیہ اور ابن قیم اور مجدد وہابیہ محمد بن عبد الوہاب النجدی کے چند اجماعات کے دعاوی پیش کرتے ہیں جن سے خوب اندازہ ہو جائے گا کہ یہ لوگ دعوی اجماع کے اندر خود کتنے آزاد اور جری ہیں کہ قول شاذ اور مخالف کے ہوتے ہوئے بھی اجماع ہونے کا دعوی جاری و ساری رکھتے ہیں

نمبر	کتاب	نص	جلد	صفحہ
1	مجموع الفتاوی	وَأَصْلُ الْقَوْلِ بِانْعِقَادِ الْيَمِينِ بِالنَّبِيِّ ضَعِيفٌ شَاذٌّ وَلَمْ يَقُلْ بِهِ أَحَدٌ مِنْ الْعُلَمَاءِ	1	335
2	مجموع الفتاوی	وَأَمَّا " نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " فَلَمْ يَقُلْ: إنَّهُنَّ أَفْضَلُ مِنْ الْعَشَرَةِ إلَّا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَزْمٍ وَهُوَ قَوْلٌ شَاذٌّ لَمْ يَسْبِقْهُ إلَيْهِ أَحَدٌ وَأَنْكَرَهُ عَلَيْهِ مَنْ بَلَّغَهُ مِنْ أَعْيَانِ الْعُلَمَاءِ	4	395
3	مجموع الفتاوی	وَبِالْجُمْلَةِ فَهَذَا قَوْلٌ شَاذٌّ لَمْ يُسْبَقْ إلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ السَّلَفِ وَأَبُو مُحَمَّدٍ مَعَ كَثْرَةِ عِلْمِهِ وَتَبَحُّرِهِ وَمَا يَأْتِي بِهِ مِنْ الْفَوَائِدِ الْعَظِيمَةِ: لَهُ مِنْ الْأَقْوَالِ الْمُنْكَرَةِ الشَّاذَّةِ مَا يَعْجَبُ مِنْهُ كَمَا يَعْجَبُ مِمَّا يَأْتِي بِهِ مِنْ الْأَقْوَالِ الْحَسَنَةِ الْفَائِقَةِ وَهَذَا كَقَوْلِهِ: إنَّ مَرْيَمَ نَبِيَّةٌ وَإِنَّ آسِيَةَ نَبِيَّةٌ وَإِنَّ أُمَّ مُوسَى نَبِيَّةٌ. وَقَدْ ذَكَرَ الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ وَالْقَاضِي أَبُو يَعْلَى وَأَبُو الْمَعَالِي وَغَيْرُهُمْ: الْإِجْمَاعَ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ فِي النِّسَاءِ نَبِيَّةٌ	4	396

368	20	وَلَا رَيْبَ أَنَّ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلَ مَالِكٍ هُمَا الْقَوْلَانِ الْمَشْهُورَانِ فِي السَّلَفِ وَأَمَّا إيجَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لَمْسِ النِّسَاءِ بِغَيْرِ شَهْوَةٍ فَقَوْلٌ شَاذٌّ لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ فِي الْكِتَابِ وَلَا فِي السُّنَّةِ وَلَا فِي أَثَرٍ عَنْ أَحَدٍ مِنْ سَلَفِ الْأُمَّةِ وَلَا هُوَ مُوَافِقٌ لِأُصُولِ الشَّرِيعَةِ؛	مجموع الفتاوى	4
477	21	بَلْ لَوْ زَالَتْ بِالْمَطَرِ النَّازِلِ مِنْ السَّمَاءِ حَصَلَ الْمَقْصُودُ كَمَا ذَهَبَ إلَيْهِ أَئِمَّةُ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَغَيْرُهُمْ. وَمَنْ قَالَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَد: إنَّهُ يُعْتَبَرُ فِيهَا النِّيَّةُ فَهُوَ قَوْلٌ شَاذٌّ مُخَالِفٌ لِلْإِجْمَاعِ السَّابِقِ مَعَ مُخَالَفَتِهِ لِأَئِمَّةِ الْمَذَاهِبِ.	مجموع الفتاوى	5
378	23	وَأَمَّا صَلَاةُ الرَّجُلِ خَلْفَ مَنْ يُخَالِفُ مَذْهَبَهُ فَهَذِهِ تَصِحُّ بِاتِّفَاقِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانِ وَالْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَلَكِنَّ النِّزَاعَ فِي صُورَتَيْنِ: إحْدَاهُمَا: خِلَافُهَا شَاذٌّ	مجموع الفتاوى	6
379	23	فِيهِ خِلَافٌ شَاذٌّ. وَالصَّوَابُ الَّذِي عَلَيْهِ السَّلَفُ وَجُمْهُورُ الْخَلَفِ صِحَّةُ الصَّلَاةِ.	مجموع الفتاوى	7

8	مجموع الفتاوی	وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ. وَلَا يُعْرَفُ فِيهِ خِلَافٌ قَدِيمٌ أَصْلًا وَلَا خِلَافٌ حَدِيثٌ؛ إلَّا أَنَّ بَعْضَ الْمُتَأَخِّرِينَ مِنْ الْمُتَفَقِّهَةِ الحادثين بَعْدَ الْمِائَةِ الثَّالِثَةِ زَعَمَ أَنَّهُ إذَا غُمَّ الْهِلَالُ جَازَ لِلْحَاسِبِ أَنْ يَعْمَلَ فِي حَقِّ نَفْسِهِ بِالْحِسَابِ فَإِنْ كَانَ الْحِسَابُ دَلَّ عَلَى الرُّؤْيَةِ صَامَ وَإِلَّا فَلَا. وَهَذَا الْقَوْلُ وَإِنْ كَانَ مُقَيَّدًا بِالْإِغْمَامِ وَمُخْتَصًّا بِالْحَاسِبِ فَهُوَ شَاذٌّ مَسْبُوقٌ بِالْإِجْمَاعِ عَلَى خِلَافِهِ.	25	133
9	مجموع الفتاوی	وَفِيهَا قَوْلٌ شَاذٌّ: أَنَّ الْعِلَّةَ الْمَالِيَّةَ وَهُوَ مُخَالِفٌ لِلنُّصُوصِ وَلِإِجْمَاعِ السَّلَفِ.	29	471
10	مجموع الفتاوی	وَهُمَا قَوْلَانِ شَاذَّانِ. وَقَدْ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنَّ الْكَافِرَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمَ؛ وَلَا يَتَزَوَّجُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَةَ.	32	36
11	مجموع الفتاوی	وَمَا يُذْكَرُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِنْ عَدَمِ اشْتِرَاطِ الْوَطْءِ فَذَاكَ لَمْ يُذْكَرْ فِيهِ وَطْءُ الدُّبُرِ وَهُوَ قَوْلٌ شَاذٌّ صَحَّتْ السُّنَّةُ بِخِلَافِهِ وَانْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ.	32	109

محمد بن عبد الوہاب بن سلیمان التمیمی النجدی (المتوفی: 1206ھ) مختصر الإنصاف والشرح الكبير، باب الغسل میں لکھتا ہے

قال ابن عبد البر: المغتسل إذا عم بدنه ولم يتوضأ، فقد أدى ما عليه، لأن الله

بماء إنما افترض عليه الغسل؛ وهـذا إجـماع لا خـلاف فيـه، إلا أنهـم أجمعـوا عـلى استحباب الوضوء فيه تأسياً به صلى الله عليه وسلم

باب صفة الصلاة

ولأنه إجماعٌ، قال أحمد: ما سمعت أن أحداً من أهل الإسلام يقـول: إن الإمـام إذا جهر بالقراءة لا تجزئ صلاة من خلفه إذا لم يقرأ. وقال: هذا النـبي صـلى الله عليـه وسلم وأصحابه والتابعون، وهذا مالك في أهل الحجاز، وهذا الثوري في أهل العـراق، وهذا الأوزاعي في أهل الشام، وهذا الليث في أهل مصر، ما قـالوا في رجـل صـلى خلف الإمام قرأ إمامه أو لم يقرأ: صلاته باطلة

باب صفة الصلاة

ولا بأس بعدِ الآي، وكرهه الشافعي. ولنا: أنه إجماع التابعين.

باب صلاة التطوع

ولنا: إجماع الصحابة، وجمع النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه وأهله

كتاب الجنائز

وأحق الناس بالصلاة عليه: الوصي، لأنه إجماع الصحابة.

ابن قیم کی طرف سے قیاس باطل کے ساتھ اجماع مذکور کے برعکس اجماع کا عجیب دعوی

قارئین کرام: امام اہل سنت بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس پڑھنے میں آیا کہ ابن قیم متهم فی الدین ہے پڑھنے کے بعد دل نہیں مانتا تھا خدا گواہ ہے خالی مسئلہ طلاق کو ابن قیم کے پاس پڑھنے سے ہی اعلی حضرت کے دعوی کی دلیل مل گئی ہے چنانچہ إعلام الموقعين عن رب العالمين میں ہے

وَهٰذَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَالصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ مَعَهُ فِي عَصْرِهِ، وَثَلَاثِ سِنِينَ مِنْ عَصْرِ عُمَرَ عَلَى هٰذَا الْمَذْهَبِ؛ فَلَوْ عَدَّهُمُ الْعَادُّ بِأَسْمَائِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا لَوَجَدَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرَوْنَ الثَّلَاثَ وَاحِدَةً إِمَّا بِفَتْوَى وَإِمَّا بِإِقْرَارٍ عَلَيْهَا، وَلَوْ فُرِضَ فِيهِمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ يَرَى ذٰلِكَ فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ مُنْكِرًا لِلْفَتْوَى بِهِ، بَلْ كَانُوا مَا بَيْنَ مُفْتٍ وَمُقِرٍّ بِفُتْيَا وَسَاكِتٍ غَيْرِ مُنْكِرٍ. **پھر چند سطریں بعد ہے**

وَهٰذَا حَالُ كُلِّ صَحَابِيٍّ مِنْ عَهْدِ الصِّدِّيقِ إِلَى ثَلَاثِ سِنِينَ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، وَهُمْ يَزِيدُونَ عَلَى الْأَلْفِ قَطْعًا

وَكُلُّ صَحَابِيٍّ مِنْ لَدُنْ خِلَافَةِ الصِّدِّيقِ إِلَى ثَلَاثِ سِنِينَ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ كَانَ عَلَى أَنَّ الثَّلَاثَ وَاحِدَةٌ فَتْوَى أَوْ إِقْرَارًا أَوْ سُكُوتًا، وَلِهٰذَا ادَّعَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هٰذَا إِجْمَاعٌ قَدِيمٌ **اور إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان میں ہے**

وأما أقوال الصحابة: فيكفي كون ذلك على عهد الصديق، ومعه جميع الصحابة، لم يختلف عليه منهم أحد، ولا حكى في زمانه القولان، حتى قال بعض أهل العلم: إن ذلك إجماع قديم وإنما حدث الخلاف فى زمن عمر رضى الله عنه، واستمر الخلاف فى المسألة إلى وقتنا هذا

اب آپ حضرات ایک طرف اس خائن شخص کے قیاسی دعویٰ اجماع کو سامنے رکھیں اور دوسری طرف سابقہ جملہ آثار کو پھر فیصلہ کریں کہ یہ شخص متہم فی الدین ہے یا نہیں اور دجل وفریب کا شیخ ہے یا نہیں اور احمد شاکر سے پوچھیں ابن قیم کا اجماع تیرے بیان کردہ اجماع کی دو قسموں میں سے کونسی قسم میں داخل ہے اور یہی دعویٰ اجماع زمانہ رسالت کے متعلق کیوں نہیں کیا جب کہ حدیث ابوالصہباء سرسری دیکھنے سے زمانہ رسالت میں بھی اجماع ہونے کو ظاہر کر رہی ہے مزید یہ کہ اگر اس طرح کے الفاظِ حدیث سے اجماع ثابت ہوتا ہے تو لیجئے نکاح متعہ اور بیع امہات الاولاد کو بھی

اجماعی کہنا چاہیئے کیونکہ نکاح متعہ کی حدیث صحیح مسلم میں بعینہ اسی طرح کے الفاظ کے ساتھ آئی ہے جو الفاظ حدیث ابو الصہباء کے ہیں

قَالَ عَطَاءٌ: قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مُعْتَمِرًا، فَجِئْنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ، فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ، ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ، فَقَالَ: »نَعَمْ، اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ«

أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: »كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيقِ، الْأَيَّامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ، فِي شَأْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ«

اور بیع امہات الاولاد کی حدیث سنن أبي داود، كِتَاب الْعِتْقِ، بَابٌ فِي عِتْقِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ میں حضرت جابر بن عبداللہ سے ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے

3954 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: »بِعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا فَانْتَهَيْنَا«[حكم الألباني] : صحيح

البانی نے کہا اس کی سند صحیح ہے بلکہ متعہ حج کے متعلق بھی یہی دعوی اجماع ہونا چاہیئے کیونکہ صحیح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ التَّقْصِيرِ فِي الْعُمْرَةِ میں ایک روایت کے اندر متعہ نکاح اور متعہ حج دونوں کے متعلق حدیث ابو الصہباء کی طرح کے الفاظ موجود ہیں

(1249) حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ، فَقَالَ جَابِرٌ: فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ، فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا"

اسی لئے نکاح متعہ کے خلاف ابن حزم پر الزام دینے کے لئے حافظ الشان (فتح الباری: قَوْلُهُ بَابُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ) میں فرماتے ہیں فَإِنْ كَانَ قَوْلُهُ فَعَلْنَا يَعُمُّ جَمِيعَ الصَّحَابَةِ فَقَوْلُهُ ثُمَّ لَمْ نَعُدْ يَعُمُّ جَمِيعَ الصَّحَابَةِ فَيَكُونُ إِجْمَاعًا وَقَدْ ظَهَرَ أَنَّ مُسْتَنَدَهُ الْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ الَّتِي بَيَّنَّاهَا وَأَمَّا عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ وَكَذَا قَوْلُهُ رَوَاهُ جَابِرٌ عَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ فَعَجِيبٌ وَإِنَّمَا قَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهَا وَذَلِكَ لَا يَقْتَضِي تَعْمِيمَ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ بَلْ يَصْدُقُ عَلَى فِعْلِ نَفْسِهِ وَحْدَه

(فهل انتم تستحيون؟)

اگر کوئی کہے کہ تمہارا دعوائی اجماع باطل ہے کیونکہ ابن قیم نے إعلام الموقعين عن رب العالمين میں لکھا ہے وَلَمْ تُجْمِعْ الْأُمَّةُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ عَلَى خِلَافِهِ، بَلْ لَمْ يَزَلْ فِيهِمْ مَنْ يُفْتِي بِهِ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ، وَإِلَى يَوْمِنَا هَذَا، فَأَفْتَى بِهِ حَبْرُ الْأُمَّةِ وَتُرْجُمَانُ الْقُرْآنِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ كَمَا رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: " إذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا بِفَمٍ وَاحِدٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ " وَأَفْتَى أَيْضًا بِالثَّلَاثِ، أَفْتَى بِهَذَا وَهَذَا.وَأَفْتَى بِأَنَّهَا وَاحِدَةٌ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، حَكَاهُ عَنْهُمَا ابْنُ وَضَّاحٍ، وَعَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ وَابْنِ مَسْعُودٍ رِوَايَتَانِ كَمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَمَّا التَّابِعُونَ فَأَفْتَى بِهِ عِكْرِمَةُ، رَوَاهُ إسْمَاعِيلُ بْنُ إبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْهُ، وَأَفْتَى بِهِ طَاوُسٌ

اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ مسئلہ ہر دور میں اختلافی رہا ہے تو دعویٰ اجماع باطل ہوگیا تو جواباً گزارش ہے کہ ابن قیم نے تابعین تک جتنے اکابرین کا اختلاف بتایا ہے اُن کا اختلاف صرف غیر مدخولہ میں ہے رہا مدخولہ کا مسئلہ تو اُس میں صحابہ اور تابعین میں سے کسی ایک کا بھی قول مخالف ثابت کرنا محال ہے (هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ)

اس ہماری تقریر سے ہمارے اس عنوان (دعوائی اختلاف کا ابطال) کا بیّن ثبوت ہوگیا (فللہ الحمد)

مخالفین کے استدلالات کا ابطال

استدلال اوّل

مشہور حدیث جو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول شریف ہے، جس کو حدیث ابو الصہباء بھی کہتے ہیں جس کو محمد بن إسماعیل البخاري (المتوفی: 256ھ) کے علاوہ مسلم بن الحجاج النیسابوري (المتوفی: 261ھ) اور أبو داود سلیمان بن الأشعث السِّجِستاني (المتوفی: 275ھ) اور أحمد بن شعیب النسائي (المتوفی: 303ھ) اور أبو جعفر أحمد بن محمد المعروف بالطحاوي (المتوفی: 321ھ) نے روایت فرمایا ہے اور ان سے قبل أبو بکر عبد الرزاق بن همام الصنعاني (المتوفی: 211ھ) اور أبو بکر بن أبي شیبة، عبد الله بن محمد العبسي (المتوفی: 235ھ) نے الفاظ میں تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ روایت فرمایا ہے۔

امام مسلم کی کتاب المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم، (صحیح مسلم)

كتابُ الطَّلَاقِ، بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ کے الفاظ پیش نظر ہیں۔

15 - (1472) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ، فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ، فَأَمْضَاهُ

عَلَيهِمْ"

اقول: هذه رواية معمر عن ابن طاؤس عن ابيه ولفظ رواية ابن جريج ان اباالصهباء قال لابن عباس اتعلم انما كانت الثلاث تجعل واحدة على عهد النبى صلى الله تعالى عليه وسلم وابى بكر وثلاثا من امارة عمر؟ فقال ابن عباس نعم و لفظ رواية ايوب السختيانى عن ابراهيم بن ميسرة ان اباالصهباء قال لابن عباس هات من هناتك الم يكن الطلاق الثلاث على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابى بكر واحدة فقال قد كان ذلك فلما كان فى عهد عمر تتايع للناس فى الطلاق فاجازه عليهم انتهى.

طریقۂ استدلال بالکل ظاہر ہے لیکن وہابیہ کے شیخین کی طرف سے اتنا اضافہ کیا گیا کہ حضرت عمر کا وہ حکم محض سیاسی حکم تھا اور ان کے پاس کوئی شرعی مقتضی نہ تھا تاکہ یہ کہا جائے کہ ان کا یہ فیصلہ شرعی فیصلہ تھا۔

ابطال

اولا: گزارش یہ ہے کہ حدیث ابو الصہباء کو ظاہر سے مصروف کرنا اور اس کو متاذل سمجھنا ہر ذی علم مسلمان کا فرض بنتا ہے

1۔ کیونکہ صحابہ کرام میں سے اس کے ایک ہی راوی ہیں عبد اللہ بن عباس اور ان سے تقریبا تواتر معنوی کی حد تک صحیح آثار مروی ہیں کہ وہ مدخولہ عورت کی طلاق ثلاثہ کے متعلق تین کے واقع ہونے کا خالی فتویٰ ہی نہیں دیتے تھے بلکہ سائل پر لفظی شدت بھی فرمایا کرتے تھے چنانچہ أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني (المتوفى: 275ھ) اپنی سنن، كتاب الطَّلاقِ، بابُ نَسْخِ الْمُراجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ میں نقل فرماتے ہیں

2197 - حَدَّثَنا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ

اللهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، قَالَ: فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ رَادُّهَا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ، فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَإِنَّ اللهَ قَالَ: {وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا} [الطلاق: 2] ، وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللهَ فَلَمْ أَجِدْ لَكَ مَخْرَجًا، عَصَيْتَ رَبَّكَ، وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ، وَإِنَّ اللهَ قَالَ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ} [الطلاق: 1] فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ "[حكم الألباني] : صحيح

اس میں جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ اُنہوں نے یہاں تک شدت فرمائی کہ بیک وقت تین طلاق دینے کو حماقت قرار دیا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ایک ایسے عمل کو حماقت قرار دیں جو زمانہ رسالت ﷺ اور زمانہ شیخین میں مروج رہا ہو اور دوسری بات یہ کہ جب خود راوی سمیت ایک شخص بھی زمانہ صحابہ اور تابعین میں اُس پر عمل کرنے والا نہیں ہوا تو سوائے متروک عن الظاہر ہونے کے اور کیا کہا جاسکتا ہے اور اگر کوئی شخص اس کے علاوہ کچھ کہنا چاہتا ہے تو اُس کا نہ کہنا کہنے سے ہزار درجہ بہتر ہے باقی رہا ابن عباس کا ایک واقع ہونے کا فتویٰ جو سنن ابی داود میں مروی ہے اُس کی بحث آگے آئے گی ان شاء اللہ عزوجل

2۔ حافظ الشان نے فتح الباري شرح صحيح البخاري، كِتَابُ الطَّلَاقِ (قَوْلُهُ بَابُ مَنْ جَوَّزَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ) کے کل آٹھ جوابات ذکر فرمائے ہیں جن سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث بالاتفاق مصروف عن المتبادر الظاھر ہے اور متاوّل ہے کسی بھی امام کے نزدیک حتیٰ کہ خود راویوں کے نزدیک بھی معمول بہ اور مفتی بہ نہیں ہے اور ایسا ہونا یقیناً ضروری ہے کیونکہ اجماع سلف کے بظاہر خلاف ہے اور یہ بات کسی طالبعلم پر مخفی نہیں کہ اخبار آحاد اجماع کے تابع ہوتی ہیں اور ان کا معنی متعین کرنے کے لئے اجماع سب سے پہلا قرینہ اور دلیل ہے بلکہ ہر دلیل نقلی کا یہی حکم

ہے جس طرح اصول میں ثابت ہو چکا ہے۔

ثانیا: اس حدیث ابو الصہباء کو اگر ظاہر پر محمول کیا جائے تو لازم آئے گا کہ تمام صحابہ کرام اور دور فاروقی تک کے تمام تابعین خواہ اُن میں سے وہ حضرات ہوں جنہوں نے طلاق ثلاثہ دی ہو یا وہ حضرات ہوں جنہوں نے طلاق ثلاثہ کے ایک واقع ہونے کے فتوے دیئے حرام کے مرتکب ہوتے رہے یا ارتکاب حرام پر خاموش رہے کیونکہ جب ابن تیمیہ اور ابن قیم کو یہ معلوم ہے کہ مجموعی تین طلاقیں دینا حرام ہے تو کیا صحابہ اور تابعین کو اس کا علم نہیں تھا اگر اُن مقدسین کو بچانے کے لئے یہ عذر کیا جائے کہ وہ حضرات مجموعی تین طلاقوں کو مباح جانتے تھے جس طرح کے امام شافعی کا مذہب ہے تو پھر وہابیہ کے شیخین پر اور اُن کے مقتداوں پر یہ قیامت ٹوٹے گی کہ جب وہ عمل ہی مباح تھا تو تین کو ایک بنانے یا ایک بھی واقع نہ ہونے پر اجماع کرنے کا سبب و علت کیا ہوا؟؟؟؟ اسی سے اُن حضرات کی صحابہ کرام کے متعلق گستاخانہ ذہنیت اور حقائق سے جہالت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے اور اگر اُن کی طرف سے یہ عذر کیا جائے کہ نبی اکرم ﷺ کے دور شریف میں مجموعی تین طلاقیں دینے پر آپ ﷺ کا برہم ہونا ثابت ہے چنانچہ أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي (المتوفى: 303ھ) کی المجتبى من السنن = السنن الصغرى، كِتَاب الطَّلَاقِ، الثَّلَاثُ الْمَجْمُوعَةُ وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيظِ میں ہے

3401 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ لَبِيدٍ، قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا، فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ: »أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟« حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَقْتُلُهُ؟ [حكم الألباني] ضعيف

توجواباً گزارش ہے کہ

اولا: تو یہ روایت متکلم فیہ ہے حتی کہ البانی نے اس کو ضعیف کہا اور شوافع کے نزدیک متروک ہے

ثانیا: اس سے ہمارا موقف اُلٹا مظبوط ہوتا ہے کیونکہ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ اگر حدیث ابن عباس صحیح ہو اور ظاہر پر محمول ہو تو صحابہ و تابعین میں سے أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللهِ والاغضب کسی صحابی و تابعی کے پاس تین دوروں میں نظر نہیں آتا اور جو نظر آتا ہے وہ مجموعی تین کو ایک قرار دینے کے ساتھ نہیں بلکہ تین کو تین قرار دینے کے ساتھ ہے

جیسا کے آثار میں گذر چکا ہے اسی لئے أحمد بن عمر بن إبراهيم، أبو العباس الأنصاري القُرطُبي (المتوفى:656ھ) **المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم**، كتاب الطلاق، باب امضاء الطلاق الثلاث من كلمة میں لکھتے ہیں

الوجه الرابع : لو سلمنا سلامته من الاضطراب لما صح أن يحتج به يلزم منه ما يدل : على ان اهل ذلک العصر الكريم كانوا يكثر فيهم ايقاع المحرمات والتساهل فيها ، وترک الانكار على من يرتكبها وبيان اللزوم :ان ظاهره ان اصحاب رسول الله ﷺ كان يقع الطلاق الثلاث كثيرا منهم فى عصر النبى ﷺ وعصر ابى بكر و سنتين من خلافة عمر ، او ثلاث ،ويستفتون علماءهم فيفتونهم بانه واحدة ، ولا ينكرون عليهم - مع ان الطلاق ثلاثا فى كلمة واحدة محرم بدليل قول ابن عمر ، وابن عباس ، للمطلق ثلاثا : بانت منک ، وعصيت ربک - وبدليل ما رواه ابن عباس ، عن محمود بن لبيد - قال البخارى : له صحبة - قال : اخبر رسول الله ﷺ عن رجل طلق امرأته ثلاث تطليقات جميعا ، فقام غضبان ، ثم قال :"ايلعب بكتاب الله ، وانا بين اظهركم ؟" هذا يدل : على انه محرم ، و منكر - فكيف يكثر فيهم العمل بمثل هذا ، ولا ينكرونه ؟ ! هذا محال على قوم و صفهم الله تعالى بقوله (كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ

أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ)(آل عمران : 110)الی غیر ذلک مما وصفھم اللہ تعالی بہ ۔ لا یقال : ھذا یبطل بما وقع عندھم من الزنی ، والسرقۃ ، و غیر ذلک من الاسباب التی تربت علیھا الاحکام ، لانا نقول : ھذہ لما وقعت انکروا تلک الامور ، واقاموا الحدود فیھا ، ولم یفعلوا ذلک فیما ذکرناہ ، فافترقا ، و صح ما ابدیناہ ۔ فان قیل : لعل تحریم ذلک لم یکن معلوما عندھم ۔ قلنا ھذا باطل ۔ فانھم اعرف بالاحادیث ممن بعدھم ۔ وقد ذکرنا ماروی فی ذلک عن ابن عباس و ابن عمر ۔ واللہ تعالی اعلم

جوابات شروع کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ حافظ الشان نے جتنے جوابات ذکر کیئے ہیں ہماری معلومات کے مطابق سب سے پہلے اُن کو یکجا ذکر فرمانے والے امام أبو العباس الأنصاري القُرطُبي (المتوفی:656ھ) جو أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفی:671ھ) صاحب تفسیر (الجامع لأحكام القرآن=تفسير القرطبي) کے شیخ ہیں انہوں نے المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم میں ذکر فرمائے ہیں اور پھر غالباً انہیں سے اُن جوابات کو لیکر ابن قیم نے إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان میں اُن کے جوابات دینے کی کوشش کی ہے اور جتنے نقوض و ردود ممکن تھے جمع کر دیئے ہیں پھر حافظ الشان نے فتح الباري شرح صحيح البخاري میں اپنی ترتیب کے ساتھ اُن جوابات کا ذکر کیا ہے اور بعض اعتراضات کو بھی لائے ہیں لہٰذا ہم جب ایک طرف حافظ الشان کے جوابات و اعتراضات کا ذکر کریں گے تو دوسری طرف ابن قیم کے ہر اعتراض کو نقل کر کے اس کا بھی خوب رد ذکر کریں گے کیونکہ ہماری یہ کتاب درحقیقت اس مسئلہ کے ثانی وکیل اور ترجمان ابن قیم کا لاجواب رد ہے

مسلم کی حدیث ابوالصہباء کے جوابات

اُن تمام جوابات کو بالترتیب پیش کرتے ہیں اور ہر ایک کا خلاصہ اور اُس پر ضروری تبصرہ اور ابن قیم اور حافظ الشان کے نقوض و اشکالات کا رد و ازالہ بھی پیش کرتے جائیں گے ان شاء اللہ العزیز

اَلْجَوَابُ الْأَوَّلُ:۔ (وھو اقوی الأجوبۃ کما سنقررہ ان شاء اللہ تعالی - چشتی)

فَتَمَسَّكَ بِهَذَا السِّيَاقِ مَنْ أَعَلَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ إِنَّمَا قَالَ بن عَبَّاسٍ ذَلِكَ فِي غَيْرِ الْمَدْخُولِ بِهَا وَهَذَا أَحَدُ الْأَجْوِبَةِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَهِيَ مُتَعَدِّدَةٌ وَهُوَ جَوَابُ إِسْحَاقَ بْنِ رَاهْوَيْهِ وَجَمَاعَةٌ وَبِهِ جزم زَكَرِيَّا السَّاجِي من الشَّافِعِيَّة

خلاصہ: کہ اس حدیث کا تعلق صرف اور صرف غیر مدخولہ عورت کی طلاق ثلاثہ کے ساتھ ہے اور مدخولہ کی طلاق کے ساتھ نہیں اور یہ جواب إسحاق بن راهويه الشافعی المروزی الحنظلي (المتوفى: 238ھ) اور علماء کی ایک جماعت اور شافعیہ میں أبو يحيى زكريا بن يحيى بن عبد الرحمن الضبي البصري الشافعي الساجي (المتوفى: 307ھ) کا ہے۔

تبصرہ: اور ہمارے پاس بحمد اللہ تعالیٰ اس جواب کی صحت اور استقامت کو ثابت کرنے کے لئے مضبوط طریقہ ہے اور وہ یہ ہے

دوسری روایات مرفوع وموقوف سے اسی معنی کا تعین

پہلی روایت مرفوع: جو اگرچہ متکلم فیہ ہے لیکن حدیث ابوالصہباء مذکور کا معنی متعین کرنے کے لئے کافی ہے کیونکہ ہر متکلم فیہ مردود نہیں ہوتی چنانچہ حافظ الشان فتح الباري شرح صحيح البخاري (قَوْلُهُ بَابُ مَنْ جَوَّزَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ) کے

تحت فرماتے ہیں وَلَيسَ كُلُّ مُختَلَفٍ فِيهِ مَرْدُودًا

اس روایت کوأبو داود نے سنن أبي داود، كِتاب الطَّلَاقِ، بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ میں بایں اسناد روایت کیا ہے۔

2195 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّ رَجُلًا، يُقَالُ لَهُ: أَبُو الصَّهْبَاءِ كَانَ كَثِيرَ السُّؤَالِ لِابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ؟، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلَى، "كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ، فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ تَتَابَعُوا فِيهَا، قَالَ: أَجِيزُوهُنَّ عَلَيْهِمْ"

اس سند پر عبد العظيم بن عبد القوي بن عبد الله، أبو محمد، زكي الدين المنذري (المتوفى: 656هـ) مختصر سنن أبي داود میں جرح فرماتے ہوئے یہ فرمایا: الرواة عن طاوس مجاهيل لیکن اس جرح کی حیثیت اس لئے نہیں کہ حافظ الشان نے فتح الباري شرح صحيح البخاري، كتاب الطلاق کے اندر تصریح فرمائی ہے کہ مشار الیہ راوی إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ الطَّائِفِيُّ ہیں

(وهذه الطريق الأخيرة أخرجها أبو داود لكن لم يسم إبراهيم بن ميسرة)۔

اب اگر اس روایت میں کوئی راوی ایسا رہ گیا ہے جس میں کلام کی گنجائش ہو سکتی ہے تو وہ ابوداؤد کے شیخ ہیں جن کا نام محمد بن عبد الملك بن مروان ہے اور دوسرے راوی أبو النعمان البصري ہیں۔

مؤخر الذکر کے متعلق تقريب التهذيب(حرف الميم،ذكر من اسمه محمد على ترتيب الحروف) میں ہے۔

6226- محمد ابن الفضل السدوسي أبو النعمان البصري لقبه عارم ثقة ثبت تغير في آخر عمره من صغار التاسعة مات سنة ثلاث أو أربع وعشرين

اب دیکھنا پڑے گا کہ شیخ مذکور کی یہ روایت ان سے آخری عمر میں ہے یا نہیں تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ ابن حجر العسقلاني : ثقة ثبت تغير في آخر عمره، وقال مرة: سمع منه البخاري سنة ثلاث عشرة قبل اختلاطه بمدة وقد اعتمده في عدة أحاديث

رہا ان کے تغیر کا مسئلہ تو اس کے لئے خلاصۃً اتنا ہی گزارش ہے کہ امام ذھبي نے ميزان الاعتدال في نقد الرجال کے اندر امام الدارقطني (المتوفى: 385ھ) کا قول ان کے متعلق

اولاً: نقل فرمایا کہ تغير بآخره، وما ظهر له بعد اختلاطه حديث منكر، وهو ثقة

ثانياً: اس پر تعلیق کرتے فرمایا:قلت: فهذا قول حافظ العصر الذي لم يأت بعد النسائي مثله، فأين هذا القول من قول ابن حبان الخساف المتهور في عارم، فقال: اختلط في آخر عمره وتغير حتى كان لا يدرى ما يحدث به، فوقع في حديثه المناكير الكثيرة، فيجب التنكب عن حديثه فيما رواه المتأخرون، فإذا لم يعلم هذا من هذا ترك الكل، ولا يحتج بشئ منها.قلت: ولم يقدر ابن حبان أن يسوق له حديثاً منكرا، فأين ما زعم؟

ذھبی نے ميزان الاعتدال في نقد الرجال میں جو مذکورہ بالاالفاظ میں محمد بن حبان بن أحمد بن حبان أبو حاتم، الدارمي، البستي

(المتوفی: 354ھ) کارد بلیغ فرمایا ہے اس کے ساتھ أبو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمن بن أبي بکر بن إبراهیم العراقي (المتوفی: 806ھ) نے التقیید والإیضاح شرح مقدمة ابن الصلاح میں اور حافظ الشان نے لسان المیزان میں محمد بن الفضل السدوسي کا ذکر ترک کر کے پورا پورا اتفاق فرمایا ہے جس سے صاف پتہ چلا کہ واقعتہً ان کی کوئی منکر روایت وحدیث نہیں پائی گئی لہٰذا ہماری حدیث ابو الصہباء بھی ان کی وجہ سے منکر نہ ہوئی۔ (فللہ الحمد)

اب رہ گئے ابو داؤد کے شیخ محمد بن عبد الملك تو وہ فی ذاتہ غیر متکلم فیہ ہیں (ابوداود لایروی الا عن ثقة،فان الحافظ ابن حجر لما ذکرہا فی تہذیبہ خصہا بقولہ الا عن ثقة عندہ)

معلومات عن الراوي

محمد بن عبد الملك بن مروان بن الحكم

الشهرة : محمد بن عبد الملك الواسطي , الكنيه: أبو جعفر

النسب : البغدادي, الواسطي

الرتبة : ثقة

روى له : د ق (أبو داود - ابن ماجه)

التعديل

أبو حاتم الرازي : صدوق

أبو حاتم بن حبان البستي : ذكره في الثقات

أبو محمد بن حزم الظاهري : ثقة

أبو يعلى الخليلي : ثقة

ابن حجر العسقلاني : صدوق

الدارقطني : ثقة

مسلمة بن القاسم الأندلسي : ثقة

مطين الحضرمي : ثقة

ہاں اس میں کلام رہ جائے گی کہ یہ روایت ان کی محمد بن الفضل السدوسي سے قبل از اختلاط ہے یا بعد از اختلاط تو اس کے بارے میں اتنی کلام کافی ہے کہ ذہبي اور زين الدين العراقي وغیرہما نے صاف لکھا ہے کہ محمد بن الفضل السدوسي سے أبوداود ملے لیکن ان کے اختلاط وتغیر کی وجہ سے ان سے حدیث نہیں لی امام زین الدین العراقي نے فرمایا:وجاء اليه ابو داؤد فلم يسمع منه لما رئى من اختلاطه

لیکن پھر أبو داود کا محمد بن عبد الملك کے واسطے سے انہیں محمد بن الفضل السدوسي سے یہ حدیث ابو الصهباء حاصل کرنے کا مطلب فقط یہی ہوسکتا ہے کہ ابو داود کو یہ کسی بھی ذریعے سے معلوم ہو چکا تھا کہ محمد بن عبد الملك کا یہ سماع محمد بن الفضل السدوسي سے قبل از تغیر واختلاط ہے اور بالکل صحیح ہے ورنہ...

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

لیجئے خود ابن قیم نے إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان میں اس حدیث کی صحت کو تسلیم کیا ہے اور مسلم کی روایات کو کثرت کی وجہ سے ترجیح دی ہے پھر اس حدیث اور مسلم کی حدیث کے درمیان تطبیق کی سعی نا مشکور کی ہے یہ کہہ کر کہ ایک حدیث میں غیر مدخولہ کا ذکر آگیا اور دوسری میں مدخولہ اُس کی عبارت یہ ہے

هكذا فى هذه الرواية: "قبل أن يدخل بها" وبها أخذ إسحاق بن راهويه، وخلق

من السلف، جعلوا الثلاث واحدة فى غير المدخول بها. وسائر الروايات الصحيحة ليس فيها: "قبل الدخول" ولهذا لم يذكر مسلم منها شيئاً....وبالجملة فغير المدخول بها فرد من أفراد النساء، فذكر النساء مطلقاً فى أحد الحديثين،وذكر بعض أفرادهن فى الحديث الآخر، لا تعارض بينهما.

بلکہ ابن قیم کا یہ کہنا

(وبها أخذ إسحاق بن راهويه، وخلق من السلف،جعلوا الثلاث واحدة فى غير المدخول بها.)

اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ ابو داود کی مذکورہ حدیث امام اسحاق بن راہویہ اور سلف کی ایک جماعت کے نزدیک بھی صحیح ہے (وباللہ التوفیق)

تنبیہ: اس حدیث پر الکتب الستة مطبوعة مکتبة الرشید میں جو ضعیف کا حکم لگا ہوا ہے ہماری تحقیق سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ وہ حکم غلط ہے کیونکہ اس کی بنا صرف اور صرف عبد العظیم زکي الدین المنذري (المتوفی: 656ھ) کا قول فیه مجاهیل ہے اور ہم اس کا ازالہ حافظ الشان کے قول کے ساتھ کر چکے ہیں کہ وہ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَیْسَرَةَ الطَّائِفِيُّ ہیں لہٰذا جہالت رفع ہے۔

نتیجہ: یہ ہوا کہ اس صحیح یا حسن روایت نے حدیث ابو الصہبا کے اس ابہام کو رفع کر دیا کہ وہ مدخولہ سے متعلق ہے یا غیر مدخولہ سے اور واضح ہو گیا کہ اس کا تعلق صرف اور صرف غیر مدخولہ سے ہے۔

دوسری روایات حضرت ابن عباس پر موقوف

جن میں غیر مدخولہ کے لئے أنتِ طَالِقٌ ثَلَاثًااور أنتِ طَالِقٌ، أنتِ طَالِقٌ، أنتِ طَالِقٌ کہنے میں فرق ظاہر کیا گیاہے اور وہ یہ ہے کہ پہلی صورت میں تین ہی واقع ہوں گی اور دوسری صورت میں پہلی واقع ہوگی اور باقی لغو چنانچہ أبو بکر بن أبي شیبۃ نے اپنی کتاب المصنف في الأحادیث والآثار میں اور أبو بکر عبد الرزاق نے اپنی کتاب المصنف میں دونوں قسم کی روایات محفوظ کی ہیں اور سب کی سندیں صحیح ہیں۔

أبو بکر بن أبي شیبۃ نے المصنف في الأحادیث والآثار ،كِتَابُ الطَّلَاقِ،بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَامیں چارروایات اوربَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا، مَتَى يَقَعُ عَلَيْهَا؟ میں ایک روایت لائے ہیں

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا

18151 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَا: »فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

18154 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَبْدَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُعَاوِيَةُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَائِشَةَ، قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

18159 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

18169 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا: »إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا، مَتَى يَقَعُ عَلَيْهَا؟

18176 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: »إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَلَوْ قَالَهَا تَتْرَى بَانَتْ بِالْأُولَى«

أبوبکر عبد الرزاق المصنف، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ میں چھ روایات لائے ہیں

11114 - عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَقَالَ: " عُقْدَةٌ كَانَتْ فِي يَدِهِ أَرْسَلَهَا جَمِيعًا إِذَا كَانَتْ تَتْرَى فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ، إِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، فَإِنَّهَا تَبِينُ بِالْأُولَى، وَلَيْسَتِ الثِّنْتَانِ بِشَيْءٍ "

11115 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو

سُئِلُوا عَنِ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلَاثًا، فَكُلُّهُمْ قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

11116 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ، وَعِنْدَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »إِحْدَى الْمُعْضَلَاتِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ« ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: »وَاحِدَةٌ تُبِينُهَا، وَثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا« ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »زَيَّنْتَهَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ« ، أَوْ قَالَ: »نَوَّرْتَهَا« ، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا. يَعْنِي: أَصَابَ

11121 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: »إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، وَلَمْ يَجْمَعْ كُنَّ ثَلَاثًا« قَالَ: فَأَخْبَرْتُ ذَلِكَ طَاوُسًا قَالَ: فَأَشْهَدُ مَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةً

11122 - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: دَخَلَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَلَى الزُّهْرِيِّ بِمَكَّةَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْبِكْرِ تُطَلَّقُ ثَلَاثًا قَالَ: سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، فَكُلُّهُمْ قَالُوا: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ« ، قَالَ فَخَرَجَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، وَأَنَا مَعَهُ فَأَتَى طَاوُسًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهَا فَأَخْبَرَهُ، وَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَرَأَيْتُ طَاوُسًا رَفَعَ يَدَيْهِ تَعَجُّبًا مِنْ ذَلِكَ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَجْعَلُهَا إِلَّا وَاحِدَةً

11123 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: »الثَّلَاثُ وَالْوَاحِدَةُ فِي الَّتِي لَمْ يُدْخَلْ بِهَا سَوَاءٌ«

جب ان روایات میں مدخولہ اور غیر مدخولہ کا فرق ابن عباس سے صراحتا منقول و ثابت ہے تو ان کی روایت کو غیر مدخولہ پر محمول کرنا ضروری ہے تاکہ ان کا اپنی روایت کو

بلا وجہ ترک کرنا لازم نہ آئے لہٰذا اب حدیث ابو الصہباء کا معنی ہوگا غیر مدخولہ کی تین طلاقیں جو مختلف مُنہوں کے ساتھ یعنی تکرار کے ساتھ دی جائیں زمانہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور زمانہ شیخین میں ایک شمار ہوتی تھیں

ایک شبہ: یہاں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ ابن القیم نے إعلام الموقعين عن رب العالمين میں اور إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان اور تهذيب سنن ابی داود میں، بڑی شد و مد کے ساتھ اس بات کا دعویٰ کیا کہ حضرت ابن عباس تین کے ایک ہونے کا فتویٰ دیتے تھے اور اُسی کے قائل تھے اور دلیل میں سنن أبي داود، كِتَاب الطَّلَاقِ، بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ میں سے سند صحیح کے ساتھ یہ اثر پیش کرتا ہے

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، إِذَا قَالَ: »أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا بِفَمٍ وَاحِدٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ« [حكم الألباني] : صحيح

ازالہ: ازالہ کے چار طریقے ہیں

اول: یہ کہ اس کا معارض اُسی ابو داود میں اثر مذکور کے بعد ہی سند صحیح کے ساتھ موجود ہے جس میں صاف تصریح ہے کہ یہ قول عکرمہ کا ہے حضرت ابن عباس کا بنایا گیا ہے اور یہ دونوں اثر قوت میں برابر ہیں اب اصول فقہ کے باب التعادل والتراجیح کے قانون (أن الدليلين إذا تعارضا تساقطا) کے مطابق دونوں کو ساقط کہنا پڑے گا

ثانی: یہ کہ یہ اثر تعارض کے باوجود اپنے معنی میں مجمل ہے اس میں مدخولہ غیر مدخولہ کی وضاحت نہیں اور فَمٍ وَاحِدٍ کا بھی معنی مرادی معلوم نہیں اُس کے مقابلے میں

ہمارے پیش کردہ آثار اپنے معنی میں مفسر و محکم ہیں اور اصول فقہ کا یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ جب مجمل و مفسر کے مابین تعارض ہو تو مفسر کو مجمل پر ترجیح ہوتی ہے لہذا یہ اثر متروک ہے

ثالث: اثر ابن عباس و اثر عکرمہ میں تعارض موجود ہے اور اس تعارض کا رفع مرجح کا محتاج ہے اور حدیث ابو الصہباء کسی کی مُرجح نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ خود مجمل ہے لہذا دونوں کو ساقط کر کے کسی ایسی تیسری دلیل کی طرف رجوع کرنا ہوگا جو اپنے معنی میں نص ہو اور وہ یہاں صرف اور صرف ابن عباس کے وہی آثار ہی ہو سکتے ہیں جن کے اندر مدخولہ و غیر مدخولہ کا فرق پایا جاتا ہے اس تقریر سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ صاحب عون المعبود شرح سنن أبي داود محمد أشرف بن أمير بن علي بن حيدر، أبو عبد الرحمن، شرف الحق، الصديقي، العظيم آبادي (المتوفى: 1329هـ) نے اثر ابن عباس کا اثر عکرمہ سے تعارض بتانے کی بجائے دوسرے آثار ابن عباس کے ساتھ تعارض بتانا پھر سب کو متروک قرار دیکر روایت ابن عباس کو معمول بہ قرار دینا طلوع آفتاب میں گڑبڑ کرنے کے مترادف ہے

رابع: أبو بكر البيهقي معرفة السنن و الآثار، كِتَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ مَجْمُوعَةٌ میں فرماتے ہیں

وَقَدْ رَوَى يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّهُ قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ " جَمَعَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، أُتِيَ بِرَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ فَجَعَلَهَا وَاحِدَةً، وَأُتِيَ بِرَجُلٍ

قَالَ: لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا "قَالَ أَحْمَدُ: وَهَذَا إِنَّمَا يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ حَالِ الْمَرْأَةِ، بِأَنْ تَكُونَ الَّتِي جَعَلَهَا فِيهَا وَاحِدَةً غَيْرَ مَدْخُولٍ بِهَا فَبَانَتْ بِالْأُولَى فَلَمْ يَلْحَقْهَا مَا بَعْدَهَا، وَالَّتِي جَعَلَهَا فِيهَا ثَلَاثًا مَدْخُولًا بِهَا فَلَحِقَهَا الثَّلَاثُ، وَقَدْ يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ نِيَّةِ الرَّجُلِ فِي الْمَدْخُولِ بِهَا بِأَنْ يَكُونَ فِي إِحْدَى الْحَالَيْنِ أَرَادَ تَبْيِينَ الْأُولَى، وَفِي الْأُخْرَى أَرَادَ إِحْدَاثَ طَلَاقٍ بَعْدَ الْأُولَى

يُوسُفُ الْقَاضِي بنُ يَعْقُوبَ الْأَزْدِيُّ
کا مختصر تعارف

شمس الدين الذهبي سير أعلام النبلاء میں فرماتے ہیں

يُوسُفُ الْقَاضِي بنُ يَعْقُوبَ الأَزْدِيُّ:مَوْلاَهُمْ صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ فِي السُّنَنِ، الإِمَامُ، الحَافِظُ، الفَقِيْهُ الكَبِيْرُ، الثِّقَةُ، القَاضِي، أَبُو مُحَمَّدٍ يُوْسُفُ بنُ يَعْقُوْبَ بنِ إِسْمَاعِيْلَ بنِ حَمَّادِ بنِ زَيْدِ بنِ دِرْهَمٍ الأَزْدِيُّ مَوْلاَهُمْ، البَصْرِيُّ الأَصْلِ، البَغْدَادِيُّ.حَرَصَ عَلَيْهِ أَهْلُهُ، فَإِنَّهُم بَيْتُ عِلْمٍ.وَسَمِعَ وَهُوَ حَدَثٌ مِنْ: مُسْلِمِ بنِ إِبْرَاهِيْمَ، وَسُلَيْمَانَ بنِ حَرْبٍ، وَعَمْرِو بنِ مَرْزُوْقٍ، وَمُحَمَّدِ بنِ كَثِيْرٍ العَبْدِيِّ، وَمُسَدَّدِ بنِ مُسَرْهَدٍ، وَمُحَمَّدِ بنِ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيِّ، وَهُدْبَةَ بنِ خَالِدٍ، وَشَيْبَانَ بنِ فَرُّوْخٍ، وَعَلِيِّ بنِ المَدِيْنِيِّ، وَطَبَقَتِهِم.حَدَّثَ عَنْهُ: أَبُو عَمْرٍو بنُ السَّمَّاكِ، وَأَبُو سَهْلٍ القَطَّانُ، وَعَبْدُ البَاقِي بنُ قَانِعٍ، وَدَعْلَجُ بنُ أَحْمَدَ، وَأَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، وَأَبُو القَاسِمِ الإِسْمَاعِيْلِيُّ، وَأَبُو أَحْمَدَ بنُ عَدِيٍّ، وَعَلِيُّ بنُ مُحَمَّدِ بنِ كَيْسَانَ، وَخَلْقٌ كَثِيْرٌ.وَكَانَ أَسْنَدَ أَهْلِ زَمَانِهِ بِبَغْدَادَ.قَالَ الخَطِيْبُ :كَانَ ثِقَةً، صَالِحاً، عَفِيْفاً، مَهِيْباً، سَدِيْدَ الأَحْكَامِ، وَلِيَ القَضَاءَ بِالبَصْرَةِ وَوَاسِطَ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَسَبْعِيْنَ وَمائَتَيْنِ، وَضُمَّ إِلَيْهِ قَضَاءُ الجَانِبِ الشَّرْقِيِّ مِنْ بَغْدَادَ.

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ یوسف قاضی (6) خصوصی شانیں رکھتے ہیں جن کی وجہ سے ان کی روایت کو مسئلہ مبحوث میں ترجیح حاصل ہوتی ہے

1: اس اثر کے مدار اور اصل امام حماد بن زید ہیں اور یہ امام یوسف قاضی اُن کی اولاد میں سے ہیں اور جدی پشتی قاضی اور محدث رہے ہیں اور اہل عرب کا مقولہ ہے صاحب البیت ادری بما فیہ

2: سَدِيدُ الأَحْكَام ہیں

3: اہل بغداد میں اپنے دور کے سب سے بڑے حافظ الحدیث ہیں

4: ان کی روایت مفسّر ہے جب کہ ابو داود کی روایت مجمل ہے

5: ان کی روایت مفصّل اور باللفظ ہے اور ابو داود کی روایت مختصر اور بالمعنیٰ ہے

6: ان کی روایت موصول ہے اور ابو داود کی روایت معلق ہے کیونکہ ابو داود اور حماد بن زید کے درمیان ایک راوی ساقط ہے غالب گمان یہ ہے کہ وہ سلیمان بن حرب ہیں لیکن امام ابو داود نے اپنی سنن کی سند میں ان کو ذکر نہیں فرمایا (قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ) جب کہ امام ابو داود کا حماد بن زید سے سماع ممکن ہی نہیں کیونکہ امام ابو داود (المیلاد: 202ھ-المتوفی: 275ھ) ہیں جب کہ امام حماد بن زید (المیلاد: 98ھ-المتوفی: 179ھ) ہیں

اب غور فرمائیں: امام ابو داود کی روایت کے لفظ ہیں

إِذَا قَالَ: »أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا بِفَمٍ وَاحِدٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ«

اور امام یوسف قاضی مذکور کی روایت کے لفظ ہیں

"جَمَعَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، أُتِيَ بِرَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ،

أَنْتِ طَالِقٌ فَجَعَلَهَا وَاحِدَةً، وَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَالَ: لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا"

اس روایت میں قصہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ عکرمہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس طرح تین طلاقیں دیں أَنْتِ طَالِقٌ،أَنْتِ طَالِقٌ،أَنْتِ طَالِقٌ تو اُس کی تین کو آپ نے ایک بنا دیا اور ایک دوسرا شخص جس نے بیوی کو تین طلاقیں مذکورہ لفظوں کے ساتھ دیں تو آپ نے اُس کی تین طلاقوں کو تین بنا دیا اور میاں بیوی کے درمیان تفریق فرما دی فقہ اور حدیث کے ادنی طالبعلم پر بھی ان دونوں فتوؤں کے درمیان سے تعارض کو رفع کرنا مشکل نہیں چہ جائیکہ کسی کو ہمہ دانی کا دعویٰ ہو ابن تیمیہ و ابن قیم کی طرح اسی لئے امام بیہقی فرما رہے ہیں کہ حضرت ابن عباس کے ان دو فتوؤں کے اختلاف کا مبنیٰ مطلقہ عورت کے احوال کا اختلاف ہے پہلے فتویٰ میں عورت غیر مدخولہ تھی اور دوسرے فتویٰ میں عورت مدخولہ تھی اب امام ابو داود نے اس روایت کا ایسا اختصار کیا کہ اُس سے سارا بگاڑ پیدا ہو گیا کیونکہ انہوں نے پہلے فتوے کا اختصار پیش فرما دیا اور دوسرے فتوے کا کلیۃً ذکر ہی نہیں کیا جب کہ دونوں فتوے ایک ہی روایت میں مذکور ہیں اور اُس روایت کی دونوں صاحبوں کے پاس ایک ہی سند ہے

معزز قارئین: بالا تحقیق کو ذہن نشین کرنے کے بعد ہم آپ کی حدیث رکانہ پر درایۃً کلام کرنے کی طرف توجہ کراتے ہیں اگرچہ اُس پر روایۃً کلام آگے آئے گا اور آپ کو یہ جاننا چاہئے کہ ابن قیم کے پاس سب سے بڑا مستدل بلکہ سب مخالفین کے پاس واضح ترین مستدل اور اثبات دعویٰ کا مظبوط ستون حدیث رکانہ ہی ہے اور بحمد اللہ تعالی

آپ دیکھیں گے کہ اُن کی دلیل کا مزعوم پہاڑ کس طرح رائی بن کر اُن کے ہاتھوں سے غائب ہو جاتا ہے

حدیث رکانہ کا **متن إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان**،الباب الثالث عشر۔: فی مكايد الشيطان التى يكيد بها ابن آدم.فصل واعلم أن من اتقى الله فى طلاقه میں ہے

: فقال أبـو داود فى "**سننه**": حدثنا أحمد بن صالح، حدثنا عبد الرزاق أخـبرنا ابـن جريج قال: أخبرنى بعض بنى أبى رافع- مولى النبى صلى الله تعالى عليـه وآله وسلم- عن عكرمة عن ابن عباس قال: "طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ- أَبُوُ رُكَانَةَ وَإِخْوَتِـهِ- أُمَّ رُكَانَـة وَنَكَـحَ امْرَأَةً مِنْ مُزَيْنَةَ، فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تعالى عليهِ وآله وسلم، فقالَـتْ: مَـا يُـغْنى عَنِّى إلا كما تُغْنِى هذِه الشعرةُ- لِشعرةٍ أخذَتها منْ رَأسها- فَفرقْ بَيْـنِي وَبَيْنَـهُ، فَأَخَـذَتِ النَّبِيَّ صلى اللهُ تعالى عليه وآله وسلمَ حَمِيَّةٌ، فَـدَعَا بِرُكَانَـة وَإِخْوَتِـهِ، ثُمَّ قَـالَ لِجُلَسَـائِه: "أتَرَوْنَ فُلاناً يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وكَذَا؟ مِنْ عَبْدِ يَزِيدَ، وَفُلاناً يشـبه مِنْـهُ كَـذَا وَكَـذَا؟ " قَالُوا: نَعمْ، فقَالَ النّبيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: "طَلِّقْهَا"، فَفعَلَ، فقَالَ: رَاجِـعِ امْرَأَتَـكَ أمَّ رُكَانَة، فقَالَ: إِنِّى طَلَّقْتُهَا ثَـلاثاً يَا رَسُـولَ اللهِ، قَـالَ: قَـدْ عَلِمْـتُ، رَاجِعْهَـا، وَتَـلا: {يَأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ _ الآية} [الطلاق: 1] ".

اس میں یہ جولفظ ہیں **فقَالَتْ: مَا يُغنى عَنِّى إلا كما تُغْنِى هذِه الشعرةُ- لِشعرةٍ أخذَتها من رَأسها**

اس طرح کے الفاظ دخول واقع نہ ہونے کو ظاہر کرتے ہیں جس کا شاہد حدیث رفاعہ قرظی جو صحاح ستہ میں ہے اور احادیث مشہورہ میں سے ایک ہے کے اندر اس جملہ

میں موجود ہے (إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ) اور مکمل روایت أبو عبد الله البخاري کی الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري، كِتَابُ الشَّهَادَاتِ، بَابُ شَهَادَةِ المُخْتَبِي میں یہ ہے

2639 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: جَاءَتْ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ القُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ، فَطَلَّقَنِي، فَأَبَتَّ طَلاَقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَقَالَ: »أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لاَ، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ« ، وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلاَ تَسْمَعُ إِلَى هَذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس میں آپ نے دیکھا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صحبت کو عدم دخول قرار دیا اور حضرت رفاعہ کی زوجہ محترمہ جن کا نام بی بی تمیمہ تھا اُن کے شوہر ثانی حضرت عبداللہ بن زبیر کی طرف سے اُن کو طلاق ملنے کے بعد دوبارہ حضرت رفاعہ کی طرف لوٹنے کی اجازت نہیں دی کیونکہ وہ مردانہ انتہائی کمزوری کی وجہ سے دخول سے عاجز رہے اسی لئے سوائے سعید ابن مسیب کے تمام صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحت تحلیل کے لئے دخول شرط ہے اب جب ابن قیم کی بیان کردہ حدیث میں بھی صاف عدم دخول کا ذکر ہو گیا تو کتنا بڑا ظلم ہے کہ اس حدیث رکانہ کو مدخولہ تین طلاقوں کے ایک ہونے پر دلیل بنایا جائے جیسا کہ ابن قیم نے اس میں سعی نا مشکور کی ہے

ہمارا چیلنج: دنیا کا کوئی حدیث دانی کا دعویٰ کرنے والا شخص کوئی ایک حدیث ثابت کردے جس میں مدخولہ کی تین طلاقوں کو زمانہ رسالت میں یا اُس کے بعد ایک بنانے کا ذکر ہو اور نسخ کے بغیر

زمانہ رسالت سے زمانہ فاروقی تک طلاق ثلاثہ کے مسئلہ کی روئیداد

ابتداً تین طلاقوں کو ایک رکھا گیا پھر اس کو منسوخ کر دیا گیا لیکن یہ نسخ جن حضرات تک نہ پہنچ سکا وہ مدخولہ اور غیر مدخولہ کو تین طلاقیں معاً دے کر ایک شمار کرتے رہے حتی کہ حضرت عمر نے عام اعلان فرما دیا تو لوگ اُس سے باز آگئے نکاح متعہ کی طرح ہاں اتنا بات ہے کہ غیر مدخولہ کی اجتماعی طلاق ثلاثہ کا مسئلہ اختلافی رہا اور مدخولہ کی طلاق ثلاثہ کا مسئلہ اجماعی تھا اور اجماعی رہا اب بحمد اللہ تعالی اس تحقیق سے تمام متعلقہ روایات کا اختلاف رفع ہو گیا اور سب کی سب نہج واحد پر ہو گئیں

مغالطہ: ابن قیم وغیرہ کو یہ مغالطہ لگتا ہے کہ جب بعض آثار میں غیر مدخولہ کی طلاق ثلاثہ کو ایک قرار دیا گیا ہے تو اُس کا سبب یہ ہے کہ وہ حضرات تین کو ایک قرار دیتے تھے اس وجہ سے کہ سنت ایسی ہی تھی

ازالہ: یہ وہم مغالطہ کے سوا کچھ بھی نہیں حقیقت یہ ہے کہ اُن حضرات کے تین کو ایک قرار دینے کا سبب یہ تھا کہ غیر مدخولہ کی طلاق ثلاثہ کی دو ہی صورتیں ممکن ہیں

پہلی صورت: یہ کہنا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا دوسری صورت متفرق کلمات کہے أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ عطف کے ساتھ یا عطف کے بغیر اب پہلی صورت میں جن حضرات نے تین کو ایک قرار دیا تو اس بنا پر کہ جب أَنْتِ

طَالِقٌ کہا تو عورت نکاح سے خارج ہو جاتی ہے تو ثَلاثا باطل ولغو ہو گیا اور جن حضرات نے تین کا قول کیا اُن کی وجہ ظاہر ہے اور متفرق کی صورت میں جو ایک کے قائل ہوے تو ان کا مبنیٰ یہ ہے أَنْتِ طَالِقٌ پہلے جملہ سے ایک طلاق واقع ہوگئی اور عورت عقد نکاح سے نکل گئی لہٰذا باقی دو کا محل نہ رہا

حافظ الشان کے نقض و اشکال کا ازالہ

حافظ الشان نے فرمایا کہ اس جواب کے قائلین نے تین سے ایک واقع ہونے کی یہ توجیہ فرمائی ہے کہ جب انتِ طَالِق ثَلاثا غیر مدخولہ کے لئے بولے گا اَنتِ طَالِق سے بینونت ثابت ہو جائے گی اور ثلاثا کا لفظ لغو ہو جائے گا محل نہ ہونے کی وجہ سے اس توجیہ پر حافظ الشان نے یہ نقض و اشکال أبو العباس الأنصاري القُرطُبي سے نقل فرمایا کہ ثلاثا پہلی کلام کا جزء ہے مستقل جملہ نہیں کہ اُس کا حکم مستقل بنا کر باطل قرار دیا جائے پھر امام نووی سے نقل فرمایا کہ اَنتِ طَالِق کا معنیٰ ہے تو طلاق والی ہے لہٰذا طلاق کی تفسیر ایک، دو، تین کے ساتھ کر سکتے ہیں

ازالہ—اولا: یہ نقض کوئی شئے نہیں کیونکہ ایک ہے انت طالق اور ایک ہے ثلاثا اس جواب کے قائلین نے یہ نہیں کہا کہ ثلاثا سے طلاق واقع ہوگی بلکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ انت طالق سے طلاق واقع ہوگی اب وقوع طلاق کے بعد ثلاثا اگر لغو ہو جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ الغاء بضرورت عدم محل ہے اس کی نظیر انت طالق تکرار کے ساتھ کہنا ہے

ثانیا: حضرت عبد اللہ ابن عباس کا انت طالق ثلاثا کے ساتھ غیر مدخولہ کے لئے ایک

طلاق کے وقوع کا قائل ہونا کم از کم چار اسانید صحیحہ کے ساتھ ثابت ہے جو گزر چکی ہیں تو کیا اس قرینے سے اُن کی روایت کی تقیید درست نہیں؟

تو اگر بعد والوں کی توجیہ قابل نقد ہو بھی تو اُس سے تقیید روایت میں کوئی فرق نہیں آتا اسی لئے امام قرطبی اور امام نووی کا مذہب وہی ہے جو اجماع سلف سے ثابت ہے

اس رد نقض کے بعد ناچیز نے مسائل الإمام أحمد بن حنبل و إسحاق بن راهويه، باب الظهار، رقم: 1151 بروایت إسحاق الكوسج (إسحاق بن منصور بن بهرام، أبو يعقوب المروزي، المعروف بالكوسج (المتوفى: 251هـ)) کی طرف مراجعت کی تو اُس میں بعینہ یہی توجیہ امام اسحاق بن راہویہ کی جانب سے موجود پائی چنانچہ فرمایا

وإنما نضع حديث طاووس على غير المدخولة لما حكى عكرمة عن ابن عباس -رضي الله عنهما- التمييز بينهما، وما روى عمرو عن جابر وعطاء في غير المدخولة الثلاث واحدة.

تنبیہ: خیال رہے کہ حافظ الشان نے جس توجیہ کو امام اسحاق وغیرہ کی طرف منسوب کیا وہ آپ کی اختراع ہے امام اسحاق کی توجیہ آپ کے سامنے ہے

الْجَوَابُ الثَّانِي:۔

دَعْوَى شُذُوذِ رِوَايَةِ طَاوُسٍ وَهِيَ طَرِيقَةُ الْبَيْهَقِيِّ فَإِنَّهُ سَاقَ الرِّوَايَاتِ عَنِ بن عَبَّاس بِلُزُوم الثَّلَاث ثمَّ نقل عَن بن الْمُنْذِرِ أَنَّهُ لَا يُظَنُّ بِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ يَحْفَظُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَيُفْتِي بِخِلَافِهِ فَيَتَعَيَّنُ الْمَصِيرُ إِلَى التَّرْجِيحِ وَالْأَخْذُ بِقَوْلِ الْأَكْثَرِ أَوْلَى مِنَ الْأَخْذِ بِقَوْلِ الْوَاحِدِ إذا خالفهم وَقَالَ بن الْعَرَبِيِّ هَذَا حَدِيثٌ مُخْتَلَفٌ فِي صِحَّتِهِ فَكَيْفَ يُقَدَّمُ عَلَى الْإِجْمَاعِ قَالَ وَيُعَارِضُهُ حَدِيثُ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ يَعْنِي الَّذِي تَقَدَّمَ أَنَّ النَّسَائِيَّ أَخْرَجَهُ فَإِنَّ فِيهِ التَّصْرِيحَ بِأَنَّ الرَّجُلَ طَلَّقَ ثَلَاثًا مَجْمُوعَةً وَلَمْ يَرُدَّهُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَمْضَاهُ كَذَا قَالَ وَلَيْسَ فِي سِيَاقِ الْخَبَرِ تَعَرُّضٌ لِإِمْضَاءِ ذٰلِكَ وَلَا لِرَدِّهِ

خلاصہ: یہ روایت اگر چہ بظاہر سند دیکھنے سے صحیح لگتی ہے لیکن ایک علت قادحہ خفیہ رکھتی ہے جس کی وجہ سے ضعیف اور نا قابل استدلال ہے اور وہ ہے اس کا شذوذ

تبصرہ: اس حدیث کے شذوذ پر تبصرہ کرنے سے پہلے ہم حدیث شاذ کے معنی کی تحقیق پیش کرتے ہیں

خلاصتا: گزارش ہے علماء اصول حدیث کے محققین نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کسی حدیث کے شاذ ہونے کے لئے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے

1: اس کا ہر علت سے صاف ہونا

2: ثقہ کا ثقات یا اوثق کی مخالفت کرنا

یہ امام شافعی و امام حاکم کا مذہب ہے اور شاذ کا یہ معنی اخص ہے اس کے مقابلے میں الْحَافِظُ أَبُو يَعْلَى الْخَلِيلِيُّ الْقَزْوِينِيُّ نے حفاظ حدیث کی طرف سے جو شاذ کا معنی پیش کیا ہے وہ اعم ہے اور وہ یہ ہے کہ جس کا راوی اُس کو روایت کرنے میں متفرد ہو چاہے ثقہ ہو یا غیر ثقہ پھر فرمایا اگر غیر ثقہ ہو تو شاذ متروک نا قابل عمل ہوگی اور اگر ثقہ ہو تو پھر اُس کے قبول کرنے میں توقف کیا جائے گا اور قابل احتجاج نہیں ہوگی

چنانچہ عثمان بن عبد الرحمن، أبو عمرو، تقي الدين المعروف با بن الصلاح (المتوفى: 643ھـ) **معرفة أنواع علوم الحديث**، ويُعرف بمقدمة ابن الصلاح، النَّوْعُ الثَّالِثَ عَشَرَ: مَعْرِفَةُ الشَّاذِّ میں فرماتے ہیں

وَحَكَى الْحَافِظُ أَبُو يَعْلَى الْخَلِيلِيُّ الْقَزْوِينِيُّ نَحْوَ هَذَا عَنِ الشَّافِعِيِّ وَجَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ. ثُمَّ قَالَ: " الَّذِي عَلَيْهِ حُفَّاظُ الْحَدِيثِ أَنَّ الشَّاذَّ مَا لَيْسَ لَهُ إِلَّا إِسْنَادٌ وَاحِدٌ، يَشِذُّ بِذَلِكَ شَيْخٌ ثِقَةً كَانَ أَوْ غَيْرَ ثِقَةٍ. فَمَا كَانَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ فَمَتْرُوكٌ لَا يُقْبَلُ،

رَمَا كَانَ عَنْ ثِقَةٍ يُتَوَقَّفُ فِيهِ وَلَا يُحْتَجُّ بِهِ.

اب حافظ ابن الصلاح اس بحث کے آخر میں ساری قیل وقال کے بعد جو فیصلہ فرماتے ہیں اور جملہ شارحین اُن کی موافقت فرماتے ہیں وہ یہ ہے کہ شاذ مردود دو قسم ہے فرد مخالف اور وہ فرد جس کا راوی اُس درجہ کی ثقاہت وضبط سے خالی ہو جو نکارت و ضعف کا جابر بن سکتا ہو

فَخَرَجَ مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الشَّاذَّ الْمَرْدُودَ قِسْمَانِ: أَحَدُهُمَا: الْحَدِيثُ الْفَرْدُ الْمُخَالِفُ، وَالثَّانِي: الْفَرْدُ الَّذِي لَيْسَ فِي رَاوِيهِ مِنَ الثِّقَةِ وَالضَّبْطِ مَا يَقَعُ جَابِرًا لِمَا يُوجِبُهُ التَّفَرُّدُ وَالشُّذُوذُ مِنَ النَّكَارَةِ وَالضَّعْفِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع (المتوفى: 405هـ) اپنی کتاب معرفة علوم الحديث، ذِكْرُ النَّوْعِ الثَّامِنِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ عُلُومِ الْحَدِيثِ میں فرماتے ہیں

سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْمُتَكَلِّمَ الْأَشْقَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يَقُولُ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى يَقُولُ: قَالَ لِيَ الشَّافِعِيُّ: »لَيْسَ الشَّاذُّ مِنَ الْحَدِيثِ أَنْ يَرْوِيَ الثِّقَةُ مَا لَا يَرْوِيهِ غَيْرُهُ، هَذَا لَيْسَ بِشَاذٍّ، إِنَّمَا الشَّاذُّ أَنْ يَرْوِيَ الثِّقَةُ حَدِيثًا يُخَالِفُ فِيهِ النَّاسَ، هَذَا الشَّاذُّ مِنَ الْحَدِيثِ«

چنانچہ حاکم اس شاذ کی دو مثالیں پیش کرتے ہیں

وَمِثَالُهُ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ قَالَ: ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ , عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ , عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ , عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ " إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا، وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ

زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ سَارَ، وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ، وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ، فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا حَدِيثٌ رُوَاتُهُ أَئِمَّةٌ ثِقَاتٌ، وَهُوَ شَاذُّ الْإِسْنَادِ وَالْمَتْنِ لَا نَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً نُعَلِّلُهُ بِهَا، وَلَوْ كَانَ الْحَدِيثُ عِنْدَ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ لَعَلَّلْنَا بِهِ الْحَدِيثَ، وَلَوْ كَانَ عِنْدَ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ لَعَلَّلْنَا بِهِ، فَلَمَّا لَمْ نَجِدْ لَهُ الْعِلَّتَيْنِ، خَرَجَ عَنْ أَنْ يَكُونَ مَعْلُولًا، ثُمَّ نَظَرْنَا، فَلَمْ نَجِدْ لِيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رِوَايَةً، وَلَا وَجَدْنَا هَذَا الْمَتْنَ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي الطُّفَيْلِ، وَلَا عِنْدَ أَحَدٍ مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، فَقُلْنَا الْحَدِيثُ شَاذٌّ، وَقَدْ حَدَّثُونَا عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: كَانَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ يَقُولُ لَنَا: عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عَلَامَةُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَعَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ، وَيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبِي خَيْثَمَةَ حَتَّى عَدَّ قُتَيْبَةُ أَسَامِي سَبْعَةٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ، كَتَبُوا عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَدْ أَخْبَرَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: ثنا قُتَيْبَةُ فَذَكَرَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فَأَئِمَّةُ الْحَدِيثِ إِنَّمَا سَمِعُوهُ مِنْ قُتَيْبَةَ تَعَجُّبًا مِنْ إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ، ثُمَّ لَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ ذَكَرَ لِلْحَدِيثِ عِلَّةً، وَقَدْ قَرَأَ عَلَيْنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ هَذَا الْبَابَ، وَحَدَّثَنَا بِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيِّ، وَهُوَ إِمَامُ عَصْرِهِ، عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَلَا أَبُو عَلِيٍّ لِلْحَدِيثِ عِلَّةً، فَنَظَرْنَا، فَإِذَا الْحَدِيثُ مَوْضُوعٌ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثِقَةٌ، مَأْمُونٌ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ الْفَقِيهُ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ حَفْصَوَيْهِ النَّيْسَابُورِيَّ قَالَ: " أَبُو بَكْرٍ: وَهُوَ صَاحِبُ حَدِيثٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيَّ يَقُولُ: " قُلْتُ لِقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ: مَعَ مَنْ كَتَبْتَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيثَ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ؟ "، فَقَالَ: كَتَبْتُهُ مَعَ خَالِدٍ

الْمَدَايِنِيِّ، قَالَ: الْبُخَارِيُّ، وَكَانَ خَالِدٌ الْمَدَايِنِيُّ يُدْخِلُ الْأَحَادِيثَ عَلَى الشُّيُوخِ وَمِنْ هَذَا الْجِنْسِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، الثِّقَةُ الْمَأْمُونُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ , عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ: يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَهَذَا الْحَدِيثُ شَاذُّ الْإِسْنَادِ وَالْمَتْنِ، إِذْ لَمْ نَقِفْ لَهُ عَلَى عِلَّةٍ، وَلَيْسَ عِنْدَ الثَّوْرِيِّ , عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ هَذَا الْحَدِيثُ، وَلَا ذَكَرَ أَحَدٌ فِي حَدِيثِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ أَنَّهُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ، أَوْ غَيْرِهَا، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، وَحْدَهُ، تَفَرَّدَ بِهِ إِلَّا حَدِيثٌ يُحَدِّثُ بِهِ سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلْطِيُّ مِنْ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ سُوقَةَ، وَسُلَيْمَانُ مَتْرُوكٌ يَضَعُ الْحَدِيثَ وَقَدْ رَأَيْتُ جَمَاعَةً مِنْ أَصْحَابِنَا يَذْكُرُونَ أَنَّ عِلَّتَهُ أَنْ يَكُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنَ طَهْمَانَ، وَهَذَا خَطَأٌ فَاحِشٌ، وَلَيْسَ عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ حَرْفٌ فَيَتَوَهَّمُونَ قِيَاسًا أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَثِيرٍ، يَرْوِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ كَمَا رَوَى أَبُو حُذَيْفَةَ: لِأَنَّهُمَا جَمِيعًا رَوَيَا، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ فَإِنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ قَدْ رَوَى عَنْ جَمَاعَةٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، مِنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، وَشِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ، وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَكَابِرِ الشُّيُوخِ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَصْرٍ. الْمِصْرِيُّ الْأَصَمُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: ثنا أَبُو عَمْرٍو بْنُ خُزَيْمَةَ الْبَصْرِيُّ، بِمِصْرَ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ , قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي , عَنْ ثُمَامَةَ , عَنْ أَنَسٍ قَالَ: »كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ، يَعْنِي يَنْظُرُ فِي أُمُورِهِ« وَحَدَّثَنَا جَمَاعَةٌ مِنْ مَشَايِخِنَا، عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْبَصْرِيُّ بِمِصْرَ، وَكَانَ ثِقَةً، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ:

وَهٰذَا الْحَدِيثُ شَاذٌّ بِمَرَّةٍ، فَإِنَّ رُوَاتَهُ ثِقَاتٌ، وَلَيْسَ لَهُ أَصْلٌ عَنْ أَنَسٍ، وَلَا عَنْ غَيْرِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ بِإِسْنَادٍ آخَرَ

اس کلام میں یہ ملاحظہ فرمالیا کہ حاکم نیشا پوری نے قتیبہ بن سعید کی مذکورہ حدیث کو حتماً موضوع قرار دیا یہ کہنے کے بعد کہ رواۃ سارے ثقات ہیں علت کوئی نہیں ہے لیکن شاذ ہے اس پر دلیل یہ پیش فرمائی کہ امام بخاری نے فرمایا خَالِد الْمَدَايِنِيّ کا یہ کام تھا کہ حدیثیں بنا کر شیوخ پر داخل کر دیتا تھا یعنی اُن کے علم کے بغیر اُن کی کتابوں میں داخل کر دیتا تھا اور اس سے قبل یہ فرمایا کہ ہم نے غور وفکر کیا تو یزید بن ابی حبیب کی ابو الطفیل سے کوئی روایت ہی نہیں پائی گئی اور نہ ہی متن مذکور سیاق مذکور کے ساتھ ابو الطفیل کے اصحاب میں سے کسی کے پاس ملا اور نہ ہی معاذ ابن جبل سے ابو الطفیل کے سوا اس کو کسی نے روایت کیا لہٰذا معلوم ہوا کہ شاذ ہے یعنی مردود ہے

اس کلام سے ہر ذی علم معلوم کر سکتا ہے کہ کسی حدیث کے قابل قبول ہونے کے لئے محض اُس کی سند کا صحیح ہونا کافی نہیں بلکہ اُس کے ساتھ دیگر شرائط کا ہونا بھی ضروری ہے چنانچہ أبو بکر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (المتوفى: 463ھ) اپنی کتاب الفقيه و المتفقه، بَابُ الْقَوْلِ فِيمَا يُرَدُّ بِهِ خَبَرُ الْوَاحِدِ میں خبر واحد کے رد کے اسباب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ، مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصُّورِيُّ، أنا الْخَصِيبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقَاضِي، بِمِصْرَ، أنا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ الطَّرَسُوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ نُوحٍ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ (شیخ امام احمد بن حنبل، المتوفى: 224ھ) »كُلُّ حَدِيثٍ جَاءَكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْلُغْكَ أَنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَعَلَهُ فَدَعْهُ«

إِذَا رَوَى الثِّقَةُ الْمَأْمُونُ خَبَرًا مُتَّصِلَ الْإِسْنَادِ رُدَّ بِأُمُورٍ:

أَحَدُهَا: أَنْ يُخَالِفَ مُوجِبَاتِ الْعُقُولِ فَيُعْلَمُ بُطْلَانُهُ , لِأَنَّ الشَّرْعَ إِنَّمَا يَرِدُ بِمُجَوِّزَاتِ الْعُقُولِ , وَأَمَّا بِخِلَافِ الْعُقُولِ , فَلَا

وَالثَّانِي: أَنْ يُخَالِفَ نَصَّ الْكِتَابِ أَوِ السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ , فَيُعْلَمُ أَنَّهُ لَا أَصْلَ لَهُ أَوْ مَنْسُوخٌ

وَالثَّالِثُ: أَنْ يُخَالِفَ الْإِجْمَاعَ , فَيُسْتَدَلُّ عَلَى أَنَّهُ مَنْسُوخٌ أَوْ لَا أَصْلَ لَهُ , لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ صَحِيحًا غَيْرَ مَنْسُوخٍ , وَتُجْمِعُ الْأُمَّةُ عَلَى خِلَافِهِ , وَهَذَا هُوَ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ الصَّبَّاغِ فِي الْخَبَرِ الَّذِي سُقْنَاهُ عَنْهُ أَوَّلَ الْبَابِ

وَالرَّابِعُ: أَنْ يَنْفَرِدَ الْوَاحِدُ بِرِوَايَةِ مَا يَجِبُ عَلَى كَافَّةِ الْخَلْقِ عِلْمُهُ , فَيَدُلُّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّهُ لَا أَصْلَ لَهُ , لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَصْلٌ , وَيَنْفَرِدُ هُوَ بِعِلْمِهِ مِنْ بَيْنِ الْخَلْقِ الْعَظِيمِ

وَالْخَامِسُ: أَنْ يَنْفَرِدَ الْوَاحِدُ بِرِوَايَةِ مَا جَرَتْ بِهِ الْعَادَةُ , بِأَنْ يَنْقُلَهُ أَهْلُ التَّوَاتُرِ فَلَا يُقْبَلُ , لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ , أَنْ يَنْفَرِدَ فِي مِثْلِ هَذَا بِالرِّوَايَةِ

ہم کہتے ہیں حدیث ابوالصہباء شاذ اور ضعیف نا قابل استدلال ہے بچند وجوہ

وجہ اول: اس کا اجماع کے خلاف ہونا اور تمام صحابہ و تابعین و مجتہدین کا اس کو ترک کرنا ہے حتی کہ اس کے راویوں کا اس کے خلاف عمل کرنا کیونکہ حضرت ابن عباس خود اور اُن کے تمام تلامذہ حضرت طاؤس سمیت کسی نے کبھی بھی اس پر فتویٰ نہیں دیا اور سوائے حضرت طاؤس کے اس کو کسی نے بیان بھی نہیں کیا اور حضرت طاؤس خود اس روایت کے خلاف پر فتویٰ دیتے تھے جیسا کہ آثار صحابہ و تابعین میں ذکر ہو چکا ہے اور یہ اس کے شذوذ و ضعف کی سب سے قوی دلیل ہے کیونکہ جس طرح اہل اسلام کا عمل جس کو علماء کی اصطلاح میں تلقی بالقبول کہتے ہیں اور کبھی اجماع کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں یہ از خود سنت کی حیثیت رکھتا ہے اور شریعت کے دلائل میں سے ایک

شرعی دلیل ہے اور اسی طرح اُن کا کسی بات کو ترک کرنا بھی اس بات کے خلاف شرع ہونے پر بطور دلیل کافی ہے بالفاظ دیگر جب اُمت کا کسی روایت قبول کرنا اُس کے مقبول ہونے کی یقینی دلیل ہے اور اس کے بعد اُس کی سند دیکھنے کی بھی حاجت نہیں رہتی اس کے مقابلے میں اسی طرح جس روایت کو اُمت باتفاق رد کر دے گی بالخصوص دور اول میں وہ روایت اگر چہ سنداً صحیح ہو مردود و ناقابل عمل ہوگی اور یہ مسئلہ علم حدیث وعلم اصول والوں کا اتفاقی ہے اور ابن تیمیہ اور ابن قیم دونوں کے پاس اس مسئلہ کا ذکر کثیر مقامات پر موجود ہے اور خطیب بغدادی کا حوالہ گزر چکا ہے

خدشہ: أبوبکر عبد الرزاق نے المصنف، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ وَجْهِ الطَّلَاقِ، وَهُوَ طَلَاقُ الْعِدَّةِ وَالسُّنَّةِ میں حضرت طاؤس سے صحیح سند سے نقل کیا ہے

10925 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى طَلَاقًا مَا خَالَفَ وَجْهَ الطَّلَاقِ وَوَجْهَ الْعِدَّةِ، وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: »يُطَلِّقُهَا وَاحِدَةً ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا«

جس کا مطلب ہے طلاق کے شرعی طریقہ کے خلاف دی ہوئی طلاق کو حضرت طاؤس طلاق نہیں سمجھتے تھے

ازالہ: اس مقام پر اُن کی مراد یہ ہے کے ایسی طلاق کو حلال و جائز نہیں سمجھتے تھے جیسا کہ امام شافعی کے علاوہ دیگر حضرات کا مذہب ہے اس دعویٰ پر دلیل یہ ہے کہ حضرت طاؤس خود تین کے وقوع کا فتویٰ دیتے تھے چنانچہ اسی مصنف عبد الرزاق (كِتَابُ الطَّلَاقِ: بَابُ الْبَتَّةِ، وَالْخَلِيَّةِ) میں یہ دو اثر موجود ہیں

(11220 - عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ فِي الْخَلِيَّةِ، وَالْبَرِيَّةِ، وَالْبَتَّةِ، وَالْبَائِنَةِ: »هِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا« . قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: »هِيَ ثَلَاثٌ« ، وَقَالَ شُرَيْحٌ: نِيَّتُهُ إِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ، وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ". قَالَ

سُفْيَانُ: »وَيُسْتَحْلَفُ مَعَ التَّدْيِينِ«

11221 - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، فِي التَّدْيِينِ »أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَعَ التَّدْيِينِ يَمِينٌ«

ان کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی اہلیہ سے کہے تو بَری ہے یا تو جدا ہے تو اُس کے متعلق سلف کے فتوے حضرت عمر ایک رجعی طلاق کے قائل تھے مولا علی تین کے قائل تھے قاضی شریح نیت پر موقوف سمجھتے تھے سفیان ثوری اُس کو شوہر کی دیانت اور نیت پر موقوف تو سمجھتے تھے لیکن ساتھ میں حلف لینے کا بھی کہتے تھے اور حضرت طاؤس محض نیت پر چھوڑنے کو کافی سمجھتے تھے اور حلف لینے کے قائل نہیں تھے اب جب اس اثر سے حضرت طاؤس کا یہ فتویٰ معلوم ہو چکا کہ وہ اس موقعہ پر تین کے وقوع کے قائل ہیں محض حلف لینے کے قائل نہیں ہیں تو سابقہ اثر کا ظاہر سے مصروف ہونا اور جو ہم نے تاویل پیش کی ہے اُس پر محمول ہونا یقینی ہو گیا اس ہماری تقریر سے معلوم ہو گیا کہ ابن قیم کا یہ دعویٰ کہ حضرت طاؤس ایک طلاق کے وقوع کے قائل تھے یا تو لاعلمی پر مبنی ہے یا بد معاشی پر

وجہ دوم: اصحاب ابن عباس میں سے حضرت طاؤس کا ہی اس کو روایت کرنا اور اُن میں سے آٹھ حضرات کا اس کو روایت نہ کرنا بلکہ حضرت عبداللہ بن عباس کے ان فتاویٰ جات کو روایت کرنا جو اس کے برخلاف ہیں اور وہ آٹھ حضرات کے اسماء گرامی اور ان کی روایات حوالہ جات کے ساتھ یہ ہیں۔

1: سعید ابن جبیر، طحاوی فی معانی الآثار، دار قطنی فی السنن، بیہقی فی السنن

2: مجاہد، ابو داود، طحاوی، دار قطنی، بیہقی

3: عطاء بن رباح، بیہقی

4: عمرو بن دینار، بیہقی

5: مالک بن حارث، طحاوی، دار قطنی

6: محمد بن ایاس، ابو داود، طحاوی، بیہقی

7: ابو سلمہ بن عبد الرحمن، طحاوی، دار قطنی

8: نافع بن جبیر بن مطعم

وجہ سوم: ابو الصہباء کا باوجود متکلم فیہ ہونے کے ثقات کثیرین کی مخالفت کرنا مگر مخفی نہیں کہ اس وجہ کا تقاضا اس حدیث کا شاذ کی بجائے منکر ہونا ہے اور حافظ الشان کے بیان کے مطابق یہ طریقہ امام بیہقی کا ہے **سنن کبریٰ** میں لیکن حق یہ ہے کہ یہ طریقہ امام بیہقی سے پہلے امام احمد بن حنبل کا ہے چنانچہ زين الدين عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامي، البغدادي، ثم الدمشقي، الحنبلي (المتوفى: 795هـ) شرح علل الترمذي میں الشاذ المطروح کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں

وكذلك حديث طاوس عن ابن عباس، في الطلاق الثلاث، فقد تقدم في كتاب الطلاق كلام أحمد وغيره من الأئمة فيه، وإنه شاذ مطرَّح

أبو محمد موفق الدين عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعيلي المقدسي ثم الدمشقي الحنبلي، الشهير با بن قدامة المقدسي (المتوفى: 620هـ) المغني، كِتَابُ الطَّلَاقِ، مَسْأَلَةٌ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فِي طُهْرٍ لَمْ يُصِبْهَا فیہمیں اور ابن قیم الجوزية إعلام الموقعين عن رب العالمين، [فَصْلٌ جَمْعُ الطَّلْقَاتِ الثَّلَاثِ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ] میں لکھتے ہیں

قَالَ الْأَثْرَمُ: سَأَلت أَبَا عَبْدِ اللهِ، عَنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِأَيِّ شَيْءٍ تَدْفَعُهُ؟ فَقَالَ: أَدْفَعُهُ بِرِوَايَةِ النَّاسِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ وُجُوهٍ خِلَافَهُ. ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ عِدَّةٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ وُجُوهٍ، أَنَّهَا ثَلَاثٌ.

إسحاق بن منصور بن بهرام، أبو يعقوب المروزي، المعروف بالكوسج

(المتوفی: 251ھ) مسائل الإمام أحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه، باب الظهار، رقم: 1150 میں لکھتے ہیں

قلت: حديث طاووس عن ابن عباس -رضي الله عنهما- قال: كان الطلاق على عهد النبي صلى الله عليه وسلم الثلاثة ترد إلى واحدة؟

قال: كل أصحاب ابن عباس رووا خلاف ما قال طاووس وروى سعيد بن جبير، ومجاهد ونافع عن ابن عباس خلاف ذلك.

ابن قیم الجوزیہ زاد المعاد في هدي خير العباد، [فصل في الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ] میں لکھتے ہیں

قَالَ الحاكِمُ: هَذَا الْحَدِيثُ رُوَاتُهُ أَئِمَّةٌ ثِقَاتٌ، وَهُوَ شَاذُّ الْإِسْنَادِ وَالْمَتْنِ، ثُمَّ لَا نَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً نُعِلُّهُ بِهَا. فَلَوْ كَانَ الْحَدِيثُ عَنِ الليث، عَنْ أبي الزبير، عَنْ أبي الطفيل، لَعَلَّلْنَا بِهِ الْحَدِيثَ. وَلَوْ كَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أبي الطفيل، لَعَلَّلْنَا بِهِ، فَلَمَّا لَمْ نَجِدْ لَهُ الْعِلَّتَيْنِ خَرَجَ عَنْ أَنْ يَكُونَ مَعْلُولًا، ثُمَّ نَظَرْنَا فَلَمْ نَجِدْ لِيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أبي الطفيل رِوَايَةً، وَلَا وَجَدْنَا هَذَا الْمَتْنَ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ أبي الطفيل، وَلَا عَنْ أَحَدٍ مِمَّنْ رَوَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ غَيْرَ أبي الطفيل، فَقُلْنَا: الْحَدِيثُ شَاذٌّ.

وَقَدْ حَدَّثُوا عَنْ أبي العباس الثقفي قَالَ: كَانَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ يَقُولُ لَنَا: عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عَلَامَةُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَعَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ، وَيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، وأبي خيثمة، حَتَّى عَدَّ قتيبة سَبْعَةً مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ كَتَبُوا عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثَ، وَأَئِمَّةُ الْحَدِيثِ إِنَّمَا سَمِعُوهُ مِنْ قتيبة تَعَجُّبًا مِنْ إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ، ثُمَّ لَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ ذَكَرَ لِلْحَدِيثِ عِلَّةً، ثُمَّ قَالَ: فَنَظَرْنَا فَإِذَا الْحَدِيثُ مَوْضُوعٌ، وقتيبة ثِقَةٌ مَأْمُونٌ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ إِلَى الْبُخَارِيِّ. قَالَ: قُلْتُ لِقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ: مَعَ مَنْ كَتَبْتَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ

سَعْدٍ حَدِيثَ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطفيل ؟ قَالَ: كَتَبْتُهُ مَعَ خالد بن القاسم أبي الهيثم المدائني. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَكَانَ خالد المدائني يُدْخِلُ الْأَحَادِيثَ عَلَى الشُّيُوخِ.

جب اس کا شاذ ہونا متیقن ہوا تو مردود ہونا بھی یقینی ہو گیا امام بیہقی امام شافعی سے اپنی سند کے ساتھ المدخل الی علم السنن ،باب معرفة سقيم الحديث من صحيحه بكثرة النظر وان كان الراوى صدوقاً **میں نقل کرتے ہیں**

لا يستدل على اكثر صدق الحديث و كذبه ، الا بصدق المخبر و كذبه ، الا فى الخاص القليل من الحديث ،وذلك ان يستدل على الصدق والكذب فيه بان يحدث المحدث ما لا يجوز ان يكون مثله ،او يخالفه ما هو اثبت و اكثر دلالات بالصدق منه

پھر آگے انہی سے اپنی سند کے ساتھ یہ لکھتے ہیں

وليس شاذ من الحديث ان يروى الثقة ما لا يروى غيره ،هذا ليس بشاذ ، انما الشاذ : ان يروى الثقة حديثا يخالف ما يروى الناس ، فهو الشاذ من الحديث

ابن رجب الحنبلي (المتوفى:795ھـ) شرح علل الترمذی میں لکھتے ہیں

قال يونس بن عبد الأعلى: سمعت الشافعي يقول: ليس الشاذ من الحديث أن يروي الثقة حديثاً لم يروه غيره، إنما الشاذ من الحديث أن يروي الثقات حديثاً فيشذ عنهم واحد فيخالفهم.

وأما أكثر الحفاظ المتقدمين فإنهم يقولون في الحديث إذا انفرد به واحد وإن (لم) يرو الثقات خلافه أنه لا يتابع عليه، ويجعلون ذلك علة فيه، اللهم إلا أن يكون ممن كثر حفظه واشتهرت عدالته وحديثه كالزهري ونحوه، وربما يستنكرون بعض تفردات الثقات الكبار أيضاً، ولهم في كل حديث نقد خاص، وليس عندهم لذلك ضابط يضبطه.قال صالح بن محمد الحافظ: الشاذ، الحديث المنكر الذي لا يعرف

اب خود ابن تیمیہ سے سنئیے کتاب علم الحدیث عنوان اذا جاء الجلال والحرام شددنا فی الاسانید کے تحت لکھتا ہے

ومما قد يسمى صحيحاً ما يصححه بعض علماء الحديث ، وآخرون يخالفونهم فى تصحيحه ،فيقولون : هو ضعيف ليس يصحيح ،مثل ألفاظ رواها مسلم فى صحيحه و نا زعه فى صحتها غيره من أهل العلم، اما مثله أو دونه أو فوقه ، فهذا لا يجزم بصدقه الا بدليل ، مثل : حديث ابن وائلة عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال : أيما اهاب دبغ فقد طهر -فان هذا انفرد به مسلم عن البخارى ، وقد ضعفه الامام أحمد وغيره ،وقد رواه مسلم -ومثل ما روى مسلم أن النبى ﷺ صلى الكسوف ثلاث ركوعات و أربع ركوعات ، انفرد بذلک عن البخارى ، فان هذا ضعفه حذاق أهل العلم ، وقالوا: أن النبى ﷺ لم يصل الكسوف الا مرة واحدة يوم مات ابنه ابراہیم ، و فى نفس هذه الأحاديث التى فيها الصلاة بثلاث ركوعات و أربع ركوعات أنه انما صلى ذلک يوم مات ابراهيم ،ومعلوم أن ابراهيم لم يمت مرتين ولا كان له ابراهيمان -وقد تواتر عنه أنه صلى الكسوف يومئذ ركوعين فى كل ركعة ،كما روى ذلک عنه عائشة و ابن عباس و ابن عمرو وغيرهم -فلهذا لم يرو البخارى هذه الأحاديث وهو أحذق من مسلم ، ولهذا ضعف الشافعى وغيره أحاديث الثلاثه والاربعة ولم يستحبوا ذلک ، هذا أصح الرويتين عن أحمد ، وروى عنه أنه كان يجوز ذلک قبل أن يتبين له ضعف هذه الأحاديث -ومثله حديث مسلم:أن الله خلق التربة يوم السبت ، وخلق الجبال يوم الأحد ، وخلق الشجر يوم الاثنين ، وخلق المكروه يوم الثلاثاء ، وخلق النور يوم الاربعاء ، وبث فيها الدواب يوم الخميس ، وخلق آدم يوم الجمعة -فان هذا طعن فيه من هو أعلم من مسلم ، مثل يحيى بن معين ، و مثل البخارى و غيرهما-وذكر البخارى أن هذا من كلام كعب الأحبار- و طائفة

اعتبرت صحتہ مثل أبی بکر بن الأنباری و أبی الفرج ابن الجوزی و غیرھما -والبیھقی و غیرہ وافقوا الذین ضعفوہ، وھذا ھو الصواب ، لأنہ قد ثبت بالتواتر : أن اللہ خلق السموات والأرض وما بینھما فی ستۃ أیام ، و ثبت أن آخر الخلق کان یوم الجمعۃ ، فیلزم أن یکون أول الخلق یوم الأحد ، و ھکذا ھو عند أھل الکتاب -**اسی کتاب میں القول فی کتاب الحلیۃ کے تحت مزید لکھتا ہے**

و أجل ما یوجد فی الصحۃ ،، کتاب البخاری ،، وما فیہ متن یعرف أنہ غلط علی الصاحب ، لکن فی بعض ألفاظ الحدیث ما ھو غلط ، وقد بین البخاری فی نفس صحیحہ ما بین غلط ذلک الراوی ، کما بین اختلاف الرواۃ فی ثمن بعیر جابر -وفیہ عن بعض الصحابۃ ما یقال : انہ غلط ، کما فیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ -أن رسول اللہ ﷺ تزوج میمونۃ وھو محرم -والمشھور عند أکثر الناس أنہ تزوجھا حلالاً -وفیہ عن أسامۃ : أن النبی ﷺ لم یصل فی البیت -وفیہ عن بلال : أنہ صلی فیہ ، وھذا أصح عند العلماء-وأما مسلم ففیہ ألفاظ عرف أنھا غلط ،کما فیہ :''خلق اللہ التربۃ یوم السبت ''-وقد بین البخاری أن ھذا الغلط ، وأن ھذا من کلام کعب -وفیہ أن النبی ﷺ صلی صلاۃ الکسوف بثلاث رکعات فی کل رکعت -والصواب : أنہ لم یصل الکسوف الا مرۃ واحدۃ -وفیہ أن أبا سفیان سألہ التزوج بأم حبیبۃ ،وھذا غلط -وھذا من أجل فنون العلم بالحدیث ،یسمی : علم**''علل الحدیث''**

یہی مجموع الفتاوی،الْجُزْءُ الثَّامِنَ عَشَرَ- كِتَابُ الْحَدِيثِ،المرسل من الحدیث الحسن عند الترمذی **میں ہے**

وَأَمَّا الْحَسَنُ فِي اصْطِلَاحِ التِّرْمِذِيِّ فَهُوَ: مَا رُوِيَ مِنْ وَجْهَيْنِ وَلَيْسَ فِي رُوَاتِهِ مَنْ هُوَ مُتَّهَمٌ بِالْكَذِبِ وَلَا هُوَ شَاذٌّ مُخَالِفٌ لِلْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ.

اس میں تو معاملہ ہی صاف کر دیا کہ جو روایت دو سندوں کے ساتھ مروی ہو اور کسی سند

میں متہم بالکذب بھی نہ ہو پھر بھی اگر وہ احادیث صحیحہ کے مخالف تو شاذ ہو کر ضعیف ہو جائے گی بلکہ جو اقوال و روایات ابن تیمیہ کے ہاں شاذ ہونے کی وجہ سے مردود ہیں اور ان کا جرم سوائے جمہور کی مخالفت کے اور کچھ نہیں وہ فقط مجموع الفتاوی سے تقریباً چالیس کی تعداد میں موجود ہیں الرد على من قال بفناء الجنة والنار وبيان الأقوال في ذلك وهذا الذي قاله الزجاج شاذ، خلاف ما عليه الأولون والآخرون

تحقیق کرنے سے اور بھی عبارات مل سکتی ہیں

اب شاذ کے متعلق دیگر ائمہ کے اقوال سنیے اور اس حدیث کو حجت بنانے والے آج کے مجتہدین کو شرم دلایئے

قال إبراهيم بن أبي عبلة: من حمل شاذ العلم حمل شراً كثيراً. وقال معاوية بن قرة: إياك والشاذ من العلم.

وقال شعبة: لا يجيئك الحديث الشاذ إلا من الرجل الشاذ.

قال صالح بن محمد الحافظ: الشاذ الحديث المنكر الذي لا يعرف.

وقد تقدم قول ابن مهدي: لا يكون إماماً في العلم من يحدث بالشاذ من العلم.

أبو بكر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوري (المتوفى: 319هـ)

الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف، جماع ابواب الطلاق المبتوت و مافيه من الاحكام، ذكر الاخبار الدلالة على ان ذلک لم یکن بعلم النبی ﷺ ماافتی بخلافہ میں لکھتے ہیں

قال ابو بکر وغير جائز ان يظن بابن عباس انه يحفظ عن النبی ﷺ ثم يفتی بخلافه، فلما لم يجز ذلک دل فتيا ابن عباس على ان ذلک لم يكن عن علم النبی ﷺ و لا (عن) امره، اذ لو كان ذلک عن النبی ﷺ ما استحل ابن عباس ان يفتی بخلافه، او

کان ذلک منسوخا استدلالا بفتیا ابن عباس

أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ)

السنن الکبری، كِتَاب الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ، بَابُ مَنْ جَعَلَ الثَّلَاثَ وَاحِدَةً وَمَا وَرَدَ فِي خِلَافِ ذَلِكَ میں لکھتے ہیں

14983 - وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَإِنْ كَانَ مَعْنَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ تُحْسَبُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً يَعْنِي أَنَّهُ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالَّذِي يُشْبِهُ وَاللهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ عَلِمَ إِنْ كَانَ شَيْئًا فَنُسِخَ فَإِنْ قِيلَ: فَمَا دَلَّ عَلَى مَا وَصَفْتَ؟ قِيلَ: لَا يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرْوِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ثُمَّ يُخَالِفُهُ بِشَيْءٍ لَمْ يَعْلَمْهُ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ خِلَافٌ

تنبیہ: حافظ الشان کا وہم ہے کہ انہوں نے امام شافعی کی اس نقل کو ابن منذر کی نقل لکھ دیا (ثم نقل عن ابن المُنذِرِ) حالانکہ امام بیہقی اسے امام شافعی سے بیان فرمار ہے ہیں

وجہ چہارم: ابو الصہباء کا اس روایت کا بنیادی راوی اور مدار حدیث ہونا پھر غیر معروف اور نا قابل احتجاج ہونا

پہلے دعویٰ پر دلیل یہ ہے کہ امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں اس کے متعلق فرمایا رَوَى عَنه: طاووس جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حدیث ابو الصہباء کو طاووس نے حضرت ابن عباس سے نہیں سنا بلکہ ابو الصہباء سے سنا لہٰذا اس روایت کا بنیادی راوی اور مدار حدیث ابو الصہباء ہی ہے اسی لئے

علاء الدين علي بن عثمان بن إبراهيم بن مصطفى المارديني، أبو الحسن،

الشـهير بـا بن التركمـاني (المتوفـى: 750هـ) الجوهر النقـي علـى سـنن البيهقي، باب من جعل الثلاث واحدة میں فرماتے ہیں

فمقتضى هذا ان قول طاوس ان ابا الصهباء دليل على ان ابا الصهباء له مـدخل في رواية هذا الحديث عند البيهقى وأبو الصهباء ممن روى عنهـم مسـلم دون البخـاري وتكلموا فيه - قال الذهبي في الكاشف قـال النسـائي ضـعيف فعـلى هـذا يحتمـل ان البخاري ترك هذا الحديث لاجل أبى الصهباء

جب ابو الصہباء کا تفرد معلوم ہو چکا تو اب یہ جاننا بھی آسان ہو گیا کہ عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکۃ کا حضرت طاوس کی متابعت کرنا کچھ مفید نہیں جن حضـرات نے اُس متابعت پر خوشی کا اظہار کیا اُن کو رونا چاہیئے رہا دوسرا دعویٰ ابو الصہباء کا ناقبـل حجت ہونا تو اُس پر دلیل یہ ہے کہ أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد الـبر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ) الاستذكار، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَتَّةِ میں لکھتے ہیں

وَقَدْ قِيلَ إِنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ - مَوْلَاهُ - لَا يُعْرَفُ فِي مَوَالِي بن عباس وطـاوس يَقُـولُ إِنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ - مَوْلَاهُ - سَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَجَابَهُ بِمَا وَصَفْنَا

اسی کو ابن التركماني نے الجوهر النقي على سنن البيهقـي، باب من جعل الثلاث واحدة میں صاحب الاستذکار کے حوالہ سے بیان کر کے برقرار رکھا ہے

يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف، أبو الحجاج، جمال الدين ابن الـزكي أبـي محمد القضاعي الكلبي المزي (المتوفى: 742هـ) تهذيب الكمال في أسماء الرجال میں لکھتے ہیں

قال أبو زُرْعَة : مدني ثقة.

وَقَال النَّسائي: أبو الصهباء صهيب، ضعيف، بصري.

وذكره ابنُ حِبّان في كتاب "الثقات"

روى له مسلم، وأبو داود، والنَّسائي.

اسی لئے حافظ الشان نے تقریب التہذیب، حرف الصاد [المهملة] میں فرمایا

"صهيب أبو الصهباء البكري البصري أو المدني مقبول من الرابعة م د س"

اور حافظ الشان کی اصطلاح (مقبول) کا مطلب فن حدیث کے خادم پر مخفی نہیں کیونکہ انہوں نے خود تقریب التہذیب کے شروع میں اس کی تفسیر فرمادی مقبول عند المتابعة اور ہمارا چیلنج ہے کہ دنیا کا کوئی بندہ ابو الصہباء کی اس حدیث میں متابعة نکال دے لہٰذا حق یہی ہے کہ یہ حدیث فی ذاتہ بھی مردود اور نا قابل حجت ہے

فائدہ جلیلہ: جب اس حدیث کا شاذ اور نا قابل حجت ہونا یا غایت درجہ حسن ہونا ثابت ہو گیا تو اسی حدیث کی ایوب سختیانی والی وہ روایت جو ابو داود وغیرہ کے پاس ہے اور اس پر بعض حضرات کی طرف سے حکم ضعف صادر ہوا ہے اس کا ہم پلہ ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ تعارض پیدا کرنے میں کافی ہے لہٰذا بعد از تعارض دونوں ساقط ہو جائیں گی

الْجَوَابُ الثَّالِثُ:۔

دَعْوَى النَّسْخِ فَنَقَلَ الْبَيْهَقِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ قَالَ يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ بن عَبَّاسٍ عَلِمَ شَيْئًا نَسَخَ ذَلِكَ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ ويقويه مَاأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ مِنْ طَرِيقِ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ بن عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنُسِخَ ذَلِكَ وَقَدْ أَنْكَرَ الْمَازِرِيُّ ادِّعَاءَ النَّسْخِ فَقَالَ زعم بعضهم أن هذاالحكم مَنْسُوخٌ وَهُوَ غَلَطٌ فَإِنَّ عُمَرَ لَا يَنْسَخُ وَلَوْ نَسَخَ وَحَاشَاهُ لَبَادَرَ الصَّحَابَةُ إِلَى إِنْكَارِهِ وَإِنْ أَرَادَ الْقَائِلُ أَنَّهُ نُسِخَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَمْتَنِعُ لَكِنْ يَخْرُجُ عَنْ ظَاهِرِ الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ كَذَلِكَ لَمْ يَجُزْ لِلرَّاوِي أَنْ يُخْبِرَ بِبَقَاءِ الْحُكْمِ فِي خِلَافَةِ أَبِي

بَكْرٍ وَبَعْضِ خِلَافَةِ عُمَرَ فَإِنْ قِيلَ فَقَدْ يُجْمِعُ الصَّحَابَةُ وَيُقْبَلُ مِنْهُمْ ذَلِكَ قُلْنَا إِنَّمَا يُقْبَلُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ يُسْتَدَلُّ بِإِجْمَاعِهِمْ عَلَى نَاسِخٍ وَأَمَّا أَنَّهُمْ يَنْسَخُونَ مِنْ تِلْقَاءِ أَنْفُسِهِمْ فَمَعَاذَ اللهِ لِأَنَّهُ إِجْمَاعٌ عَلَى الْخَطَإِ وَهُمْ مَعْصُومُونَ عَنْ ذَلِكَ فَإِنْ قِيلَ فَلَعَلَّ النَّسْخَ إِنَّمَا ظَهَرَ فِي زَمَنِ عُمَرَ قُلْنَا هَذَا أَيْضًا غَلَطٌ لِأَنَّهُ يَكُونُ قَدْ حَصَلَ الْإِجْمَاعُ عَلَى الْخَطَإِ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَلَيْسَ انْقِرَاضُ الْعَصْرِ شَرْطًا فِي صِحَّةِ الْإِجْمَاعِ عَلَى الرَّاجِحِ قُلْتُ نَقَلَ النَّوَوِيُّ هَذَا الْفَصْلَ فِي شَرْحِ مُسْلِمٍ وَأَقَرَّهُ وَهُوَ مُتَعَقَّبٌ فِي مَوَاضِعَ أَحَدُهَا أَنَّ الَّذِي ادَّعَى نَسْخَ الْحُكْمِ لَمْ يَقُلْ إِنَّ عُمَرَ هُوَ الَّذِي نَسَخَ حَتَّى يَلْزَمَ مِنْهُ مَا ذُكِرَ وَإِنَّمَا قَالَ مَا تَقَدَّمَ يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ عَلِمَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ نَسَخَ أَيِ اطَّلَعَ عَلَى نَاسِخٍ لِلْحُكْمِ الَّذِي رَوَاهُ مَرْفُوعًا وَلِذَلِكَ أَفْتَى بِخِلَافِهِ وَقَدْ سَلَّمَ الْمَازِرِيُّ فِي أَثْنَاءِ كَلَامِهِ أَنَّ إِجْمَاعَهُمْ يَدُلُّ عَلَى نَاسِخٍ وَهَذَا هُوَ مُرَادُ مَنِ ادَّعَى النَّسْخَ الثَّانِي إِنْكَارُهُ الْخُرُوجَ عَنِ الظَّاهِرِ عَجِيبٌ فَإِنَّ الَّذِي يُحَاوِلُ الْجَمْعَ بِالتَّأْوِيلِ يَرْتَكِبُ خِلَافَ الظَّاهِرِ حَتْمًا الثَّالِثُ أَنَّ تَغْلِيطَهُ مَنْ قَالَ الْمُرَادُ ظُهُورُ النَّسْخِ عَجِيبٌ أَيْضًا لِأَنَّ الْمُرَادَ بِظُهُورِهِ انْتِشَارُهُ وَكَلَام بن عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُفْعَلُ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ مَحْمُولٌ عَلَى أَنَّ الَّذِي كَانَ يَفْعَلُهُ مَنْ لَمْ يَبْلُغْهُ النَّسْخُ فَلَا يَلْزَمُ مَا ذُكِرَ مِنْ إِجْمَاعِهِمْ عَلَى الْخَطَإِ وَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ مِنْ مَسْأَلَةِ انْقِرَاضِ الْعَصْرِ لَا يَجِيءُ هُنَا لِأَنَّ عَصْرَ الصَّحَابَةِ لَمْ يَنْقَرِضْ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ بَلْ وَلَا عُمَرَ فَإِنَّ الْمُرَادَ بِالْعَصْرِ الطَّبَقَةُ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ وَهُمْ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بَلْ وَبَعْدَهُمَا طَبَقَةٌ وَاحِدَةٌ

خلاصہ مع وضاحت وزیادت: یہ حدیث منسوخ ہے اور اس کا منسوخ ہونا حضرت ابن عباس کو ممکن ہے معلوم ہوا اسی لئے وہ ہمیشہ اس کے خلاف فتویٰ دیتے رہے ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے ایک ثابت شدہ چیز کو بغیر آپ کے امر ثانی مخالف اور ناسخ کو معلوم کرنے کے اس چیز کو ترک کریں اور یہ دعویٰ امام شافعی کا

ہے اور امام بیہقی نے السنن الکبریٰ اور معرفۃ السنن و الآثار (السنن الاوسط) میں اس کی تقویت فرماتے ہوئے فرمایا کہ اس جواب کی تقویت اس روایت سے ہوتی ہے جو ابو داوٗد میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے فرمایا وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ الخ پہلے یہ تھا کہ جب کوئی شخص عورت کو طلاق دیتا تو اس کو رجعت کا حق ہوتا اگرچہ طلاقیں تین ہوتیں پھر یہ منسوخ کر دیا گیا اور فرمایا گیا الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ یعنی سورہ بقرہ کی آیت نمبر 228 اس کی آیت نمبر 229 سے منسوخ کر دی گئی جیسا کہ أبو داود کی سنن، كِتَاب الطَّلَاقِ، بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ میں ہے

2195 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: {وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ، وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ} [البقرة: 228] الْآيَةَ، " وَذَلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا، وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَنُسِخَ ذَلِكَ، وَقَالَ: {الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ} [البقرة: 229] (حكم الالبانی حسن صحیح)

حضرت ابن عباس کا مقصد یہ ہے پہلے تین طلاقوں کا قابل رجعت ہونا مروج تھا پھر دو طلاقوں کا قابل رجعت ہونا اس کی جگہ رکھا گیا اور تین طلاقوں کا قابل رجعت ہونا منسوخ کر دیا گیا اب بعون اللہ تعالیٰ اس روایت نے حدیث ابو الصہباء کا معنی اور مراد واضح فرمادی کہ زمانہ رسالت میں ابتداءً تین طلاقوں کو قابل رجعت ہونے کی وجہ سے ایک شمار کیا جاتا تھا پھر یہ منسوخ ہو گیا لیکن جن حضرات کو نسخ کا علم نہ ہو سکا وہ کچھ وقت زمانہ رسالت میں اور زمانہ صدیقی میں اور زمانہ فاروقی کے نصف اول میں سابقہ روش

پر چلتے رہے تو حضرت فاروق اعظم نے اپنے دور کے نصف ثانی میں اس ناسخ کا باقاعدہ اعلان فرمادیا اور سب لوگوں کو خبر دار کر دیا کہ تین طلاقیں قابل رجعت نہیں ہیں اب اس تقریر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کی کثیر جماعت کو اس منسوخ اور ناسخ کا علم تھا اسی وجہ سے اعلان فاروقی پر تمام راضی اور مطمئن رہے ورنہ صحابہ کرام سے خلاف شرع حکم پر خاموشی واقع ہونا محال ہے اسی لئے تو حضرت ابن عباس چند مسائل میں حضرت فاروق اعظم کے خلاف رہے مثلاً مسئلہ نکاح متعہ اور مسئلہ بیع بالدینارین اور مسئلہ بیع امہات الاولاد (بحوالہ معرفۃ السنن والآثار للبیهقی ،باب طلاق الثلاث مجموعة)

اب حضرت ابن عباس کی اس روایت مسئلہ طلاق کی نظیر حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت مسئلہ نکاح متعہ ہے جو اسی مسلم، باب نكاح المتعة میں ہے

(1405) وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مُعْتَمِرًا، فَجِئْنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ، فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ، ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ، فَقَالَ: »نَعَمْ، اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ«

(1405) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: »كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيقِ، الْأَيَّامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ، فِي شَأْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ«

(1405) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، فَأَتَاهُ آتٍ، فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ، فَقَالَ جَابِرٌ: »فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ، فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا«

اہل انصاف کو دعوت فکر غور کریں دونوں روایتوں کے معانی میں کتنا شدید مطابقت ہے پھر مزید براں حضرت ابن عباس کے حلت نکاح متعہ پراڑے رہنا باوجود حضرت جابر بن عبداللہ کی طرف سے ساری وضاحت پہنچنے کے بعد پر بھی نظر کریں تو کیا اس بات کی گنجائش رہتی ہے کہ روایت طلاق اور روایت متعہ میں فرق کیا جائے اسی لئے حافظ الشان فتح الباری ،قَوْلُهُ بَابُ مَنْ جَوَّزَ الطَّلَاقِ الثَّلَاثَ میں اس ساری بحث کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں

وَفِي الْجُمْلَةِ فَالَّذِي وَقَعَ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ نَظِيرُ مَا وَقَعَ فِي مَسْأَلَةِ الْمُتْعَةِ سَوَاءً أَعْنِي قَوْلَ جَابِرٍ إِنَّهَا كَانَتْ تُفْعَلُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرٍ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ نَهَانَا عُمَرُ عَنْهَا فَانْتَهَيْنَا

اور یہ کہا جائے کہ طلاق ثلاثہ تو حضرت عمر کا سیاسی حکم ہے اور حرمت نکاح متعہ شرعی حکم ہے کیا یہ سراسر ظلم نہیں حق بنتا ہے طلاق ثلاثہ کہ عدم وقوع کے قائلین متعہ کو بھی جائز قرار دے کر خود بھی کریں اور اپنے خاندان کو بھی کروائیں تف ایسے نامعقول اور اہل اجتہاد سے مجہول اجتہاد پر اور اگر کوئی اس مقام پر مسئلہ طلاق اور مسئلہ متعہ کے درمیان فرق ثابت کرنے کے لئے یہ کہے کہ مسئلہ متعہ میں ناسخ روایات موجود ہیں تو اس کے اس شبہ باطل کے ازالے میں اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ مسئلہ طلاق میں اجماع جیسی قوی چیز موجود ہے بلکہ دعوی نسخ کی تقریر و تحریر اور دیگر جوابات میں اس کے علاوہ بھی بہت کچھ موجود ہے جو اس باب میں یقین کا فائدہ دیتا ہے

اس تقریر سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ امام مازری مالکی اور دیگر حضرات کا اس دعویٰ نسخ کو غلط کہنا یہ کہہ کر کہ اجماع حکم رسول کا ناسخ نہیں ہو سکتا تو پھر صحابہ سے ایسا کرنا کیسے ممکن ہے اور اگر یہ دعوی کیا جائے کہ یہ نسخ زمانہ رسالت میں واقع ہوا تھا یہ اگرچہ ممکن ہے لیکن ظاہر حدیث اس کے خلاف ہے کیونکہ اس حدیث میں دور صدیقی اور فاروقی

میں حکم کے موجود ہونے کی خبر دی جارہی ہے اور یہ کہنا کہ صحابہ کا اجماع واجب القبول ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا اجماع ناسخ نہیں ہوتا بلکہ ناسخ پر دلالت کرتا ہے لیکن اس سے یہ سمجھنا کہ ان کا اجماع اپنی طرف سے ہوتا ہے اور ناسخ بنتا ہے یہ غلط ہے اور صحابہ اس سے معصوم ہیں اور یہ کہنا کہ شاید نسخ زمانہ فاروقی میں ظاہر ہوا تھا تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اس سے یہ لازم آئے گا کہ زمانہ صدیقی میں خطا پر اجماع ہوا ہو یہ تمام باتیں محض شبہات ہیں جو سابقہ تقریر سے ہوا ہو جاتے ہیں

تبصرہ: گذارش ہے کہ تمام جوابات سے قوی تر جواب یہی ہے اور اس جواب کی مکمل تقریر ذہن نشین کرنے سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ کمال الدین محمد بن عبد الواحد السیواسي المعروف بابن الهمام (المتوفی: 861هـ) نے فتح القدیر میں یہ جو فرمایا ہے کہ صحابہ کرام حکم سابق کے ناسخ پر مطلع ہوئے ہوں گے یا پھر ان کو علم ہو گا کہ سابقہ حکم کچھ ایسے معانی کے ساتھ معلق تھا جن معانی کا زمانہ فاروقی میں انتفاء متیقن ہو گیا اس تکلف کی چنداں کوئی ضرورت نہیں چنانچہ فتح القدیر ، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ طَلَاقِ السُّنَّةِ لکھتے ہیں

وَأَمَّا إمْضَاءُ عُمَرَ الثَّلَاثَ عَلَيْهِمْ فَلَا يُمْكِنُ مَعَ عَدَمِ مُخَالَفَةِ الصَّحَابَةِ لَهُ مَعَ عِلْمِهِ بِأَنَّهَا كَانَتْ وَاحِدَةً إلَّا وَقَدْ اطَّلَعُوا فِي الزَّمَانِ الْمُتَأَخِّرِ عَلَى وُجُودِ نَاسِخٍ. هَذَا إنْ كَانَ عَلَى ظَاهِرِهِ أَوْ لِعِلْمِهِمْ بِانْتِهَاءِ الْحُكْمِ كَذَلِكَ لِعِلْمِهِمْ بِإِنَاطَتِهِ بِمَعَانٍ عَلِمُوا انْتِفَاءَهَا فِي الزَّمَنِ الْمُتَأَخِّرِ فَإِنَّا نَرَى الصَّحَابَةَ تَتَابَعُوا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ وَلَا يُمْكِنُ وُجُودُ ذَلِكَ مِنْهُمْ مَعَ اشْتِهَارِ كَوْنِ حُكْمِ الشَّرْعِ الْمُتَقَرِّرِ كَذَلِكَ أَبَدًا

الْجَوَابُ الرَّابِعُ:۔

دَعْوَى الِاضْطِرَابِ قَالَ الْقُرْطُبِيُّ فِي الْمُفْهِمِ وَقَعَ فِيهِ مَعَ الِاخْتِلَافِ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ الِاضْطِرَابُ فِي لَفْظِهِ وَظَاهِرُ سِيَاقِهِ يَقْتَضِي النَّقْلَ عَنْ جَمِيعِهِمْ أَنَّ مُعْظَمَهُمْ كَانُوا يَرَوْنَ

ذَلِكَ وَالْعَادَةُ فِي مِثْلِ هَذَا أَنْ يَفْشُوَ الْحُكْمَ وَيَنْتَشِرَ فَكَيْفَ يَنْفَرِدُ بِهِ وَاحِدٌ عَنْ وَاحِدٍ قَالَ فَهَذَا الْوَجْهُ يَقْتَضِي التَّوَقُّفَ عَنِ الْعَمَلِ بِظَاهِرِهِ إِنْ لَمْ يَقْتَضِ الْقَطْعَ بِبُطْلَانِهِ

خلاصہ: یہ حدیث مضطرب ہے کیونکہ حدیث سے ظاہر ہو رہا ہے کہ تین طلاق کا ایک ہونا تین دوروں میں تمام مسلمانوں میں شائع اور ذائع تھا اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو روایت کرنے والے ایک سے زیادہ ہونے چاہئے تھے جبکہ اس کو بیان کرنے والے صحابہ میں حضرت ابن عباس اور تابعین میں ابو الصہباء کے علاوہ کوئی نہیں اور یہ جواب امام ابو العباس قرطبی صاحب المفہم شرح مسلم کا ہے حافظ الشان فرماتے ہیں کہ یہ جواب اس بات کا مقتضی ہے کہ اس حدیث پر عمل نہ کیا جائے

تبصرہ: یہ جواب اگرچہ اصولا درست قوی ہے لیکن اقویٰ جواب وہی ہے ہم جس کی تحقیق کے درپے ہیں۔

الْجَوَابُ الْخَامِسُ:۔

دَعْوَى أَنَّهُ وَرَدَ فِي صُورَةٍ خَاصَّةٍ فَقَالَ بن سُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ وَرَدَ فِي تَكْرِيرِ اللَّفْظِ كَأَنْ يَقُولُ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ وَكَانُوا أَوَّلًا عَلَى سَلَامَةِ صُدُورِهِمْ يُقْبَلُ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ أَرَادُوا التَّأْكِيدَ فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ فِي زَمَنِ عُمَرَ وَكَثُرَ فِيهِمُ الْخِدَاعُ وَنَحْوُهُ مِمَّا يَمْنَعُ قَبُولَ مَنِ ادَّعَى التَّأْكِيدَ حَمَلَ عُمَرُ اللَّفْظَ عَلَى ظَاهِرِ التَّكْرَارِ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ وَهَذَا الْجَوَابُ ارْتَضَاهُ الْقُرْطُبِيُّ وَقَوَّاهُ بِقَوْلِ عُمَرَ إِنَّ النَّاسَ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ وَكَذَا قَالَ النَّوَوِيُّ إِنَّ هَذَا أَصَحُّ الْأَجْوِبَةِ

خلاصہ: حدیث ابو الصہباء کا تعلق طلاق ثلاثہ کی ہر صورت کے ساتھ نہیں بلکہ مخصوص صورت کے ساتھ ہے اور وہ مخصوص صورت یہ ہے کہ طلاق کہ الفاظ تکرار کے ساتھ ہوں یعنی أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ اب حدیث کا معنی یہ ہوا کہ تین دوروں میں اس طرح کی تین طلاقیں اگر کوئی دے بیٹھتا تو اس کا ارادہ تین سے تین کا نہیں ہوتا

تھا بلکہ پہلے لفظ سے ایک طلاق مراد لیتا تھا اور باقی دو لفظوں کا ذکر پہلی کی تاکید کے طور پر کرتا تھا جب دور فاروقی کا نصف حصہ گذر گیا تو مذکورہ صورت میں طلاق دینے والے لوگ تین سے تین ہی کی نیت کرتے تھے اور دو کھادینے کے لئے تاکید کا ارادہ ظاہر کرتے تھے جب حضرت عمر نے اس صورت حال سے باخبر ہوئے تو انہوں نے تین کے واقع ہونے کا حکم جاری کر دیا یہ جواب امام ابن سریج شافعی وغیرہ کا ہے اور امام ابو العباس قرطبی نے اس کو پسند فرمایا اور امام نووی نے شرح مسلم میں اس کو اصح قرار دیا

تبصرہ: ہماری نظر میں یہ جواب دیگر جوابات کی بنسبت ناقص ترین ہے بچند وجوہ **وجہ اول:** ۔اس پر لازم آتا ہے ادوار ثلاثہ میں ایسے لفظوں کے ساتھ ہمیشہ طلاق بائنہ کا واقع ہونا کیونکہ صریح لفظ شدت اور تاکید پر دلالت کرنے والا ہو تو اسے ہمیشہ طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور اس کا فساد مخفی نہیں

وجہ ثانی: ۔مخادعین اور غیر مخادعین کو برابر سزا دینا

وجہ ثالث: ۔دعوے کا بلا دلیل ہونا

الْجَوَابُ السَّادِسُ:۔

تَأْوِيلُ قَوْلِهِ وَاحِدَةٌ وَهُوَ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ كَانَ الثَّلَاثُ وَاحِدَةً أَنَّ النَّاسَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُطَلِّقُونَ وَاحِدَةً فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ عُمَرَ كَانُوا يُطَلِّقُونَ ثَلَاثًا وَمُحَصَّلُهُ أَنَّ الْمَعْنَى أَنَّ الطَّلَاقَ الْمُوقَعَ فِي عَهْدِ عُمَرَ ثَلَاثًا كَانَ يُوقَعُ قَبْلَ ذَلِكَ وَاحِدَةً لِأَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَسْتَعْمِلُونَ الثَّلَاثَ أَصْلًا أَوْ كَانُوا يَسْتَعْمِلُونَهَا نَادِرًا وَأَمَّا فِي عَصْرِ عُمَرَ فَكَثُرَ اسْتِعْمَالُهُمْ لَهَا وَمَعْنَى قَوْلِهِ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ وَأَجَازَهُ وَغَيْرُ ذَلِكَ أَنَّهُ صَنَعَ فِيهِ مِنَ الْحُكْمِ بِإِيقَاعِ الطَّلَاقِ مَا كَانَ يَصْنَعُ قبله ورجح هَذَا التَّأْوِيل بن الْعَرَبِيِّ وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِي زُرْعَةَ الرَّازِيِّ وَكَذَا أَوْرَدَهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيحِ إِلَى أَبِي زُرْعَةَ أَنَّهُ قَالَ مَعْنَى هَذَا

الْحَدِيثِ عِنْدِي أَنَّ مَا تُطَلِّقُونَ أَنْتُمْ ثَلَاثًا كَانُوا يُطَلِّقُونَ وَاحِدَةً قَالَ النَّوَوِيُّ وَعَلَى هٰذَا فَيَكُونُ الْخَبَرُ وَقَعَ عَنِ اخْتِلَافِ عَادَةِ النَّاسِ خَاصَّةً لَا عَنْ تَغَيُّرِ الْحُكْمِ فِي الْوَاحِدَةِ فَاللّٰهُ أَعْلَمُ

خلاصہ: دورفاروق اعظم کے نصف سے پہلے تین کے ایک ہونے کا یہ معنی ہے کہ ایک ہی طلاق دیتے تھے تین کا استعمال بہت کم تھا اور دورفاروقی میں تین کا استعمال کثرت سے ہونے لگا تو آپ نے تین کو تین ہی چلنے دیا یہ جواب امام ابوزرعہ رازی کا ہے جو امام بخاری کے دوست تھے اور قاضی ابوبکر ابن العربی نے اسی کو ترجیح دی ہے اب اس کے مطابق حدیث ابوالصہباء کا یہ معنی ہوگا کہ تم حضرات جو کثرت کے ساتھ تین طلاقیں دیتے ہو پہلے دور میں اس کی جگہ ایک کا رواج تھا لہٰذا یہ حدیث لوگوں کی عادت کے اختلاف کی خبر دے رہی ہے اور اختلاف حکم کی خبر نہیں دے رہی جیسا کہ امام نووی نے فرمایا۔

تبصرہ: یہ جواب درحقیقت دعوائے نسخ والے جواب کی تائید ہے اور اُس کے ساتھ موافقت رکھتا ہے کیونکہ یہاں یہ کہنا صحیح ہے کہ جو لوگ کثرت کے ساتھ تین طلاقیں دیتے تھے یہ وہی حضرات تھے جن تک منسوخیت نہیں پہنچی تھی جیسا کہ اوپر گذر چکا

الْجَوَابُ السَّابِعُ:۔

دَعْوَى وَقْفِهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ فِي هَذَا السِّيَاقِ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ يَبْلُغُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقِرُّهُ وَالْحُجَّةُ إِنَّمَا هِيَ فِي تَقْرِيرِهِ وَتُعُقِّبَ بِأَنَّ قَوْلَ الصَّحَابِيِّ كُنَّا نَفْعَلُ كَذَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُكْمِ الرَّفْعِ عَلَى الرَّاجِحِ حَمْلًا عَلَى أَنَّهُ اطَّلَعَ عَلَى ذَلِكَ فَأَقَرَّهُ لِتَوَفُّرِ دَوَاعِيهِمْ عَلَى السُّؤَالِ عَنْ جَلِيلِ الْأَحْكَامِ وَحَقِيرِهَا

جس سے یہ ظاہر ہو کہ لوگوں کا یہ عمل آپ ﷺ تک موصول ہوا اور پھر آپ نے برقرار رکھا

تبصرہ: یہ جواب أبوبكر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوري (المتوفى: 319ھ) کی طرف سے ہے جیسا کہ **إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان** میں ہے

وأما ابن المنذر فقال: لم يكن ذلك عن علم النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم، ولا عن أمره، قال: وغير جائز أن يظن بابن عباس أنه يحفظ عن النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم شيئاً ثم يفتي بخلافه، فلما لم يجز ذلك دل فتيا ابن عباس رضى الله عنه على أن ذلك لم يكن عن علم النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ولا عن أمره، إذ لو كان ذلك عن علم النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ما استحل ابن عباس أن يفتي بخلافه، أو يكون ذلك منسوخاً، استدلالاً بفتيا ابن عباس

اس جواب کا ضعف ظاہر ہے کیونکہ اس میں اگرچہ رفع حقیقتاً موجود نہیں لیکن حکماً موجود ہے جیسا کہ اصول فقہ کے خادم پر مخفی نہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ جواب صحیح ترین جواب یعنی دعوائے نسخ والے جواب کے مخالف ہے

الْجَوَابُ الثَّامِنُ:۔

حَمْلُ قَوْلِهِ ثَلَاثًا عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِهَا لَفْظُ أَلْبَتَّةَ كَمَا تَقَدَّمَ فِي حَدِيثِ رُكَانَةَ سَوَاءً وَهُوَ مِنْ رِوَايَةِ بن عَبَّاسٍ أَيْضًا وَهُوَ قَوِيٌّ وَيُؤَيِّدُهُ إِدْخَالُ الْبُخَارِيِّ فِي هَذَا الْبَابِ الْآثَارَ الَّتِي فِيهَا أَلْبَتَّةَ وَالْأَحَادِيثَ الَّتِي فِيهَا التَّصْرِيحُ بِالثَّلَاثِ كَأَنَّهُ يُشِيرُ إِلَى عَدَمِ الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا وَأَنَّ أَلْبَتَّةَ إِذَا أُطْلِقَتْ حُمِلَ عَلَى الثَّلَاثِ إِلَّا إِنْ أَرَادَ الْمُطَلِّقُ وَاحِدَةً فَيُقْبَلُ فَكَأَنَّ بَعْضَ رُوَاتِهِ حَمَلَ لَفْظَ أَلْبَتَّةَ عَلَى الثَّلَاثِ لِاشْتِهَارِ التَّسْوِيَةِ بَيْنَهُمَا فَرَوَاهَا بِلَفْظِ الثَّلَاثِ وَإِنَّمَا الْمُرَادُ لَفْظُ أَلْبَتَّةَ وَكَانُوا فِي الْعَصْرِ الْأَوَّلِ يَقْبَلُونَ مِمَّنْ قَالَ أَرَدْتُ بِأَلْبَتَّةِ الْوَاحِدَةَ فَلَمَّا كَانَ عَهْدُ عُمَرَ أَمْضَى الثَّلَاثَ فِي ظَاهِرِ الْحُكْمِ

خلاصہ: حدیث ابو الصہباء میں تین سے مراد طلاق أَلْبَتَّة ہے یعنی وہ تین طلاقیں جو لفظ أَلْبَتَّة بول کر مُراد لی جائیں تو اب حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ تین دوروں میں طلاق أَلْبَتَّة کو ایک شمار کیا جاتا تھا پھر دورِ فاروقی کے نصف آخر میں اُس کو تین شمار کیا گیا اس پر حافظ ابن حجر فرما رہے ہیں کہ یہ جواب قوی ہے اور اس کی تائید امام بخاری کے اس عمل سے ہوتی ہے کے انہوں نے اس باب کے اندر طلاق أَلْبَتَّة اور طلاق ثلاثہ دونوں کا ذکر فرمایا ہے جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اُن کے نزدیک دونوں میں فرق نہیں ہے۔

تبصرہ: اس جواب کا خلاصہ ووضاحت

ادوار سابقہ میں تین کے ایک ہونے کا معنی یہ ہے کہ پہلے لوگ یعنی صحابۂ کرام میں سے زیادہ تر حضرات احسن اور سنت طلاق دیا کرتے تھے اور وہ ہے ایک طلاق رجعی پھر اگر رجوع کرنا ہوتا تو رجوع فرما لیتے ورنہ بغیر دوسری طلاق دینے کے عورت کو اس کے حال پر چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہو جاتی اگر مدخولہ ہوتی اور اگر غیر مدخولہ ہوتی تو بغیر عدت کے نکاح سے خارج ہو جاتی لیکن بعض صحابۂ کرام نے ایسا بھی کیا کہ غیظ وغضب میں آ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں اور کچھ عرصہ بعد ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا مفتیان کرام نے تین کو تین ہی قرار دے دیا جیسا کہ صحیح البخاري، کتاب الطلاق، باب اللعان وغیرہ میں حدیث سیدنا عویمر کے واقعہ میں آیا ہے اور مفتیان کرام صحابہ کے فتوے پیشتر نقل ہو چکے ہیں۔

لیکن جب حضرت فاروق اعظم کا دور نصف کے قریب گزر چکا اور آپ نے صحابۂ کرام کے علاوہ دوسرے لوگوں سے زیادہ تر معاملہ سابقہ اسلامی روش کے خلاف مشاہدہ فرمایا اور اس شر دنیوی اس بدعت اور خلاف سنت چلنے پر کچھ عرصہ تو سختی اور جبر

سے منع فرماتے رہے تاکہ لوگ مسئلہ طلاق میں اپنارویہ طریقہ اسلام کے مطابق کرلیں اور سابقہ طریقہ صحابہ کے مطابق ایک ہی طلاق دیا کریں لیکن کچھ عرصہ بعد صحابہ کرام کی مشاورت سے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس معاملہ میں لوگوں کو ان کے معمول پر چھوڑ دیا جائے جس طرح کے قرآن نے فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ فرما کر کسی سزا کا متوجب نہیں ٹھہرایا تو آپ نے لوگوں کو ان کے حال پر گزارا یعنی اسی کو چلنے دیا۔

اب ہم! اس جواب کے تمام مقدمات کی استقامت اور توثیق کے لئے کلام کرتے ہیں۔

جواب کا مقدمۂ اول

یہ کہ صحابہ کرام میں سے زیادہ حضرات اگر ان میں کوئی طلاق دینے کی ضرورت محسوس کرتا تو ایک طلاق رجعی دیتا۔

اس پر دلیل عقلی یہ ہے کہ اکثر صحابہ کرام سے یہ ہرگز ممکن نہیں کہ دلیل نقلی عقلی یہ طلاق سنت احسن ہے اور اکثر صحابہ کرام سے ہرگز ممکن نہیں اور اجتماعی تین طلاقیں بالاتفاق بدعت ہیں کہ وہ قرآنی ارشاد اور سنت اور احسن طریقہ سے روگردانی کریں اور بدعت میں مبتلا ہوں۔

أبو بكر عبد الرزاق **المصنف**، كتاب الطلاق، بَابُ وَجْهِ الطَّلَاقِ، وَهُوَ طَلَاقُ الْعِدَّةِ وَالسُّنَّةِ میں سند صحیح متصل بلاغبار کے ساتھ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں

10969 - عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "كَانَ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى يَخْلُوَ أَجَلُهَا، وَكَانُوا يَقُولُونَ {لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا} [الطلاق: 1] ، لَعَلَّهُ أَنْ يَرْغَبَ فِيهَا"

صحابہ کرام مستحب سمجھتے تھے کہ آدمی گھر والی کو ایک طلاق دے پھر اس کو اس کے حال پر چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے اور فرماتے تھے ﴿لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا﴾ [الطلاق: 1] ، لَعَلَّهُ أَنْ يَرْغَبَ فِيهَا کہ قرآن کریم نے جو ارشاد فرمایا ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی امر پیدا فرمادے اس کا مطلب ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ طلاق رجعی کے بعد عورت کے متعلق مرد کے اندر رغبت پیدا فرمادے

الکتاب المصنف في الأحاديث والآثار، كتاب الطلاق، مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ طَلَاقِ السُّنَّةِ، وَكَيْفَ هُوَ ؟ میں سند صحیح کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے

17739 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: »مَنْ أَرَادَ الطَّلَاقَ الَّذِي هُوَ الطَّلَاقُ فَلْيُطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَحِيضَ ثَلَاثَ حِيَضٍ«

17742 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: »لَوْ أَنَّ النَّاسَ أَصَابُوا حَدَّ الطَّلَاقِ، مَا نَدِمَ رَجُلٌ عَلَى امْرَأَةٍ يُطَلِّقُهَا وَاحِدَةً، ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتَّى تَحِيضَ ثَلَاثَ حِيَضٍ«

17744 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَحَمَّادٌ، فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ، قَالَا: »يُطَلِّقُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا«

أبو بكر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوري (المتوفى: 319هـ) نے الإشراف على مذاهب أهل العلم (المجلد الاول، صفحة 140) میں لکھا ہے

اجمع اهل العلم على ان من طلق زوجته طلقة واحدة وهى طاهرة من حيضة لم يطلقها ولم يكن جامعها فى ذلك الطهر انه مصيب السنة اه

جواب کا مقدمۂ ثانیہ

بعض صحابہ کرام جذبات پر قابو نہ پاسکنے کی وجہ سے بیک لفظ یا بیک مجلس تین طلاقیں دے بیٹھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین کو نافذ فرمایا۔

الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري، كِتَابُ الطَّلاَقِ، بَابُ مَنْ أَجَازَ طَلاَقَ الثَّلاَثِ میں ہے

5259 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُوَيْمِرًا العَجْلاَنِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَسَائِلَ وَعَابَهَا، حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ، جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لاَ أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ

فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا« قَالَ سَهْلٌ: فَتَلاَعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلاَثًا، قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وفی روایۃ ابی داؤد الصحیحۃ فانفذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شمس الدين، محمد بن أحمد الخطيب الشربيني الشافعي (المتوفى: 977ھ) اپنی کتاب **مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج**، فَصْلٌ فِي الطَّلَاقِ السُّنِّيِّ وَغَيْرِهِ میں لکھتے ہیں

قَالَ الشَّافِعِيُّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -: يَعْنِي وَاَللَّهُ أَعْلَمُ ثَلَاثًا وَلَمْ نَعْلَمْ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ ذَلِكَ، وَقَدْ فَعَلَهُ جَمْعٌ مِنْ الصَّحَابَةِ وَأَفْتَى بِهِ آخَرُونَ اھ

اس حدیث میں اجتماعی طلاق ثلاثہ کا نادراً وقوع پھر اس کی صحت اور عدم حرمت مع ثبوت کراہت ثابت ہے۔

جواب کا مقدمۂ ثالثہ

اولاً: سیدنا فاروق اعظم نے مشاورت سے طریقۂ سالفہ مسنونہ سے انحراف کرنے والوں کو جبراً اس پر چلانے کی سوچی بلکہ عملی اقدام بھی فرمایا پھر طریقۂ جدیدہ مکروہہ کا امضاو اجرا ہی بہتر جانا۔

الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، كِتَابُ الطَّلَاقِ، مَنْ كَرِهَ أَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ، وَأَجَازَ ذَلِكَ عَلَيْهِ میں ہے

18089 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: »كَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ أَوْجَعَهُ ضَرْبًا وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا«

حضرت انس سے واللفظ للاول ،سنن سعید بن منصور ،بَابُ الطَّلَاقِ،بَابُ التَّعَدِّي فِي الطَّلَاقِ میں ہے

1073 - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فِي مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: »لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ«

اور اگر حدیث ابوالصہباء پر درایۃً بحث کی جائے تو بھی یہی ثابت ہوتا ہے اس کی حجت یہ ہے کہ حدیث ابوالصہباء میں مع اختلاف روایات کے تین امور قابل غور ہیں۔

1- اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ اناة

2- تتايع لاناس فی الطلاق او اتتابع الناس

3- فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ، فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ فاجازه عليهم

امراول میں غور کریں تو واضح قرینہ ہے کہ حدیث کا معنی مراد وہی ہے جو سابق پیش کردہ ہے کیونکہ صحابۂ کرام طلاق میں جو تاخیر رکھی گئی ہے یعنی ایک طلاق فقط یا تین طلاق لیکن تین طہروں میں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے تھے مگر پچھلے لوگوں نے بیک وقت تین جمع کرتے ہوئے عجلت کی اور جس کام میں ان کے لئے تاخیر بہتر تھی اس کو ترک کر دیا اور اس میں جلد بازی شروع کی تو حضرت فاروق نے انہیں اس جلد بازی سے باز کرنے کے بعد اُن کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا اور ایک طلاق دینے پر مجبور نہ فرمایا۔

اور ثانی میں تامل کریں تو مسئلہ اور زیادہ واضح ہو جاتا ہے خصوصاً لفظ تتایع کیونکہ اس کا معنی ہوتا ہے شر میں واقع ہونے کے اندر ایک دوسرے کا شریک ہونا جس طرح کے خاصۂ تفاعل ہے اور ظاہر ہے کہ اس شر سے شر دنیاوی ہی مراد ہوسکتا ہے کیونکہ طلاق دینا دنیاوی معاملہ ہے تو اس مسئلہ سے متعلق آنے والا امر امر ارشادی

ہے۔ کیونکہ دنیاوی امور سے تعلق رکھنے والا امر علماء اصول کے نزدیک امر ارشادی کہلاتا ہے۔ چنانچہ الشیخ عبد الحلیم اللکنوی والد الشیخ عبد الحئی اللکنوی (المتوفی: 1285ھ) قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار میں فرماتے ہیں

والارشاد واشهدوا ذوی عدل منکم و هو قریب من الندب الا انه یتعلق بالمصالح الدنیویة والندب لثواب الآخرة۔

حاشیة الشیخ حسن العطار (المتوفی:1250ھ) **علی شرح جلال الدین المحلی** (المتوفی:864ھ) **علی جمع الجوامع للامام تاج الدین عبدالوهاب بن علی السبکی** (المتوفی:771ھ)، **بحث الامر میں ہے**

والارشاد واستشهدواشهیدین من رجالکم والمصلحة فیه دنیویة ای فلاثواب فیه فان قصد به الامتثال والانقیاد الی الله تعالٰی اثیب علیه لکن لامر خارج وکذا ان قصد هما لکن ثوابه فیه دون ماقبله بخلاف الندب ای فان الاصل فیه ان یکون مصلحته دینیة وان کانت قدتکون دنیویة

یا شر سے اخروی شر مراد ہے یا دونوں تین ہی صورتیں ممکن ہیں تو اب آپ غور کریں کہ کیا یہ ممکن ہے کہ نبی پاک ﷺ کے زمانہ شریف سے صحابہ کرام کی کثرت شر میں پڑی ہوئی تھی اور اس شر سے نکالنے کی نہ تو نبی پاک ﷺ پر کوئی وحی نازل ہوئی اور نہ ہی صحابہ کرام میں سے کسی کے اجتہاد نے کوئی چارہ جوئی فرمائی حتیٰ کہ اڑھائی ادوار گزرنے کے بعد حضرت فاروق کو خیال آیا ہرگز نہیں ایسا سوچنا بھی کفر کے مترادف ہے اور اگر فرض کیا جائے کہ معاذ اللہ صحابہ کرام اس شر میں مبتلا رہے تو پھر بھی غور کریں تو تین طلاقیں اس وقت ہی شر بن سکتی ہیں جب ان کو تین ہی قرار دیا جائے کہ دنیا میں حرج ومشقت و پریشانی کا باعث ہوگا اور اگر تین کو ایک شمار کیا جائے جس

طرح کہ فریق مخالف کا کہنا ہے تو کون سی حرج و مشقت اور کون سا شر وہ تو النا رحمت ہوگی تو پھر اس کے لئے لفظ تتایع کا استعمال کیونکر درست ہو سکتا ہے۔

لہٰذا اب ماننا پڑے گا اور اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا کہ صحابہ کرام کے علاوہ دوسرے لوگوں میں سے کافی تعداد میں اس نحوست میں مبتلا ہو گئے تھے کہ غصہ میں تین طلاقیں کہہ بیٹھتے پھر مفتیان کرام کے پاس پریشان ہو کر رجوع کرتے تو وہ حضرات بالاتفاق یہی فرماتے کہ تین واقع ہوگئی ہیں اور تم نے اپنے راستے خود بند کر دیئے ہیں لہٰذا کوئی مخرج نہیں رہا جیسا کہ آثار سابقہ سے ملاحظہ فرما چکے ہیں اور حضرت فاروقی نے بھی کوئی نئی سیاسی روش اختیار نہیں فرمائی تھی اور نہ ہی کوئی نئی شریعت ایجاد کی تھی بلکہ لوگوں کی تین طلاقوں کو تین ہی چلنے دیا اور منع نہ فرمایا اور اسی تقریر سے امر ثالث یعنی امضا و اجرا کے قرینہ کا مطلب بھی واضح ہو گیا کہ اگر نئی شریعت اور نئی سیاست ایجاد فرمائی ہوتی تو امضا یا اجرا نہ فرماتے

ابو جعفر احمد بن علی بن محمد المقرئ البیہقی (المتوفی:470ھ) تاج المصادر میں اور قاضی ابو عبد اللہ حسین بن احمد زوزنی (المتوفی:486ھ) کتاب المصادر میں لکھتے ہیں

الامضاء بگذرانیدن یعنی جائز رکھنا چلتے رہنے دینا (اپنے حال پر چھوڑ دینا)

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ حدیث ابو الصہبا کو ابن طاؤس سے روایت کرنے والے دو شخص ہیں ایک معمر بن راشد اور ایک عبد لملک بن عبد العزیز بن جریح جیسا کہ صحیح مسلم میں ابن جریج کی روایت کے لفظ یہ ہیں كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً اور یہ لفظ تاویل مذکور کو بعید کر دیتے ہیں جبکہ معمر بن راشد کی روایت میں کانت الثلث واحدۃ کے لفظ ہیں جو تاویل مسطور کو قریب تر کر دیتے ہیں پھر اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ الطَّائِفِيّ کی روایت طاؤس سے بھی اسی طرح ہے اور ابن جریج کی

روایت میں ایک علت خفیہ جس سے وہ احتمال ضعف پیدا ہے اور وہ ہے ان کا أَخْبَرَنِي کہنا کیونکہ تهذیب الكمال في أسماء الرجال میں یحیی بن سَعِید القطان کا یہ قول نقل ہے وَقَال جعفر بن عبد الواحد، عَن يحيى بن سَعِيد: كان ابن جُرَيْج صدوقا فإذا قال: حَدَّثَنِي "فهو سماع، وإذا قال: أخبرنا "أو" أخبرني "فهو قراءة، وإذا قال: قال "فهو شبه الريح .

اسی لئے مسلم بن الحجاج نے اس کو توابع میں رکھا ہے اور اصول میں نہیں رکھا۔

حاصل جواب یہ ہوا کہ تین کا واقع ہونا اجماعی ہے اور حدیث ابوالصہبا اس اجماع کے تبادر أخلاف ہے اور متاول ہے اور بہترین تاویل بلکہ حتمی تاویل یہ ہے کہ اس میں ایک چیز یعنی طلاق ثلاثہ کے ایک رہنے پھر تین کی طرف منتقل کرنے کی خبر نہیں ہے بلکہ ازمنہ اولی میں لوگوں کی طرف سے ایک ہی طلاق دینے اور زمانہ فاروقی میں تین طلاق دینے پھر حضرت فاروقی کا ایک طلاق کی طرف لوگوں کو لوٹا دینے کو ترک کر کے ان کو ان کے احوال پر چھوڑنے کی خبر دی گئی ہے لہٰذا (فلا محذور)

سیاسی حکم کہنے کی جرات

جن جہلاء نے طلاق ثلاثہ تین قرار دینا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سیاسی کارنامہ کہہ کر خالی ان پر ہی نہیں بلکہ تمام صحابہ کرام پر مخالف شریعت اور سیاسی زور آزما اور آمرین کہنے کی کتنی جسارت و جرات کی ہے ان کو اتنا بھی علم نہیں کہ اولاً شریعت سے ہدایت اور رخصت کے بغیر کوئی سیاسی حکم چلانا جائز نہیں ہوتا اور اگر کوئی ایسا کرے بھی تو وہ فرعون سے کم نہیں ہوسکتا آخر فرعونوں اور خلفاء کرام میں فرق کون سی فصل کے ساتھ کریں گے؟؟؟

ثانیاً: بقول فریق مخالف قرآن وشریعت میں جب تین طلاقیں ایک ہی ہیں اور کوئی نص تین کو تین بنانے کی نہ ہے تو بتائیں اب قرآن وشریعت کی نصوص کو پس پشت پھینک کر سیاست کرنے والے مسلمان ہوسکتے ہیں؟ کیاان کو کم از کم ضالین مضلین کہنا فرض نہیں ہوگا؟

اے اسلام کے احمق نام لیواؤ بتاؤ تم نے صحابہ کرام کو کیسا سیاسی گروہ ثابت کیا؟

اس سے بڑھ کر صحابہ کرام کی اور گستاخی کون سی رہ جاتی ہے؟

پھر اہل بیت کرام صحابہ کرام کے ساتھ ہونے کی وجہ سے وہ بھی تمہاری گستاخی کا نشانہ ٹھہرے اب آپ کے ہاتھ میں سوائے چھنکنے کے اور کیا رہا یہ ہیں نئے زمانے کے مجتہدین۔

نیز سیاسی حکم کو بعد والے حکمران تبدیل کر لیتے ہیں لیکن اس کو کسی دور میں بھی تبدیل نہیں کیا گیا۔

ثالثاً: اس سیاسی حکم والے جاہلانہ مفروضے کا سب سے قوی تر رد اور جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام کے پاس جب مجلس واحد کی تین طلاقیں دینے کے بعد کوئی استفتاء لیکر آیا تو انہوں نے کبھی بھی ایسا جملہ استعمال نہیں فرمایا جس سے اس معروف حکم فاروقی کے سیاسی حکم ہونے کا ادنی شبہ بھی پیدا ہوتا ہو بلکہ ہم اس موقع پر صادر ہونے والے ان اکابرین کے الفاظ نقل کرتے ہیں جن سے ہر طالبعلم یقین کرلے گا کہ ایک مجلس کی تین طلاقوں کا تین ہی واقع ہونا حکم شرعی وقانون خداوندی ہے اور قطعاً سیاسی حکم نہیں

موطا الامام مالک، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَتَّةِ میں ہے

حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ فَمَاذَا تَرَى عَلَيَّ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ »طَلُقَتْ مِنْكَ لِثَلَاثٍ، وَسَبْعٌ

وَيَسْعُونَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا«

الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، كِتَابُ الطَّلَاقِ، مَنْ كَرِهَ أَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ، وَأَجَازَ ذَلِكَ عَلَيْهِ میں ہے

17789 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا " فَقَالَ: »إِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللَّهَ فَأَنْدَمَهُ، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا«

17788 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ وَاقِعِ بْنِ سَحْبَانَ، قَالَ: سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ، قَالَ: »أَثِمَ بِرَبِّهِ، وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ«

17792 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: »مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَقَدْ عَصَى رَبَّهُ، وَبَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ«

وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثوري عن بن أبي ليلى عن نافع عن بن عُمَرَ مِثْلَهُ

وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ مِثْلَهُ

استدلال ثانی

فریق مخالف اپنے باطل اور بے اصل موقف کے ثبوت کے لئے ایک اور حدیث کا سہارا لیتے ہیں جس کو حدیث داود بن حصین کہا جاتا ہے جس کے راوی

محمد بن إسحاق بن يسار المطلبي بالولاء، المدني (المتوفى: 151هـ) صاحب السیر والمغازی ہیں اس کو أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ) نے مسند الإمام أحمد بن حنبل میں نقل فرمایا ہے متن مع سند ملاحظہ ہو

2387 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ،

حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " طَلَّقَ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيدَ أَخُو بَنِي الْمُطَّلِبِ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ، فَحَزِنَ عَلَيْهَا حُزْنًا شَدِيدًا، قَالَ: فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كَيْفَ طَلَّقْتَهَا؟« قَالَ: طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا، قَالَ: فَقَالَ: »فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ؟« قَالَ: نَعَمْ قَالَ: »فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَأَرْجِعْهَا إِنْ شِئْتَ« قَالَ: فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ«

الجواب

اولاً گزارش یہ ہے کہ اگرچہ مخالفین نے اس حدیث کو صحیح بنانے اور صحیح کہنے کی حماقت کی ہے اور اس کی تصحیح کو امام احمد کی طرف منسوب کرنے کی بے شرمی کی ہے لیکن حقیقت وہی ہے جو گروہ معاصرین کے خداوندان مملکت سعودیہ کے مجموعہ علماء حدیث نے وزیر الشوؤن، الاسلامیہ والاوقاف والدعوۃ والارشاد آل الشیخ ابن عبدالوہاب النجدی صالح بن عبدالعزیز بن محمد بن ابراہیم کے اشراف ونگرانی میں تحقیق کر کے لکھی ہے۔

نسخہ دارالسلام میں حدیث مذکور پر حکم لگاتے ہوئے یہ لفظ درج ہیں

اسناده ضعيف رواية داؤد بن الحصين عن عكرمة فيها شیء اھ

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

ثانیاً: پھر بھی حق تحقیق ادا کرتے ہوئے ہم عرض کرتے ہیں کہ فن حدیث کے مسلم ائمہ کرام نص کر چکے ہیں کہ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ القرشي الأُمَوِي، أَبُو سُلَيْمَان المدنی (المتوفی:135ھ) کی حدیث عن عکرمہ ضعیف ہے چنانچہ أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي، الحنظلي، الرازي ابن أبي حاتم (المتوفى: 327ھ) الجرح و التعديل ،باب ما ذكر من معرفة ابن عيينة بالعلم

وكلامه في رواة العلم وناقليه پر فرماتے ہیں

حدثنا عبد الرحمن نا أبي قال سمعت علي ابن المديني يقول سمعت سفيان بن عيينة يقول: كنا نتقي حديث داود بن الحصين.

أبو الحجاج، جمال الدين ابن الزكي أبي محمد القضاعي الكلبي المزي (المتوفى: 742هـ) تهذيب الكمال في أسماء الرجال میں، داود بن الحصين القرشي الأُمَوِي، أَبُو سُلَيْمان المدني، مولى عَمْرو بْن عثمان بْن عفان کے تحت نقل فرماتے ہیں

وَقَال علي ابن المديني : ما روى عن عكرمة، فمنكر الحديث

وَقَال أَبُو زُرْعَة : لين.

وَقَال أَبُو حاتم : ليس بالقوي، ولولا أن مالكا روى عنه لترك حديثه.

وَقَال أَبُو دَاوُدَ: أحاديثه عَنْ عكرمة مناكير، وأحاديثه عَنْ شيوخه مستقيمة.

ذهبي ميزان الاعتدال في نقد الرجال میں داود بن الحصين أبو سليمان المدني کے تحت نقل فرماتے ہیں

وقال الحسين بن شجاع: سمعت علي بن المديني يقول: مرسل الشعبي وسعيد بن المسيب أحب إلى من داود عن عكرمة، عن ابن عباس.

خیال رہے کہ امام علی بن مدینی شیخ بخاری کا حدیث دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ کے متعلق یہ فیصلہ اس شبہ کا ازالہ کر دیتا ہے جو یہاں محمد بن اِسحاق کی حدیث کے متعلق اس درک ذیل فرمان سے پیدا ہوتا ہے

ميزان الاعتدال في نقد الرجال، تهذيب الكمال في أسماء الرجال میں منقول ہے فرمایا: قال علي بن المديني: حديثه عندي صحيح

ازالہ شبہ کی تقریر یہ ہے کہ جب ان کی یہ صاف نص موجود ہے کہ داؤد بن حصین عن عکرمۃ منکر تو پھر صاف ظاہر ہے کہ ان کا وہ فرمان محمد بن اسحاق کی ان حدیثوں سے متعلق ہے جو باوسطہ داؤد نہیں اور ہماری حدیث متکلم فیہ بواسطہ داؤد ہے (الحمدللہ)

فتح الباري شرح صحيح البخاري، الْمُقدمَة الْفَصْل التَّاسِع فِي سِيَاق أَسمَاء من طعن فِيهِ من رجال هَـذَا الْكتاب مُرَتبا لَهُم على حُرُوف المعجم، حرف الدَّال میں ہے

وَقَالَ الجوزجاني لَا يحْمَدُونَ حَدِيثه وَقَالَ السَّاجِي مُنكر الحَدِيث مُتَّهم بِرَأْي الْخَوَارِج وَقَالَ بن حبَان لم يكن دَاعِيَة وَقَالَ عَليّ بن الْمَدِينِيّ مَا روى عَن عِكْرِمَة فمنكر وَكَذَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَاد وَحَدِيثه عَن شُيُوخه مُسْتَقِيم وَقَالَ بن عدي هُوَ عِنْدِي صَالح الحَدِيث قلت روى لَهُ البُخَارِيّ حَدِيثا وَاحِدًا من رِوَايَة مَالك عَنهُ عَن أبي سُفْيَان مولى بن أبي أَحْمد عَن أبي هُرَيْرَة فِي الْعَرَايَا وَله شَوَاهِد

کیوں صاحب کیا علمائے جرح وتعدیل کے ان معتبر ترین ائمہ کرام کی ان تصریحات خصوصاً امام علی بن مدینی شیخ بخاری (جن کے متعلق امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے خود کو کسی کے سامنے بچہ محسوس نہیں کیا سوائے علی بن مدینی کے)

کا وہ فرمان کہ داؤد عن عکرمۃ عن ابن عباس یعنی وہ مرفوع حدیث جو اس سند کے ساتھ ہو اس کی بانسبت امام شعبی اور سعید بن مسیب کی مرسل روایت زیادہ پسند ہے یعنی اس کو چھوڑ کر اس مرسل کو حجت بنانا اور ترجیح دینا بہتر ہے کے ہوتے ہوئے اس حدیث کی ابھی حجیت قائم ہے؟؟؟

پھر ہم ان مصنوعی ائمہ حدیث سے پوچھتے ہیں کہ کیا تمہارے نزدیک مرسل ضعیف اور نا قابل حجت نہیں تو پھر اس حدیث داؤد جو مرسل سے بھی گئی گزری ہے اس کو اتنے

بڑے اجماعی مسئلہ کے مقابلہ میں لانا دیانت ہے یا خیانت، جہالت۔

پھر یہ بھی خیال رہے کہ حدیث داوٗد جو حضرت رکانہ کے مسئلۂ طلاق سے متعلق ہے کو أبو داود اور دیگر حضرات نے دوسری سند اور دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی روایت فرمایا ہے اس میں طلاق ثلاثہ کا ذکر نہیں بلکہ طلاق بتہ کا ذکر ہے اور وہ حدیث نافع بن عجیر ہے جو کہ مشہور ہے۔

اس حدیث کا حاصل معنی یہ ہے کہ حضرت رکانہ نے اپنی گھر والی سھیمہ کو طلاق بتہ دی پھر نبی پاک کو بتلایا اور عرض کی میری ایک طلاق ہی مراد تھی تو آپ نے فرمایا کیا تو نے ایک طلاق ہی کا ارادہ کیا؟ رکانہ نے عرض کی جی ہاں ایک ہی مراد تھی اس پر حضور ﷺ نے اُن کو ان کی زوجہ واپس کردی پھر انہوں نے دوسری طلاق حضرت عمر کے دور میں دی اور تیسری حضرت عثمان کے دور میں اسی طرح حضرت رکانہ کی حدیث کی ایک اور سند بھی ابوداوٗد میں موجود ہے اس میں بھی البتہ کا لفظ ہے ثلاثا کا نہیں اور محمد بن عیسی الترمذي نے بھی اس کو نقل فرمایا اور ذکر کیا کہ محمد بن إسماعیل البخاري سے کہ اس حدیث میں اضطراب ہے بعض واحدةً بعض میں ثلاثا اور اصح یہ ہے کہ البتہ ہی کہا تھا

اس میں محمد بن إسماعیل البخاري کا قول شریف اس حدیث داوٗد کے لفظ کو صحیح قرار نہیں دے رہا بلکہ البتہ کو صحیح قرار دے رہا ہے نیز ان روایتوں کی اصل علت اضطراب کو قرار دے رہے ہیں تو یہ سب ان کے نزدیک قابل حجت نہ رہیں لیکن أبو داود نے فرمایا هذا اصح من حديث ابن جريج الخ اس پر زکی الدین المنذری فرماتے ہیں

وفيما قاله نظر فقد تقدم عن الامام احمد ان طرقه ضعيفة و ضعفه ايضا البخاري وقد وقع الاضطراب فى اسناد و متنه اه

اب بتائیں دَاوُدَ بْنُ الْحُصَیْنِ والی حدیث کے ضعف پر ائمہ کا اتفاق ہوا کہ نہیں پھر اس سے مخالف اجماع احتجاج کر کے امت سے خروج کسی بے ہودہ اور بے وقوف کے سوا کس کا کام ہوسکتا ہے؟ اگر محمد بن اِسحاق سے ایسا ہوا تو وہ معذور رہے ہیں پہلے شخص ہیں جن کو تنبیہ نہ ہوسکی لیکن بعد والوں کو معافی کیسی ہوگی۔

سوال: أحمد بن حنبل اور أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي (المتوفى: 307هـ) نے اس کو صحیح قرار دیا ہے چنانچہ حافظ الشان نے فتح الباري شرح صحيح البخاري میں اس حدیث داوٗد کی تصحیح أبو يعلى سے نقل فرمائی ہے اور اس کی تضعیف کا جواب یہ فرمایا کہ اسی سند کے ساتھ کئی ایک مسائل میں احتجاج و استدلال کیا گیا ہے مثلاً: مسئلہ ردِ سیدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر ان کے خاوند حضرت ابو العاص بن الربیع بنکاح اول اور رہر مختلف فیہ سند مردود نہیں ہوتی

ابن قیم الجوزیۃ نے تھذیب سنن ابی داؤد میں کہا: وَقَدْ صَحَّحَ الْإِمَام أَحْمَد هَذَا السَّنَد فِي قِصَّة رَدّ زَيْنَب اِبْنَة رَسُول الله صَلَّى الله عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بن الربيع وقال الصحيح حديث بن عباس أن رسـول الله صلى الله عليه وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَـلَى أَبِي الْعَـاصِ بِالنِّـكَاحِ الْأَوَّل وهـو بهـذا الإسناد بعينه من رواية بن إِسْحَاق عَنْ دَاوُدَ بْن الحصين عَنْ عِكْرِمَة عـن بن عَبَّاس وَهَكَذَا ذَكَر الثَّـوْرِيُّ وَالدَّارَقُـطْنِيّ أَنَّ رِوَايَـة بـن إِسْحَـاق هِيَ الصَّوَاب وَحَكَمُوا لَهُ عَلَى رِوَايَة حَجَّاج بْن أَرْطَاة عَنْ عَمْرو بْن شُعَيْب عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدّه أَنَّ النَّبِيّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ رَدَّهَـا عَلَيْـهِ بِنِـكَاحٍ جَدِيـدٍ وَحَجَّاج بْن أَرْطَاة أَعْرَف مِنْ نَافِع بْن عُجَيْر وَمَنْ مَعَهُ وَبِالْجُمْلَةِ فَأَبُو دَاوُدَ لَمْ

يَتَعَرَّض لِحَدِيثِ مُحَمَّد بن إسْحَاق وَلَا ذَكَره والله أعلم

جواب: اس حدیث میں دوراوی متکلم فیہ ہیں ایک محمد بن اِسحاق بن یسار اور دوسرے دَاوُدُ بنُ الْحُصَيْن مؤخر الذکر کے متعلق ائمہ ناقدین کا کلام سابقا مذکور ہو چکا ہے رہے مقدم الذکر تو اولا ان کے متعلق علماء جرح وتعدیل کے متقدمین ومتاخرین سب کا کلام تلخیصا پیش کیا جاتا ہے پھر اس کے بعد محاکمہ کر کے قول فیصل پیش کیا جائے گا چنانچہ اس مسئلہ میں متقدمین علماء جرح کا کلام تین قسم پر ہے

مطلق تضعیف

قال عنه حماد بن سلمة البصري :لولا الاضطرار ما حدثت عن محمد بن إسحاق

قال عنه سليمان بن طرخان التيمي :كذبه

قال عنه سليمان بن مهران الأعمش :كذاب

قال عنه هشام بن عروة القرشي :تكلم فيه، ومرة: ذاك كذاب؛ ومرة: متى سمع محمد بن إسحاق من فاطمة بنت المنذر ومتى دخل عليها

قال عنه وهيب بن خالد :كذبه

قال عنه يحيى بن سعيد القطان :كذاب، ومرة: تركتـه متعمـدا ولم أكتـب عنـه حديثا قط، ومرة: جرحه

مطلق توثیق

قال عنه أبو يعلى الخليلي :عالم واسع الرواية والعلم، ثقة

قال عنه أحمد بن صالح الجيلي :ثقة

قال عنه ابن شهاب الزهري :لا يزال بالمدينة علم ما بقى هذا بها

قال عنه سفيان الثوري :أمير المؤمنين في الحديث

قال عنه سفيان بن عيينة :جالست ابن إسحاق منذ بضع وسبعين سنة وما

يتهمه أحد من أهل المدينة ولا يقول فيه شيئا، ومرة: اتهموه بالقدر

قال عنه محمد بن إبراهيم البوشنجي :ثقة ثقة

قال عنه محمد بن عبد الله بن البرقي :لم أر أهل الحديث يختلفون في ثقته، وحسن حديثه وروايته، وفي حديثه عن نافع بعض الشيء

معتدل کلام

قال عنه أبو أحمد بن عدي الجرجاني :فتشت أحاديثه الكثير فلم أجد في أحاديثه ما يتهيأ أن يقطع عليه بالضعف، وربما أخطأ، أو يهم في الشيء بعد الشيء، كما يخطئ غيره، وهو لا بأس به

قال عنه أبو بكر البيهقي :روايته ضعيفة إذا لم يبين سماعه فيها، ومرة: يحتج به فيما لا يخالف فيه أهل الحفظ

قال عنه أبو حاتم الرازي :ليس عندي في الحديث بالقوي ضعيف الحديث وهو أحب إلي من أفلح بن سعيد يكتب حديثه

قال عنه أبو حاتم بن حبان البستي :لم يكن أحد بالمدينة يقارب ابن إسحاق في علمه، ولا يوازيه في جمعه، وهو من أحسن الناس سياقا للأخبار، ومرة: كان يدلس على الضعفاء فوقع المناكير في روايته من قبل أولئك فأما إذا بين السماع فيما يرويه فهو ثبت يحتج بروايته

قال عنه أبو زرعة الدمشقي :رجل قد اجتمع الكبراء من أهل العلم على الأخذ عنه

قال عنه أبو زرعة الرازي :صدوق

قال عنه أبو معاوية الضرير :من أحفظ الناس

قال عنه أحمد بن شعيب النسائي :ليس بالقوي

قال عنه إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني :الناس يشتهون حديثه وكان يرمى بغير نوع من البدع

قال عنه الخطيب البغدادي :دافع عنه دفاعا مجيدا، أمسك عن الاحتجاج بروايات ابن إسحاق غير واحد من العلماء لأسباب منها: أنه كان يتشيع، وينسب إلى القدر، ويدلس في حديثه، أما الصدق فليس بمدفوع عنه

• قال البَرْقانِيّ: سألت الدَّارَقُطْنِيّ عن محمد بن إسحاق بن يسار، عن أبيه، فقال: لا يحتج بهما، وإنما يعتبر بهما

• وقال السُّلَمِيُّ: سألت الدَّارَقُطْنِيّ عن محمد بن إسحاق بن يسار، فقال: اختلف الأئمة فيه، وأعرفهم به مالك.

• وقال الدَّارَقُطْنِيّ: المنهال بن الجراح متروك الحديث، وهو أبو العطوف، واسمه الجراح بن المنهال، وكان ابن إسحاق يقلب اسمه إذا روى عنه.

• وقال الدَّارَقُطْنِيّ: ابن إسحاق صاحب المغازي، هو محمد بن إسحاق بن يسار بن خيار، وكان خيار لقيس بن مخرمة بن المطلب بن عبد مناف، قال ذلك الهيثم بن عدي، وأبو الحسن المدائني. »المؤتلف والمختلف

(موسوعة أقوال أبي الحسن الدارقطني في رجال الحديث وعلله)

قال عنه شعبة بن الحجاج :أمير المحدثين بحفظه، ومرة: أمير المؤمنين في الحديث ومن أحسن الناس سياقا للأخبار وأحسنهم حفظا لمتونها، ومرة: صدوق في الحديث

قال عنه علي بن المديني :احتج بحديثه، وقال: حديثه صحيح، ومرة: لم أجد له إلا حديثين منكرين، وذكره في سؤالات عثمان بن محمد بن أبي شيبة، وقال: صالح وسط، ومرة: لم ينكر على محمد بن إسحاق إلا حديث نافع عن ابن عمر عن النبي صلى

الله عليه وسلم إذا نعس أحدكم، ومرة: صدوق، ومرة: ثقة

قال عنه مالك بن أنس :دجال من الدجاجلة، ومرة: نحن نفيناه عن المدينة، ومرة: اتهمه، ومرة: جرحه

قال عنه محمد بن إدريس الشافعي :من أراد أن يتبحر في المغازى فهو عيال على محمد بن إسحاق

قال عنه محمد بن سعد كاتب الواقدي :ثقة ومن الناس من يتكلم فيه، ومرة: لا يزال بالمدينة علم جم ما كان فيهم ابن إسحاق، ومرة: لا يزال بالحجاز علم كثير ما دام هذا الأحول بين أظهرهم

قال عنه محمد بن عبد الله المخرمي :إنا وجدناه صدوقا، ثلاث مرات

قال عنه محمد بن عبد الله بن نمير :إذا حدث عن من سمع منه من المعروفين فهو حسن الحديث صدوق، وإنما أتي من أنه يحدث عن المجهولين أحاديث باطلة

قال عنه محمد بن يحيى الذهلي :حسن الحديث عنده غرائب

قال عنه نور الدين الهيثمي :هو مدلس وهو ثقة

قال عنه يحيى بن معين :ثقة، وكان حسن الحديث، ومرة: ليس بذاك، ضعيف، ومرة: هو عندى سقيم ليس بالقوي، ومرة: ثقة، وليس بحجة، ومرة: ما أحب ان احتج به في الفرائض، ومرة: لم يزل الناس يتقون حديثه، ومرة: صدوق ولكنه ليس بحجة

قال عنه يزيد بن هارون الأيلي :لو كان لي سلطان لأمرت ابن إسحاق على المحدثين

اب أبو عبد الله أحمد بن حنبل کا کلام بتمامہ نقل کر دیا جاتا ہے تا کہ یہ فیصلہ کیا جا سکے کہ آپ کے نزدیک محمد بن إسحاق بن یسار کس قسم کے راوی ہیں

قال الميموني: وحدثنا أبو عبد الله بحديث استحسنه عن محمد بن إسحاق، فقلت له: يا أبا عبد الله، ما أحسن هذِه القصص التي يجيء به ابن إسحاق؟ فتبسم إلى متعجبًا.

"العلل" رواية المروذي وغيره

قال أبو داود: سمعت أحمد قال: فاطمة بنت المنذر امرأة هشام بن عروة الذي قال هشام لمحمد بن إسحاق: من أين كان يدخل على امرأتي.

"سؤالات أبي داود"

قال أبو داود: سمعت أحمد ذكر محمد بن إسحاق؛ فقال: كان رجلًا يشتهي الحديث فيأخذ كتب الناس فيضعها في كتبه.

سمعت أحمد، قيل له: حدث ابن إسحاق، نا نافع، عن ابن عمر: يزكى عن العبد النصراني؛ فقال: هذا أشر على ابن إسحاق.

"سؤالات أبي داود"

وقال أبو داود: قلت لأحمد: ابن إسحاق يقول في حديث أبي رهم: عن ابن اكيمة، عن ابن أبي رهم، ومعمر يقول: عن الزهري أخبرني ابن أبي رهم.

قال: محمد بن إسحاق لم يسمعه من الزهري.

"مسائل أبي داود"

وقال أبو داود: سمعت أحمد بن حنبل يقول: عامة حديث ابن إسحاق، عن أبي الزناد حديث الأعرج ولم يسمعها. قال: هي في كتب يعقوب: ذكر أبو الزناد، ذكر أبو الزناد.

"مسائل أبي داود"

قال ابن هانئ: سئل عن ابن أخي الزهري وابن إسحاق في حديث

الزهري أيها أحب إليك؟ قال: ما أدري كأنه ضعفها.

"مسائل ابن هانئ"

قال ابن هانئ: قلت: ابن إسحاق سمع من عطاء؟

قال: نعم، ابن أبي ذئب أصغر من ابن إسحاق وقد سمع من عطاء بن أبي رباح.

"مسائل ابن هانئ"

قال ابن هانئ: قلت فابن إسحاق؟

قال: هو صالح الحديث، واحتج به أيضًا.

"مسائل ابن هانئ"

قال المروذي: قال أحمد: كان ابن إسحاق يدلس إلا أن كتاب إبراهيم بن سعد يبين إذا كان سماعًا قال: حدثني، وإذا لم يكن قال: قال.

"العلل" رواية المروذي وغيره

وقال المروذي: وقيل له: أيما أحب إليك موسى بن عبيدة أو محمد ابن إسحاق؟فقال: محمد بن إسحاق.

"العلل" رواية المروذي وغيره

وقال المروذي: سألته عن محمد بن إسحاق كيف هو؟

فقال: هو حسن الحديث، ولكنه إذا جمع عن رجلين.

قلت: كيف؟

قال: يحدث عن الزهري ورجل آخر، فيحمل حديث هذا على هذا، ثم قال: قال يعقوب: سمعت أبي يقول: سمعت المغازى منه ثلاث مرات ينقضها ويغيرها.

وقال: قال مالك -وذكره- فقال: دجال من الدجاجلة.

"العلل" رواية المروذي وغيره

وقال المروذي: وقال أبو عبد الله: قدم محمد بن إسحاق إلى بغداد فكان لا يبالي عمن يحكي، عن الكلبي وغيره.

"العلل" رواية المروذي وغيره

قال المروذي: قيل له: محمد بن إسحاق وابن أخي الزهري، في حديث الزهري؛ فقال: ما أدري. وحرك يده، كأنه ضعفهما.

"العلل" رواية المروذي وغيره

قال عبد الله: حدثني أبي قال: حدثنا حسين بن محمد قال: حدثنا أبو أويس قال: حدثني محمد بن إسحاق قال: شهد جابر بن عبد الله بدرًا رديف أبيه، فلم يقسم له النبي -صلى الله عليه وسلم

"العلل" رواية عبد الله

وقال عبد الله: حدثني أبي قال: حدثنا إسحاق بن إبراهيم الرازي قال: حدثنا سلمة بن الفضل قال: حدثني محمد بن إسحاق قال: رأيتُ أبا سلمة بن عبد الرحمن يأخذ بيد الصبي من الكتاب، فيذهب به إلى البيت فيملي عليه الحديث يكتب له.

"العلل" رواية عبد الله

وقال عبد الله: حدثني أبي قال: حدثنا أسود بن عامر قال: أخبرنا هُريم قال: حدثني ابن إسحاق، عن عبد الرحمن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة قال: توفي النبي -صلى الله عليه وسلم- يوم الاثنين ودفن ليلة الأربعاء

"العلل" رواية عبد الله

وقال عبد الله: حدثني أبي قال: حدثنا يحيى بن سعيد قال: وقال هشام بن عروة: هو كان يدخل على امرأتي -يعني: محمد بن إسحاق- وامرأته فاطمة بنت المنذر.

"العلل" رواية عبد الله

وقال عبد الله: حدثني أبي قال: حدثنا إبراهيم بن مهدي المصيصي عن ابن علية قال: قال شعبة: أما جابر الجعفي ومحمد بن إسحاق فصدوقان في الحديث. "العلل" رواية عبد الله

وقال عبد الله: سمعت أبي يذكر عن يعقوب بن إبراهيم عن أبيه قال: نقض محمد بن إسحاق المغازي ثلاث مرات كل ذلك أشهده وأحضره.

"العلل" رواية عبد الله

قال الفضل بن زياد: سمعت أبا عبد الله -وسأله أبو جعفر- أيما أحب إليك، موسى بن عبيدة الربذي، أو محمد بن إسحاق؟

قال: لا، محمد بن إسحاق.

"المعرفة والتاريخ" "تاريخ بغداد"

قال الفضل بن زياد: سمعت أبا عبد الله وقيل له: محمد بن إسحاق وابن أخي الزهري أيهما أحب إليك في حديث الزهري؟

فقال: لا أدري.

"المعرفة والتاريخ"

قال عبد الله: سمعتُ أبي يقول: ما رأيت يحيى بن سعيد أسوأ رأيًا في أحد منه في محمد بن إسحاق، وليث، وهمام لا يستطيع أحدٌ أن يراجعه

فیہم.

"الضعفاء" للعقيلي "تهذيب الكمال"

قال عباس بن محمد الدوري: سمعت أحمد بن حنبل وذكر محمد بن إسحاق؛ فقال: أما في المغازي وأشباهه فيكتب، وأما في الحلال والحرام فيحتاج إلى مثل هذا. ومد يده وضم أصابعه.

وقال الأثرم: قلت لأبي عبد الله: ما تقول في محمد بن إسحاق؟

قال: هو كثير التدليس جدًّا، فكان أحسن حديثه عندي ما قال: أخبرني.

"الجرح والتعديل"

وقال أبو طالب: قلت لأحمد: سمع محمد بن إسحاق من مجاهد؟

قال: لا.

"المراسيل" لابن أبي حاتم "بحر الدم"

قال أبو طالب: سمعت أحمد بن حنبل يقول: مجاهد بن جبر المعروف، ومحمد بن إسحاق يقول: ابن جبير ويكنى أبا الحجاج.

قلت: سمع من مجاهد؟ قال: لا.

وسئل أحمد عن محمد بن إسحاق؛ فقال: ما أدري ما أقول، قال يحيى: سئل هشام فقال: هو يحدث عن امرأتي، أكان يدخل على امرأتي!

قال أحمد: وقد يُمكن أن يسمع منها تخرج إلى المسجد، أو خارجه فسمع، والله أعلم.

"الكامل"

وقال عبد الله: لحدثت أبي بحديث ابن أسحاق، فقال: وما ينكر هشام، لعله جاء فاستأذن عليها فأذنت له. أحسبه قال: ولم يعلم.

"تاريخ بغداد" "سير أعلام النبلاء"

قال أبو بكر الأثرم: سألته عن محمد بن إسحاق كيف هو ؟

فقال: هو حسن الحديث، وقال: قال مالك وذكره، فقال: دجال من الدجاجلة.

"تاريخ بغداد" "تهذيب الكمال" "سير أعلام النبلاء"

قال حنبل بن إسحاق: سمعت أبا عبد الله يقول: ابن إسحاق ليس بحجة.

"تاريخ بغداد" "تهذيب الكمال" "زاد المعاد"

قال أيوب بن إسحاق بن سامري: سألت أبا عبد الله أحمد بن حنبل، فقلت: يا أبا عبد الله، ابن إسحاق إذا انفرد بحديث نقبله؟

فقال: لا والله، إني رأيته يحدث عن جماعة بالحديث الواحد ولا يفصل كلام ذا من كلام ذا.

"المسائل التي حلف عليها أحمد" "سير أعلام النبلاء"

قال عبد الله: كان أبي يتتبع حديثه -يعني: محمد بن إسحاق- فيكتبه كثيرًا بالعلو والنزول، ويخرجه في **"المسند"**، وما رأيته أنفى حديثه قط.

قيل له: يحتج به، قال: لم يكن يحتج في السنن.

"تهذيب الكمال" "سير أعلام النبلاء"

قال الفضل بن عبد الله: قال أحمد: ولو قضى زيارته لزرته، روى عن عبد الله بن دينار، عن ابن عمر مناكير.

وقال في رواية العباس الدوري -وقد قيل له: ما تقول في موسى بن عبيدة ومحمد بن إسحاق؟

فقال: أما محمد فهو رجل يسمع منه ويكتب عنه هذه الأحاديث -يعني:

المغازي وحدها- وأما موسى بن عبيدة فلم يكن به بأس، ولكنه دون محمد بن إسحاق.

وقال ابن هانئ: قلت: محمد بن إسحاق في الزهري؟

قال: هو ثقة، ولكن معمر ومالك وهؤلاء أوثق منه.

وقال: قلت له: أيما أحب إليك في نافع، عبيد الله أو أيوب، أو مالك، أو موسى بن عقبة، أو محمد بن إسحاق أو يحيى بن سعيد الأنصاري، أو صخر بن جويرية؟

قال أبو عبد الله: أوثق أصحاب نافع عندي أيوب ومالك ثم عبيد الله، ومحمد بن إسحاق ليس بذاك القوي، وهو كذا كذا.

"بحر الدم"

محاکمہ، قول فیصل

قال عنه ابن حجر العسقلاني :إمام المغازي صدوق يدلس ورمي بالتشيع والقدر، وقال مرة: إمام في المغازي مختلف في الاحتجاج به والجمهور على قبوله في السير قد استفسر من أطلق عليه الجرح فبان أن سببه غير قادح

وَابْن إِسْحَاق لَا يحْتَج بِمَا يتفَرد بِهِ من الْأَحْكَام فضلا عَمَّا إِذا خَالفه من هُوَ أثبت مِنْهُ وَالله اعْلَم (**الدراية في تخريج أحاديث الهداية**)

قال عنه الذهبي :الإمام كان صدوقا من بحور العلم، وقال في التذهيب: ليس بذاك المتقن، فانحط حديثه عن رتبة الصحة، وهو صدوق في نفسه مرضي، وكان أحد الأئمة الأعلام رأى أنسا وسعيد بن المسيب

محمد بن إسحاق بن يسار (على) :صدوق قال ابن معين ثقة وليس بحجة (**ذكر أسماء من تكلم فيه وهو موثق**)

والذي تقرر عليه العمل أن ابن إسحاق إليه المرجع في المغازي والأيام النبوية مع أنه يشذ بأشياء وأنه ليس بحجة في الحلال والحرام، نعم ولا بالواهي بل يستشهد به(**تذكرة الحفاظ**)

اس کا مطلب ہے فی غیر الحلال والحرام وھو المغازی والفضائل اور عنہ عدم معارضۃ

ان میں کچھ تو مجمل ہیں اور معارض ہیں لیکن کچھ مفسر ہیں اور غیر معارض ہیں۔

اور وہ یہ ہیں: لیس بحجۃ ،لم یتحج بہ فی السنن۔ مکتب عنہ ھذاہ الاحادیث یعنی المعاذی وحدھا محمد بن اسحاق لیس بذلک القوی لا واللہ فی جواب من قال ابن اسھاق اذا انفرد بحدیث نقبلہ؟ امان امغازی والشباھہ فیکتب واماضی الحلال والحرام فتحیاج الی مثل ھذا امدیدہ ام اصابعہ

یعنی ان کا کوئی مفسر معارض نہیں ہے لہٰذا مفسر اقوال کو غیر مفسر پر ترجیح ہے جس طرح علم اصول میں اس کی تخصیص وتصریح ہو چکی ہے اور وہ مفسر قول یہاں یہی ہے کہ حلال وحرام اور سنن میں ہر گز حجت نہیں یعنی جب منفرد ہوں گے تو ان کی حدیث میں دلیل بننے کی صلاحیت نہیں ہو گی ہے اور پھر خصوصاً اس حال میں جبکہ اس کا معارض بھی برابر کا موجود مخالف ہو خواہ عند البعض بھی ہو تو اس وقت تو ان کی روایت کو ضرور چھوڑنا پڑے گا خواہ اس سقوط کا سبب اذا تعارضا تساقطا کا کلیہ ہو یا اس کی ذاتی حیثیت۔

اب ہم گزارش کرتے ہیں کہ وہ لوگ بتائیں جو محمد بن اسحاق کی اس روایت کو مسند سمجھ کر پیش کرتے ہیں ان کو اس کا سہارا لیتے ہوئے ذرہ بھی شرم نہیں آتی کہ ایک طرف تو دنیا کے مسلّم امام اعظم فَقِيهُ المِلَّةِ، أبُو حَنِيفَةَ النُّعْمَانُ بنُ ثَابِتٍ التَّيْمِيُّ بالولاء، الكوفي إمام الحنفية، الفقيه المجتهد المحقق، أحد الأئمة الأربعة عند أهل السنة(المتوفى: 150ھ) میں چند شخصوں کی جرح مبہم کافی سمجھ کر ان میں زبان درازی

کریں اور دوسری طرف محمد بن اِسحاق میں اتنے کثیر لوگوں کی جرح مفسر کی پرواہ نہ کریں صحابہ وتابعین کے اجماع کی بھی پرواہ نہ کریں اور اس کے معارض روایت کو امام ابو داوٗد کا صحیح قرار دینا درخور اعتنانہ کریں اور دیدہ دلیری سے محض ابن تیمیہ اور ابن قیم کی اندھی تقلید میں اندھے ہو کر لوگوں کو کبھی قادسیہ کے مرکز سے کبھی کسی مرکز سے تین طلاقوں کے ایک واقع ہونے کا فتویٰ ٹھوک دیں۔

کیا ایسے لوگ دارالافتاء کے مسند کے اہل ہیں؟

یہ تو تھا امام احمد کا کلام اب دوسرے ائمہ ناقدین کا کلام محمد بن اِسحاق کے متعلق نقل کیا جاتا ہے چنانچہ عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي، الحنظلي، الرازي ابن أبي حاتم (المتوفى: 327هـ) الجرح والتعديل، باب من روى عنه العلم ممن يسمى محمدا واسم ابيه اسحاق میں فرماتے ہیں

نا عبد الرحمن نا محمد بن هارون الفلاس المخرمي قال سألت يحيى بن معين عن محمد بن اسحاق فقال ما احب ان احتج به في الفرائض، نا عبد الرحمن أنا أبو بكر بن أبي خيثمة فيما كتب إلي قال سمعت يحيى بن معين وقيل له ايما احب اليك موسى بن عبيدة الربذى أو محمد بن اسحاق؟ فقال محمد بن اسحاق، قال وسمعت يحيى يقول لم يزل الناس يتقون حديث محمد بن اسحاق، وسمعته مرة اخرى يقول ليس بذاك هو ضعيف، نا عبد الرحمن قال سمعت ابى يقول محمد بن اسحاق ليس عندي في الحديث بالقوى ضعيف الحديث وهو أحب إلي من افلح بن سعيد يكتب حديثه.

ماحب ان احتج به فى الفرائضیہی يحيى بن معين فرماتے ہیں: لم يزل الناس يتقون حديث محمد بن اسحاق -

امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں: محمد بن اسحاق ليس عندى فى الحديث بالقوى ضعيف الحديث وہواحب الى من افلح بن سعيد

مکتب حدیثہ

میزان الاعتدال میں ہے: وثقہ غیر واحد ووھاہ آخرون کالدار قطنی وھو صالح الحدیث وقال النسائی وغیرہ لیس بالقوی وقال الدارقطنی لایحتج بہ وقال بن المدینی لم اجدلہ سو حدیثین منکرین وقال سلیمان التیمی کذاب

وقال عبدالرحمن بن مھدی کان یحیٰی بن سعید الانصاری و مالک یحرحان ابن اسحاق وروی ابو داؤد عن حماد بن سلمۃ قال مارویت عن ابن اسحاق الا بضطرار

یہ ہے امام احمد کے علاوہ دوسرے علماء جرح وتعدیل کا کلام اسی لئے ذھبي (المتوفی: 748ھ) نے جو فیصلہ ابن اسحاق سے متعلق محفوظ فرمایا ہے وہ **میزان الاعتدال في نقد الرجال** میں یہ ہے۔

امام بخاری نے ان سے کوئی حدیث نہیں لی اور مسلم نے صرف استشہاد و متابعت میں ان کی حدیث کو لیا ہے۔

میزان میں یہ ہے: فالذی یظھرلی ان ابن اسحاق حسن الحدیث صالح الحال صدوق وما انفرادبہ ففیہ نکارۃ فان فی حفظہ شیئا وقداحتج بہ ائمۃ ای فی المغازی والسیرۃ والفضائل،فالذي يظهر لي أن ابن إسحاق حسن الحديث، صالح الحال صدوق، وما انفرد به ففيه نكارة، فإن في حفظه شيئا.وقد احتج به أئمة، فالله أعلم.وقد استشهد مسلم بخمسة أحاديث لابن إسحاق ذكرها في صحيحه.

اور سیر أعلام النبلاء میں ہے: لَكِنْ أَثَّرَ كَلاَمُ مَالِكٍ فِي مُحَمَّدٍ بَعْضَ اللِّيْنِ، وَلَمْ يُؤَثِّرْ كَلاَمُ مُحَمَّدٍ فِيْهِ، وَلاَ ذَرَّةً، وَارتَفَعَ مَالِكٌ، وَصَارَ كَالنَّجمِ فَلَهُ

ارْتِفَاعٌ بِحَسْبِهِ، وَلاَ سِيَّمَا فِي السِّيَرِ، وَأَمَّا فِي أَحَادِيثِ الأَحكَامِ فَيَنحَطُّ حَدِيثُه فِيهَا عَنْ رُتْبَةِ الصِّحَّةِ إِلَى رُتْبَةِ الحَسَنِ إِلاَّ فِيمَا شَذَّ فِيهِ فَإِنَّهُ يُعَدُّ مُنْكَراً. هَذَا الَّذِي عِنْدِي فِي حَالِهِ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

امام نقاد ذہبی کے اس فیصلہ نے واضح فرما دیا کہ ابن اسحاق جب روایت میں منفرد ہوں گے اور وہ روایت ان کے سوا کسی احد کے پاس نہیں ملے گی تو ان کی وہ روایت منکر اور مردود ہو جائے گی حسن کے درجے سے بھی گر پڑے گی اور الحمدللہ یہ روایت ایسی ہی ہے ابن اسحاق اس میں منفرد ہی ہیں اور مزید برآں اس کا معارض بھی موجود ہے اور بڑی بات یہ ہے کہ مخالف اجماع بھی ہے پھر اس سے استناد کا کیا معنی ہے؟ اگر یہ استناد باطل نہیں تو دنیا میں کوئی باطل نہیں۔

فائدہ

اس ساری بحث کے بعد یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ مسند احمد کی تخریج وتحقیق میں جو حکم صحت اس حدیث پر أحمد بن محمد عبد القادر (معروف بأحمد شاکر) (المتوفی: 1377ھ) نے لگایا ہے وہ سراسر باطل اور خلاف تحقیق ہے اور محض اتباع ہوا ہے کیونکہ وہ اس مسئلہ میں ہمنوائے تیمویہ ہے اور اسی مقام پر اس کی ایسی کلام بھی ہے جس کو حدیث خرافہ کا درجہ دینے کے سوا کچھ نہیں کہا سکتا۔

اس موضوع پر اس کی کتاب غیر مستطاب نظام الطلاق کے کچھ کلام کا رد اور مصنف کی خیانتیں آگے آ رہی ہے۔

خلاصۂ جواب: یہ ہوا کہ حدیث داوٗد بن حصین بحیثیت سند دو وجہ سے استناد کے قابل نہیں ہے۔ ایک محمد بن اسحاق کے منفرد ہونے کی وجہ سے اس کا منکر ہونا اور دوسرا داوٗد بن حصین کی روایت عن عکرمۃ کیونکہ علما کے نزدیک وہ منکر ہے لہٰذا جماعت اہل حدیث (وہابیہ) سعودیہ کا حکم بالضعف بالکل صحیح ہے۔

اب مخالفین ابن تیمیة، ابن قیم الجوزیة کے ہاتھ میں کچھ بھی نہ رہا۔
ایسے ہی وجوہات کو مدنظر رکھتے ہوئے علما کرام نے لکھا تین پر ایک کا فتویٰ دینے والے مفتی کا کوئی فتویٰ نہیں بلکہ وہ گمراہ اور قاضی کی قضا بھی نافذ نہ ہوگی۔

ابن تیمیہ کی خیانتیں

لگتا ہے ذریتِ تیمویہ نے خیانت کرنے اور جھوٹ بولنے میں ابن تیمیہ کے در سے خوشہ چینی کی ہے اسی لئے تو احمد شاکر نے نظام الطلاق میں حافظ الشان پر اتنا بڑا جھوٹ بول دیا کہ وہ طلاق ثلاثہ کے وقوع کے اندرونی طور پر مخالف تھے کسی سیاسی ڈر کی وجہ سے مخالفت کو ظاہر نہیں فرماتے تھے اور یہ ان کے فتح الباری کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے

اب ہم فتح الباری کے آخری جملے پیش کرتے ہیں ان سے قارئین کو خود اندازہ ہوجائے گا کہ حافظ الشان کیا نظریہ رکھتے ہیں

وَفِي الْجُمْلَةِ فَالَّذِي وَقَعَ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ نَظِيرُ مَا وَقَعَ فِي مَسْأَلَةِ الْمُتْعَةِ سَوَاءٌ أَعْنِي قَوْلَ جَابِرٍ إِنَّهَا كَانَتْ تُفْعَلُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرٍ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ نَهَانَا عُمَرُ عَنْهَا فَانْتَهَيْنَا فَالرَّاجِحُ فِي الْمَوْضِعَيْنِ تَحْرِيمُ الْمُتْعَةِ وَإِيقَاعُ الثَّلَاثِ لِلْإِجْمَاعِ الَّذِي انْعَقَدَ فِي عَهْدِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ وَلَا يُحْفَظُ أَنَّ أَحَدًا فِي عَهْدِ عُمَرَ خَالَفَهُ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَقَدْ دَلَّ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى وُجُودِ نَاسِخٍ وَإِنْ كَانَ خَفِيَ عَنْ بَعْضِهِمْ قَبْلَ ذَلِكَ حَتَّى ظَهَرَ لِجَمِيعِهِمْ فِي عَهْدِ عُمَرَ فَالْمُخَالِفُ بَعْدَ هَذَا الْإِجْمَاعِ مُنَابِذٌ لَهُ وَالْجُمْهُورُ عَلَى عَدَمِ اعْتِبَارِ مَنْ أَحْدَثَ الِاخْتِلَافَ بَعْدَ الِاتِّفَاقِ وَاللهُ أَعْلَمُ وَقَدْ أَطَلْتُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ لِالْتِمَاسِ مَنِ الْتَمَسَ ذَلِكَ مِنِّي وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ

یہ تو ایک معتقد کا کام تھا اب شیخ کے کارنامے دیکھئے

اولاً: امام احمد کے وہ اقوال جو محمد بن اسحاق سے متعلق ہیں ان کا اشارہ تک نہیں

کیا۔

ثانیاً: امام احمد کا وہ کلام نقل نہیں کیا جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حدیث داوٗد بن حصین بھی ضعیف ہے جو ہم پہلے نقل کر چکے ہیں۔

ثالثاً: امام بخاری کی طرف منسوب کر دیا کہ انہوں نے حدیث البتۃ کو ضعیف قرار دیا ہے

جبکہ محمد بن عیسی الترمذي کی نقل امام بخاری سے صاف بتا رہی ہے کہ وہ حدیث داوٗد کو بھی ضعیف جانتے ہیں اور اضطراب کا قول ان کا سب کو شامل ہے۔

سنن الترمذي، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ البَتَّةَ، رقم الحديث ۱۲۱۱ میں ہے

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، فَقَالَ: »فِيهِ اضْطِرَابٌ« . وَيُرْوَى عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا

کسی طالب علم پر مخفی نہیں کہ یہ عبارت علت اضطراب کی نسبت اس حدیث کے دونوں اسناد کی طرف کر رہی ہے اور یُرْوَى سے اگر ایک طرف امام بخاری حدیث داوٗد کے ضعف کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں تو دوسری طرف وجہ اضطراب کو بھی بیان فرماتے ہیں۔

مختصر منذري میں ہے: وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا عَنِ الْبُخَارِيِّ أَنَّهُ مُضْطَرِبٌ فِيهِ تَارَةً قِيلَ فِيهِ ثَلَاثًا وَتَارَةً قِيلَ فِيهِ وَاحِدَةً وَأَصَحُّهُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَأَنَّ الثَّلَاثَ ذُكِرَتْ فِيهِ عَلَى الْمَعْنَى

منذری کی اس نقل کو أبو العلا محمد عبد الرحمن بن عبد الرحیم المبارکفوری (المتوفى: 1353ھـ) نے تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي، بَاب مَا جَاءَ فِي الرجل طلق امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ میں ذکر کر کے برقرار رکھا۔

رابعاً: امام احمد کی طرف منسوب کر دیا کہ انہوں نے حدیث ثلاث کو ثابت کیا ہے حالانکہ اس کا حال معلوم ہو چکا ہے۔

مزید یہ کہ إسحاق بن منصور بن بهرام، أبو يعقوب المروزي، المعروف بالكوسج (المتوفى: 251ھ) نے **مسائل الإمام أحمد بن حنبل** میں امام صاحب کی نص بالفاظ یہ نقل کی ہے

سَمِعْتُ أَحْمَدَ، « سُئِلَ عَنْ حَدِيثِ رُكَانَةَ لَا تُثْبِتُهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ ؟ قَالَ: لَا ، لِأَنَّ ابْنَ إِسْحَاقَ يَرْوِيهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا , قَالَ أَحْمَدُ: وَاهْلُ الذِّمَّةِ يُسَمُّونَ ثَلَاثَةً الْبَتَّةَ , قَالَ أَحْمَدُ: وَالرَّوَافِضُ يَرَوْنَ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا أَنَّهَا وَاحِدَةٌ، أَوْ لَيْسَ بِشَيْءٍ "

المغنی ابن قدامة میں ہے

قَالَ أَحْمَدُ: كل طرق الحديث ضعيفة

الفتاویٰ میں ہے

قال ابن تيمية :وأحمد اثبت حديث الثلاث وبين انه الصواب۔

ابن تیمیة کے اس قول پر ابراہیم نحاس، **الجامع العلوم الامام احمد** کا محقق لکھتا ہے۔

قلت :فى هذاالتوجيه نظروبعد شديد لان تصرف الامام احمد لايدل على تصحيح الرواية المخالفة وقد نقل عنه تضعيف الحديث كله وقد اعله البخارى بالاضطراب۔

(ان تمام اقوال کو ملاحظہ فرمائیں: **الجامع العلوم الامام احمد**، المجلد الخامس عشر ،باب ماجاء فى الرجل يطلق فى امرته

البتة، صفحة ۷۰)

خامساً: مزید براں امام احمد کے نزدیک سند مذکور کی کیا حیثیت ہے اس پر ایک اور حوالہ ثبت کر دیا جاتا ہے تاکہ ابن تیمیہ کی اس بات میں شان خیانت مکمل ظاہر ہو جائے۔

الجامع العلوم الامام احمد، المجلد الخامس عشر، صفحة ۲۶۳ مسئلة الوطئ بالبهيمة کے عنوان کے تحت ہے۔

عَن ابن عَبَّاس عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم من وَقع على بَهِيمَة فَاقْتُلُوهُ واقتلوا الْبَهِيمَة-

قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ عَنْ الرَّجُلِ يَأْتِي الْبَهِيمَةَ، فَوَقَفَ عِنْدَهَا، وَلَمْ يُثْبِتْ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو فِي ذَلِكَ. وَلِأَنَّ الْحَدَّ يُدْرَأُ بِالشُّبُهَاتِ، فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَثْبُتَ بِحَدِيثٍ فِيهِ هَذِهِ الشُّبْهَةُ وَالضَّعْفُ. **(المغني لابن قدامة، 163/10)**

قَالَ اخْتلف فِيهِ على ابْن عَبَّاس أما عَاصِم فروى عَن ابي رزين عَن ابْن عَبَّاس لَيْسَ على من اتى الْبَهِيمَة حد -روى عَمْرو بن ابي عَمْرو عَن عِكْرِمَة عَن ابْن عَبَّاس عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم من وَقع على بَهِيمَة فَاقْتُلُوهُ واقتلوا الْبَهِيمَة وَحَدِيث دَاوُد بن الْحصين عَن عِكْرِمَة عَن ابْن عَبَّاس مثله

اب بتائیں: أحمد بن حنبل کے نزدیک یہ حدیث دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ سند مذکور کے ساتھ باوجود عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو أَبُو عُثْمَانَ الْمَدَنِيُّ (المتوفى: بعد 150ھ) کی متابعت کے محض ایک مخالف روایت کی وجہ سے ضعیف ہو رہی ہے کہ نہیں؟

حدیثِ رکانہ
کی تحقیق البانی کے ساتھ مناظرہ

گزارش ہے: حدیث رکانہ صحیحین میں نہیں پائی گئی اس کو اصحاب سنن میں سے عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي (المتوفى:255ھ) نے مسند الدارمي المعروف بـ(سنن الدارمي) اور أبوداود (المتوفى:275ھ) نے سنن أبي داود میں روایت فرمایا ہے اور اس کی دو سندیں لائے ہیں۔

ایک سند کو أبو عبد الله محمد بن إدريس الشافعي (المتوفى:204ھ) نے الأم میں ذکر کیا ہے اور دونوں میں صاحب قصہ حضرت سیدنا رکانہ ہیں اور دونوں میں ان کی دی ہوئی طلاق کو طلاق بتہ بتایا گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے سوال شریف کے کیا ارادہ کیا تو نے؟ کا جواب (واحدة) بتلایا گیا ہے۔

أبوداود، محمد بن إدريس الشافعي نے محمد بن حبان نے الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان میں علاوہ اسی طرح اس کو الدارقطني نے سنن میں ابوداؤد اور الحاكم نے المستدرك على الصحيحين میں بھی روایت فرمایا ہے۔

لیکن اس حدیث رکانہ کو أحمد بن حنبل الشيباني نے اپنی مسند میں بھی

روایت دَاوُدُ بْنُ الْحُصَیْنِ القرشي اور حدیث ابن عباس نے بھی فرمایا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے اور اس کو حدیث محمد بن اسحاق یا حدیث میں بھی صاحب قصہ حضرت رکانہ کو ہی بتا گیا ہی مگر اس میں طلاق ثلاثہ کا ذکر ہے بجائے طلاق بتہ کے یعنی اس میں صاف طور پر یہ موجود ہے کہ حضرت رکانہ نے اپنی گھر والی کو تین طلاقیں ایک مجلس میں دیں لیکن اس کی جوتھی سند بھی ہے اور وہ ابن جریج عبد الملک بن عبد العزیز کی ہے اس میں اگر چہ تین طلاقوں کا ذکر ہے مگر ایک بہت بڑا بنیادی اختلاف حدیث احمد کے ساتھ پایا جاتا کہ اس میں صاحب قصہ حضرت رکانہ جو کہ بیٹے ہیں عبد یزید کے ان کی بجائے خود باپ عبد یزید کو صاحب قصہ بیان کیا گیا ہے اور یہ روایت ابن جریج والی مصنف عبد الرزاق میں پھر ابو داوَد اور ان سے بیہقی میں بھی موجود ہے۔

اور یہی ابن جریج والی حدیث ہے جس پر امام ابو داوَد نے حدیث نافع بن عجیر کو ترجیح دی ہے اور فرمایا ہے: هٰذا اصح من حديث ابن جريج

خلاصہ: یہ ہے کہ اب حدیث رکانہ کی کل چار سندیں ہمارے سامنے آئی ہیں۔

پہلی دو سیاق قصہ اور نسبت قصہ میں تقریباً متفق ہیں اور دوسری دو آپس میں سیاق قصہ میں متفق لیکن نسبت قصہ میں مختلف ہیں۔

اب محمد ناصر الدين الألباني عليه ما عليه پچھلی دو میں سے حدیث داوَد کو إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل میں حسن اور اقوی قرار دیتا ہے جبکہ اکثر ائمہ حدیث یعنی چاروں ائمہ کرام کے بعد أبوداود، الدارقطني، الحاكم النيسابوري، محمد بن حبان، أبوبكر البيهقي، الذهبي وغیرہم حدیث نافع بن عجیر کو صحیح قرار دیتے ہیں اور ناصر الدین الألباني نے حدیث داوَد بن حصین کو حسن قرار دینے کا جو سبب اور وجہ بیان کی ہے وہ درج ذیل ہے۔

(۱) حدیث ابن جریج کو حدیث داؤد بن حصین کا متابع قرار دیا ہے اس کی عبارت یہ ہے: فلا أقل من أن يكون الحديث حسنا بمجموع الطريقين عن عكرمة

معارضہ: یہ ہے کہ دونوں حدیثوں میں معنوی طور پر مخالفت ہے اور متابعت وشہادت کے لئے معنوی موافقت شرط ہے جیساکہ تحریر علوم الحدیث میں ابومحمد عبداللہ بن یوسف الجدیع وغیرہ نے لکھا ہے جب کہ یہاں ایک حدیث میں نسبت قصہ باپ کی طرف ہے اور دوسری میں بیٹے کی طرف جس طرح پہلے بیان ہو چکا ہے۔

اور ایک حدیث میں طلاق دینے کا سبب یہ بتایا گیا ہے بی بی جی نے کہا وہ نامرد ہیں لہٰذا اس نے طلاق دلانے کا سوال کیا رسول ﷺ سے اور آپ نے اُن کے زوج عبدیزید کو طلاق دینے کا فرمایا جبکہ دوسری میں ہے حضرت رکانہ نے از خود طلاق دی اور اس پر بعد میں دکھ درد محسوس فرمایا۔

ایک میں طلاق ثلاثہ کے مجلس واحد میں ہونے نہ ہونے کا اشارہ تک نہیں دوسری میں مجلس واحد میں ہونے کی صراحت ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ طلاق خود دلائی اور پھر رجوع کا حکم فرمایا اور دوسری روایت میں ہے کہ طلاق انہوں نے خود دی اور حضور نے رجوع کرنے کا ارشاد فرمایا لیکن ان کی مشیت ومرضی پر معلق کر کے۔

بتائیں: حضرت البانی شرم تو نہیں آتی تم جیسوں کو مجتہدین ائمہ کرام کے مقابلہ میں سینہ تاننے پر بتائیں اتنی معنوی مخالفتوں کے ہوتے ہوئے تمہارا متابعت و شہادت کا شبہ بھی پڑ سکتا ہے مگر آپ جیسوں کا ہمیشہ ہی یہی حال ہے۔

اصول حدیث پر کتابیں لکھنا لیکن تطبیق واطلاق واجرا میں ٹھوکریں کھانا یا خیانتیں کرنا اور ثانی اقرب ہے لہٰذا اس روایت متابعت کی وجہ سے حسن لغیرہ ہونا باطل محض ہو

گیا اور إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل میں حکم تحسین لغیرہ غلط ثابت ہوا۔ (والحمد للہ علی ذلک)

تو ثابت یہ ہوا کہ یہ حدیث منکر ہے جیسا کہ اس سند والی حدیث پر ائمہ محدثین نے حکم لگایا ہے اور وہ پہلے گزر چکا ہے۔

ایک قوی اعتراض وشبہ کا ازالہ

یہاں یہ شبہ قوی موجود ہے کہ حدیث ردّ بنت الرسول زینب بانکاح اول امام احمد نے اسی سند والی حدیث کو اور متن کے لئے صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ ان کی مسند-رقم الحدیث ۶۹۳۸ (بتحقيق أحمد بن محمد عبد القادر (معروف بأحمد شاكر) (المتوفى: 1377ھ)) میں ہے

والحديث الصحيح الذى روى ان النبى صلى الله عليه وسلم اقرهما على النكاح الاول اھ

تو جب بعینہٖ اسی سند والی دوسری حدیث کو صحیح قرار دیا ہے تو ہر مقام پر اُس سند کو صحیح قرار دینا لازم آتا ہے پھر ابن حجر کا بھی ظاہری رجحان اس کی تصحیح کی طرف ہے جیسا فتح الباري شرح صحيح البخاري سے گذر چکا ہے پھر ابن تیمیۃ نے اس کو جید کہا پھر اس سند کو حاکم اور ذہبی نے بھی صحیح قرار دیا ہے اور محمد بن عيسى الترمذي نے حسن قرار دیا ہے۔

جواب

اولاً: تصحیح امام احمد کا جواب یہ ہے کہ امام احمد کی مراد یہ ہے کہ یہ صحیح لغیرہ ہے اور یہ تصحیح شواہد کی وجہ سے ہے اور نفس سند کی وجہ سے نہیں ہے جیسا کہ محمد ناصر الدين الألباني إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل میں لکھتا ہے

قلت: داود هذا مختلف فيه , فوثقه طائفة , وضعفه آخرون , وتوسط بعضهم

فوثقه إلا فی عكرمة , فقال أبو داود: " أحاديثه عن عكرمة مناكير, وأحاديثه عن شيوخه مستقيمة ".وهذا هو الذی اعتمده الحافظ فی " التقريب ".فقال: " ثقة إلا فی عكرمة ".قلت: وقول أبی داود المذكور , لا يتعارض مع سكوته عن هذا الحديث , لأن سكوته لا يدل على أن الحديث حسن عنده خلافا لما شاع عندالمتأخرين على ما حققته فی كتابی "صحيح أبی داود" يسر الله إتمامه.ومما سبق يبدو أن الحديث ضعيف خلافا لقول الترمذی: " ليس بإسناده بأس ".ومع ذلك فقد صححه الحاكم , ووافقه الذهبی فی "تلخيصه", ومن قبله الإمام أحمد كما سأذكره فی الحديث بعده , فلعل ذلك من أجل شواهده , فروى ابن سعد عن عامر قال: " قدم أبو العاص بن الربيع من الشام وقد أسلمت امرأته زينب مع أبيها وهاجرت , ثم أسلم بعد ذلك , وما فرق بينهما " وإسناده مرسل صحيح.ثم روى عن قتادة: " أن زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت تحت أبی العاص بن الربيع فهاجرت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم , ثم أسلم زوجها , فهاجر إلى رسول الله , فردها عليه ".قال قتادة: " ثم أنزلت سورة براءة بعد ذلك , فإذا أسلمت المرأة قبل زوجها , فلا سبيل له عليها , إلا بخطبة , وإسلامها تطليقة بائنة ".وإسناده صحيح مرسل أيضا.فالحديث بهذين المرسلين صحيح كما قال الإمام أحمد , والله أعلم.ثم رأيت فی " مصنف عبد الرزاق " شاهدا آخر فقال (12647) : عن أيوب عن معمر عن عكرمة بن خالد أن عكرمة بن أبی جهل فر يوم الفتح , فكتبت إليه امرأته , فردته , فأسلم , وكانت قد أسلمت قبل ذلك , فأقرها النبی صلى الله عليه وسلم على نكاحها.قلت: وهذا مرسل أيضا صحيح الإسناد.وأخرجه الطحاوی (149/2) من ابن إسحاق عن الزهری عن أبی بكر ابن عبد الرحمن به مرسلا.

لیکن طلاق ثلاثہ سے متعلق اس کا کوئی شاہد و متابع نہیں اب اگرچہ محمد ناصر الدین

الالبانی کی اس عبارت سے خوب تسلی اور جواب شافی حاصل ہو جاتا ہے پھر بھی زیادتی افادہ کے لئے امام احمد کی وہ نصوص پیش کردی جاتی ہیں جو البانی کی بات کی تصدیق کرتی ہیں ایک تو یہ کہ محمد بن اسحاق امام احمد کے نزدیک مجروح گزر چکا ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ امام احمد سے کبھی یہ واقع نہیں ہوسکتا کہ جس راوی کو وہ خود احکام اور حلال وحرام میں قابل حجت نہیں سمجھتے پھر اسی کی حدیث کو بغیر کسی تقویت خارجی کے صحیح قرار دیں

دوسرا یہ کہ أحکام أھل الملل والردة من الجامع لمسائل الإمام أحمد بن حنبل -للخلال میں ہے

ما أراه يصح، يختلفون فيه

اور مسائل ابن ھانی میں ہے

وسئل عنه مرة فكانه لم يثبته

المغنی ابن قدامة میں ہے

ليس لذلك اصل

اور أحکام أھل الملل میں ہے

فقال: ما أدري، ردها بالنكاح الأول أم بنكاح جديد؛ لأن الأحاديث مضطربة عندي.

(دیکھیں ان تمام حوالہ جات کے لئے الجامع لعلوم الامام احمد ،المجلد الخامس عشر ،بابماجاء فی الزوجين المشركين يسلم احدهما)

تیسری بات یہ ہے کہ کسی امام مجتہد سے یہ ممکن نہیں کہ ان کے پاس کوئی حدیث بلا معارض صحیح ہو اور وہ اس پر عمل نہ کریں اگر امام احمد کے نزدیک طلاق ثلاثہ والی حدیث صحیح ہوتی تو وہ کبھی بھی اس کے خلاف فتویٰ نہ دیتے حالانکہ ان کا فتویٰ اس

حدیث کے خلاف ہی ہے کہ وہ تین طلاقوں کو تین ہی قرار دیتے ہیں اور اس پر ان کے ناقلین مذہب اصحاب اور مقلدین کا مکمل اتفاق ہے

مسائل الإمام أحمد رواية أبي داود السجستاني ،بَابُ: الْعَزْلِ وَغَيْرِهِ وَالطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ میں ہے۔

سَمِعْتُ أَحْمَدَ، « سُئِلَ عَنْ حَدِيثِ رُكَانَةَ لَا تُثْبِتُهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ ؟ قَالَ: لَا، لِأَنَّ ابْنَ إِسْحَاقَ يَرْوِيهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا , قَالَ أَحْمَدُ: وَاهْلُ الذِّمَّةِ يُسَمُّونَ ثَلَاثَةً الْبَتَّةَ , قَالَ أَحْمَدُ: وَالرَّوَافِضُ يَرَوْنَ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا أَنَّهَا وَاحِدَةٌ، أَوْ لَيْسَ بِشَيْءٍ "

دیکھا ابن اسحاق کی حدیث ذکر کرنے کے بعد بھی طلاق ثلاثہ کے ایک واقع ہونے یا کچھ بھی واقع نہ ہونے کو روافض کا مذہب قرار دیتے ہیں اور خود اس سے براءت کا اظہار کرتے ہیں۔

بلکہ خود ابن قیم نے إعلام الموقعين عن رب العالمين میں لکھا ہے

قَالَ الْأَثْرَمُ: سَأَلْت أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ: »كَانَ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاحِدَةً« بِأَيِّ شَيْءٍ تَدْفَعُهُ؟ قَالَ: بِرِوَايَةِ النَّاسِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ وُجُوهٍ خِلَافَهُ، ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ عِدَّةٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهَا ثَلَاثٌ

بلکہ آپ کے لختِ جگر کے بیان شریف کو پڑھیے

مسائل أحمد بن حنبل رواية ابنه عبد الله،سُئِلَ عَن طَلَاق المختلعة وَالسّنة فِي الْخلْع وجامع الطَّلَاق میں یہ ہے

حَدثنَا قَالَ سَمِعت ابي سُئِلَ وانا اسْمَع عَن رجل قَالَ لامْرَأَته انت طَالِق انت طَالِق انت طَالِق

قَالَ ان كَانَت غير مَدْخُول بهَا فَإِنَّهَا وَاحِدَة لانها بَانَتْ بِالْأُولَى وان كَانَت مَدْخُولا بهَا فَأَرَادَ ان يفهمها وَيعلمهَا۔

امام احمد کی طرف سے سند مذکور کی تصحیح مزبور کا ایک اور جواب راقم الحروف کی طرف سے پیش خدمت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تصحیح متن دو قسم ہے:

(۱) لفظی یعنی الفاظ اور متن حدیث کو صحیح قرار دینا

(۲) معنوی یعنی حدیث کے معنی کو صحیح کرنا یہ دونوں تصحیحیں تصحیح سند کو مستلزم نہیں ہوتیں۔

مثال وشاہد حدیث مشہور هو الطهور ماء و الحل ميتته کے متعلق ابن عبد البر التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد (۱۶/۲۱۸) میں امام بخاری کا قول هو عندى حديث صحيح نقل فرمانے کے بعد فرماتے ہیں

لَا أَدْرِي مَا هَذَا مِنَ الْبُخَارِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدَهُ صَحِيحًا لَأَخْرَجَهُ فِي مُصَنَّفِهِ الصَّحِيحِ عِنْدَهُ وَلَمْ يَفْعَلْ لِأَنَّهُ لَا يُعَوِّلُ فِي الصَّحِيحِ إِلَّا عَلَى الْإِسْنَادِ وَهَذَا الْحَدِيثُ لَا يَحْتَجُّ أَهْلُ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ إِسْنَادِهِ وَهُوَ عِنْدِي صحيح لأن الْعُلَمَاءَ تَلَقَّوْهُ بِالْقَبُولِ لَهُ وَالْعَمَلِ بِهِ وَلَا يُخَالِفُ فِي جُمْلَتِهِ أَحَدٌ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَإِنَّمَا الْخِلَافُ فِي بَعْضِ مَعَانِيهِ

اس پر إبن حجر العسقلاني (المتوفى:852ھ) التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير میں فرماتے ہیں: ثُمَّ حَكَمَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ مَعَ ذَلِكَ بِصِحَّتِهِ لِتَلَقِّي الْعُلَمَاءِ لَهُ بِالْقَبُولِ فَرَدَّهُ مِنْ حَيْثُ الْإِسْنَادُ وَقَبِلَهُ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنَى

اس کو محمد ناصر الدين الألباني کے تلمیذ ابو معاذ طارق بن عوض الله بن محمد نے اپنی کتاب شرح لغة المحدث منظوم فی علم مصطلح

الحديث، المقبول و المردود من الاحاد (الصحيح) میں نقل کیا ہے اور محمد جمال الدين بن محمد سعيد بن قاسم الحلاق القاسمي (المتوفى: 1332ھ) نے اپنی کتاب قواعد التحديث من فنون مصطلح الحديث میں بيان الصحيح لذاته والصحيح لغيره؛ کے عنوان کے تحت لکھتا ہے

اعلم: "أن ما عرفناه أولًا هو الصحيح لذاته لكونه اشتمل من صفات القبول على أعلاها؛ وأما الصحيح لغيره فهو ما صحح لأمر أجنبي عنه إذ لم يشتمل عن صفات القبول على أعلاها كالحسن: فإنه إذا روي من غير وجه. أرتقى بما عضده من درجة الحسن إلى منزلة الصحة وكذا ما أعتضد بتلقي العلماء له بالقبول فإنه يحكم له بالصحة وإن لم يكن له إسناد صحيح".

وكذا ما وافق آية من كتاب تعالى أو بعض أصول الشريعة.

قال ابن الحصار: "قد يعلم الفقيه صحة الحديث إذا لم يكن في سنده كذاب بموافقة آية من كتاب الله أو بعض أصول الشريعة فيحمله ذلك على قبول والعمل"

الغرض! خلاصۂ کلام یہ کہ امام أحمد بن محمد بن حنبل کا حکمِ تصحیح سند پر کسی طرح بھی ثابت نہیں ہوتا اسی لئے جماعت وہابیہ محققین مسند احمد کا فیصلہ ضعف کا ہی ہوا جیسا کہ سابقاً گزر چکا۔

ثانیاً: تصحیح حاکم وذہبی کا مسئلہ

تو اس کا جواب یہ ہے کہ حاکم نے: **المستدرک علی الصحیحین**، كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، ذِكْرُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ میں حضرت سیدنا ابو العاص بن الربیع داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں حدیث رذ بنت

رسول اللہ کو اس سند کے ساتھ روایت فرمایا۔

ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، الخاور فرمایا هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

اس پر امام ذہبی نے فرمایا: قلت لا اب امام ذہبی کی اس نفی تصحیح علی شرط مسلم کے بعد ان کی طرف تصحیح کی نسبت کرنا کیونکر درست ہے ہاں بلکہ حق یہ ہے کہ حاکم اور امام ذہبی نے حدیث رکانہ بروایت زبیر بن سعید کو صحیح لغیرہ قرار دیا ہے دونوں کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

قَدِ انْحَرَفَ الشَّيْخَانِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيِّ فِي الصَّحِيحَيْنِ »، غَيْرَ أَنَّ لِهَذَا الْحَدِيثِ مُتَابِعًا مِنْ بِنْتِ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ الْمُطَّلِبِيِّ « فَيَصِحُّ بِهِ الْحَدِيثُ -

اس پر ذہبی فرماتے ہیں: قد انحرف في الصحيحين عن الزبير بن سعيد لكن له متابعا يصح به الحديث (المستدرک کتاب الطلاق) **الحمدلله على هذا**

ثالثا: تصحیح حافظ کی کہانی کا ازالہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ کا تصحیح أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي (المتوفى: 307ھ) کی طرف منسوب کرنا وہم ہے کیونکہ مسند أبي يعلى میں اس تصحیح کا کوئی نام ونشان نہیں اور اگر بالفرض یہ حکم مسند أبي يعلى کے کسی نسخۂ مفقودہ میں بھی مان لیا جائے تو تب بھی اس کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا کیونکہ اس کی بھی وہی تاویل ہے جو امام احمد کے فرمان کی کی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ یہاں کوئی متابعت نہیں پائی گئی۔

فائدہ: أبو يعلى کے پاس یہ حدیث محمد بن اسحاق کے عنعنہ کے ساتھ مروی ہے اور ظاہر ہے کہ محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور ان کا عنعنہ باعث ضعف پھر ان علتوں کے ہوتے

ہوے امام ابویعلیٰ سے تصحیح کیونکر ممکن ہو سکتی ہے۔

لہٰذا یہ بھی امام حافظ الشان کے نسبت تصحیح میں وہم وخطا کو ظاہر کرتا ہے۔

حافظ الشان کا یہ وہم وخطا بعینہٖ اسی طرح کا ہے جس طرح کہ طلاق ثلاثہ کے نقل میں ان سے واقع ہوا ہے (سبحان من لایسھو و لا ینسیٰ)

سادساً: امام احمد کے قول کی عبارت خیانت خامس میں ابھی گزری ہے اس کا لفظ لاتثبته کے جواب میں لا آیا ہے جبکہ ابن تیمیہ نے تحریف کر کے حَدِيثُ رُكَانَةَ لَيسَ بِشَيءٍ کر دیا ہے۔

ابن تیمیہ کی ساری عبارت یہ ہے جس میں جملہ مذکورہ موجود ہیں:

الفتاوى الكبرى، [كِتَابُ الطَّلَاقِ] [مَسْأَلَةٌ الْفَرْق بَيْنَ الطَّلَاقِ الْحَلَالِ وَالطَّلَاقِ الْحَرَامِ]

لَكِنَّ الْأَئِمَّةَ الْأَكَابِرَ الْعَارِفُونَ بِعِلَلِ الْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ فِيهِ: كَالْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَالْبُخَارِيِّ، وَغَيْرِهِمَا وَأَبِي عُبَيْدٍ، وَأَبِي مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ، وَغَيْرِهِ: ضَعَّفُوا حَدِيثَ أَلْبَتَّةَ، وَبَيَّنُوا أَنَّ رُوَاتَهُ قَوْمٌ مَجَاهِيلُ، لَمْ تُعْرَفْ عَدَالَتُهُمْ وَضَبْطُهُمْ، وَأَحْمَدُ أَثْبَتَ حَدِيثَ الثَّلَاثِ، وَبَيَّنَ أَنَّهُ الصَّوَابُ مِثْلُ قَوْلِهِ: حَدِيثُ رُكَانَةَ لَا يَثْبُتُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ أَلْبَتَّةَ. وَقَالَ أَيْضًا: حَدِيثُ رُكَانَةَ فِي " أَلْبَتَّةَ " لَيْسَ بِشَيْءٍ الخ

سابعاً: دیگر ائمہ کرام یعنی امام علی بن المدینی امام ابوزرعہ رازی وغیرہ کا اشارہ تک نہیں ہونے دیا کہ وہ بھی حدیث داوَد کے ضعف کے قائل ہیں۔

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

ثامناً: ابن حزم الأندلسي الظاهري نے جس حدیث رکانہ کی تضعیف کی ہے وہ

طلاق ثلاثہ والی ہے۔

البتہ والی نہیں ہے اس کی عبارت بلفظہا المحلی بالآثــار ،المجلد الثالث عشر،1959 كِتَابُ الطَّلَاقِ، [مَسْأَلَةٌ أَرَادَ طَلَاقَ امْرَأَةٍ لَهُ قَدْ وَطِئَهَـا لَـمْ يَحِـلَّ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي حَيْضَتِهَا] سے پیش کی جاتی ہے

وَبِمَا رُوِّينَاهُ مِنْ طَرِيقِ أَبِي دَاوُد نا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نا عَبْدُ الـرَّزَّاقِ نا ابْـنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي بَعْضُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ - عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَـالَ: »طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ أَبُو رُكَانَةَ وَإِخْوَتُهُ أُمَّ رُكَانَةَ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَـالَ لَهُ: رَاجِعْ امْرَأَتَكَ أُمَّ رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ؟ فَقَالَ: إنِّي طَلَّقْتُهَا ثَـلَاثًا يَا رَسُـولَ اللَّهِ؟ قَالَ: قَـدْ عَلِمْـتُ أَرْجِعْهَـا وَتَـلَا {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ} [الطلاق: 1] «

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: مَا نَعْلَمُ لَهُمْ شَيْئًا احْتَجُّوا بِهِ غَيْرَ هَذَا، وَهَذَا لَا يَصِحُّ، لِأَنَّـهُ عَنْ غَيْرِ مُسَمًّى مِنْ بَنِي أَبِي رَافِعٍ وَلَا حُجَّةَ فِي مَجْهُولٍ، وَمَا نَعْـلَمُ فِي بَـنِي أَبِي رَافِعٍ مِنْ يُحْتَجُّ بِهِ إلَّا عُبَيْدُ اللَّهِ وَحْدَهُ وَسَائِرُهُمْ مَجْهُولُونَ.

ایک اور مقام

(المحلی بالآثار ،المجلد الثالث عشر،1903 [كِتَابُ الظِّهَارِ][أَحْكَامُ الْعِنِّينِ] [مَسْأَلَةٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى وَطْئِهَا]) پر حدیث رکانہ بروایت ابن جریج کو ضعیف کہا ہے: بایں الفاظ

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَمَّا الْخَبَرُ فَضَعِيفٌ، لِأَنَّهُ عَمَّنْ لَمْ يُسَمَّ، وَلَا عُـرِفَ مِـنْ بَـنِي أَبِي رَافِعٍ - فَهُوَ لَا يَصِحُّ، وَأَيْضًا فَإِنَّ عَبْدَ يَزِيدَ لَمْ تَكُنْ لَهُ قَـطُّ صُحْبَـةٌ، وَلَا إسْـلَامٌ، وَإِنَّمَـا الصُّحْبَةُ لِرُكَانَةَ ابْنِهِ فَسَقَطَ التَّمْوِيهُ بِهِ

معزز قارئین: بالا تحقیق کو ذہن نشین کرنے بعد ہم آپ کی حدیث رکانہ پر درایۃً کلام کرنے کی طرف توجہ کراتے ہیں اگرچہ اُس پر روایۃً کلام آگے آئے گا اور آپ کو یہ جاننا چاہیئے کہ ابن قیم کے پاس سب سے بڑا مستدل بلکہ سب مخالفین کے پاس واضح ترین مستدل اور اثبات دعویٰ کا مظبوط ستون حدیث رکانہ ہی ہے اور بحمداللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ اُن کی دلیل کا یہ مزعوم پہاڑ کس طرح رائی بن کر اُن کے ہاتھوں سے غائب ہو جاتا ہے

حدیث رکانہ کا متن إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان، الباب الثالث عشر: فی مکايد الشيطان التی يکيد بها ابن آدم.فصل واعلم أن من اتقى الله فی طلاقه

: فقال أبو داود فی "**سننه**": حدثنا أحمد بن صالح، حدثنا عبد الرزاق أخبرنا ابن جريج قال: أخبرنی بعض بنی أبی رافع- مولی النبی صلى الله تعالى عليه وآله وسلم- عن عكرمة عن ابن عباس قال: "طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ- أَبُو رُكَانَةَ وإِخْوَتِهِ- أُمَّ رُكَانَةَ وَنَكَحَ امْرَأَةً مِنْ مُزَيْنَةَ، فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تعالى عليهِ وآله وسلم، فقالَتْ: مَا يُغْنِي عَنِّي إلا كما تُغْنِي هذِهِ الشعرةُ- لِشعرةٍ أخذَتها مِنْ رَأسها- فَفرقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَأَخَذَتِ النَّبِيَّ صلى اللهُ تعالى عليه وآله وسلمَ حَمِيَّةٌ، فَدَعَا بِرُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ، ثُمَّ قَالَ لِجُلَسَائِهِ: "أَتَرَوْنَ فُلاناً يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وكَذَا؟ مِنْ عَبْدِ يَزِيدَ، وَفُلاناً يشبه مِنهُ كَذَا وَكَذَا؟" قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: "طَلِّقْهَا"، فَفَعَلَ، فَقَالَ: رَاجِعِ امْرَأَتَكَ أُمَّ رُكَانَةَ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلاثاً يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ، رَاجِعْهَا، وَتَلا: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ... الآية} [الطلاق: 1]".

اس میں یہ جولفظ ہیں فقَالَتْ: مَا يُغنى عَنِّى إلا كما تُغنِى هذِه الشعرةُ- لِشعرةٍ أخذَتها مِنْ رَأسها

اس طرح کے الفاظ دخول کے واقع نہ ہونے کو ظاہر کرتے ہیں جس کا شاہد حدیث رفاعہ قرظی جو صحاح ستہ میں ہے اور احادیث مشہورہ میں سے ایک ہے کے اندر اس جملہ میں موجود ہے (إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ) اور مکمل روایت محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري کی الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري، كِتَابُ الشَّهَادَاتِ، بَابُ شَهَادَةِ المُخْتَبِي میں یہ ہے

2639 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: جَاءَتْ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ القُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ، فَطَلَّقَنِي، فَأَبَتَّ طَلاَقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَقَالَ: »أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لاَ، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ« ، وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلاَ تَسْمَعُ إِلَى هَذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس میں آپ نے دیکھا خود آنحضرت ﷺ نے ایسی صحبت کو عدم دخول قرار دیا اور حضرت رفاعہ کی زوجہ محترمہ جن کا نام بی بی تمیمہ تھا اُن کے شوہر ثانی حضرت عبداللہ بن زبیر کی طرف سے اُن کو طلاق ملنے کے بعد دوبارہ حضرت رفاعہ کی طرف لوٹنے کی اجازت نہیں دی کیونکہ وہ مردانہ انتہائی کمزوری کی وجہ سے دخول سے عاجز رہے اسی

لئے سوائے سعید ابن مسیب کے تمام صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحت تحلیل کے لئے دخول شرط ہے

اب جب ابن قیم کی بیان کردہ حدیث میں بھی صاف عدم دخول کا ذکر ہو گیا تو کتنا بڑا ظلم ہے کہ اس حدیث رکانہ کو مدخولہ کی تین طلاقوں کے ایک ہونے پر دلیل بنایا جائے جیسا کہ ابن قیم نے اس میں سعی نامشکور کی ہے

ہمارا چیلنج: دنیا کا کوئی حدیث دانی کا دعویٰ کرنے والا شخص کوئی ایک حدیث ثابت کردے جس میں مدخولہ کی تین طلاقوں کو زمانہ رسالت میں یا اُس کے بعد ایک بنانے کا ذکر ہو اور نسخ کے بغیر

زمانہ رسالت سے زمانہ فاروقی تک طلاق ثلاثہ کے مسئلہ کی روئیداد

ابتداءً تین طلاقوں کو ایک رکھا گیا پھر اس کو منسوخ کردیا گیا لیکن یہ نسخ جن حضرات تک نہ پہنچ سکا وہ مدخولہ اور غیر مدخولہ کو تین طلاقیں معاً دے کر ایک شمار کرتے رہے حتی کہ حضرت عمر نے عام اعلان فرمادیا تو لوگ اُس سے باز آگئے نکاح متعہ کی طرح ہاں اتنا بات ہے کہ غیر مدخولہ کی اجتماعی طلاق ثلاثہ کا مسئلہ اختلافی رہا اور مدخولہ کی طلاق ثلاثہ کا مسئلہ اجماعی تھا اور اجماعی رہا اب بحمد اللہ تعالیٰ اس تحقیق سے تمام متعلق روایات کا اختلاف رفع ہو گیا اور سب کی سب نہج واحد پر ہو گئیں

مغالطہ: ابن قیم وغیرہ کو یہ مغالطہ لگتا ہے کہ جب بعض آثار میں غیر مدخولہ کی طلاقہ ثلاثہ کو ایک قرار دیا گیا ہے تو اُس کا سبب یہ ہے کہ وہ حضرات تین کو ایک قرار دیتے تھے اس وجہ سے کہ سنت ایسی ہی تھی

ازالہ: یہ وہم مغالطہ کے سوا کچھ بھی نہیں حقیقت یہ ہے کہ اُن حضرات کے تین کو ایک

قرار دینے کا سبب یہ تھا کہ غیر مدخولہ کی طلاق ثلاثہ کی دو ہی صورتیں ممکن ہیں پہلی صورت یہ کہنا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا دوسری صورت متفرق کلمات کہے أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ عطف کے ساتھ یا عطف کے بغیر اب پہلی صورت میں جن حضرات نے تین کو ایک قرار دیا تو اس بنا پر کہ جب أَنْتِ طَالِقٌ کہا تو عورت نکاح سے خارج ہو جاتی ہے تو ثَلَاثًا باطل ولغو ہو گیا اور جن حضرات نے تین کا قول کیا اُن کی وجہ ظاہر ہے اور متفرق کی صورت میں جو ایک کے قائل ہوئے تو ان کا مبنیٰ یہ ہے أَنْتِ طَالِق پہلے جملہ سے ایک طلاق واقع ہو گئی اور عورت عقد نکاح سے نکل گئی لہٰذا باقی دو کا محل نہ رہا

مفتی فضل احمد چشتی

لاہور، سندر

التاریخ هجري

6 جمادی الأول-1443

1443/5/6

الیوم: الجمعة

التاریخ المیلادي

10 دسمبر 2021

(قَالَ) القاضی محمد بن عبد اللہ أبو بکر بن العربی المالکی
(المتوفی:543ھ)

مَا ذَبَحْتُ دِیکًا بِیَدِی قَطُّ وَلَوْ وَجَدْتُ
مَنْ یَرُدُّ الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا لَذَبَحْتُهُ بِیَدِی

ترجمہ: میں نے آج تک اپنے ہاتھ سے مرغی ذبح نہیں کی اور
اگر مجھے طلاق ثلاثہ والی عورت کو لوٹانے والا مل جاتا تو میں ضرور
اُسے اپنے ہاتھ سے ذبح کر دیتا

(منح الجلیل شرح مختصر خلیل، (بَابٌ): جَازَ الْخُلْعُ، وَهُوَ: الطَّلَاقُ
بِعِوَضٍ،، (فَصْلٌ) طَلَاقُ السُّنَّةِ: وَاحِدَةٌ بِطُهْرٍ لَمْ یَمَسَّ فِیهِ بِلَا عِدَّةٍ.
المؤلف: محمد بن أحمد بن محمد عُلیش، أبو عبد اللہ المالکی
(المتوفی:1299ھ)

ملنے کا پتا

مولانا قاری ظہیر عباس چشتی سندر لاہور

0300-4584664

الحقائق پبلی کیشنز

دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

kashifraza786678@gmail.com

0333-7861895 0300-1090045